



جلد نمبر ۱۱۱ | تاریخ ۱۳۷۹ھ | ۱۶ رجب الثانی ۱۳۷۹ھ - ۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۵۰



مورفہ ۹ اپریل ۱۹۵۹ء کو مناب گورنر پنجاب مشرفی ابن دی گیدلک صاحب کی تادیان میں شریف آوری پیر  
مدرسہ امدیہ کے محن میں محترم صاحبزادہ مرزا قسیم احمد صاحب آپ کا فرست میں قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ کا پیش کر رہے ہیں

ہفتہ روزہ بدلتا قادیان

# مقدس مقام۔ اور۔ مبارک ایام

موجہ عادیان

اللہ تعالیٰ کے بار بار ارشاد کرے کہ وہ ہماری زندگی میں یہود مبارک ایام لایا کہ ہم لوگ اپنے دائمی مرکز میں جمع ہو کر ربانی باتوں کو سنیے اور اجتماعی دعائیں کرنے کا موقع پارے ہیں۔ رمضان النبی کی خاطر دور دراز کا سفر کرنے کے آنے والوں کو ہم سب کلیں دارالرحیم مقرب سے

## اہل اہل و مہل و مہربا

کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سب کے مقرب و مقرب سے محبوب صدمہ برکات و فضل ہائے آسمانی۔ اسے سچ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قابل و دراز احترام جاننا اور اسے شمع احمدیت کے پیر، اللہ آپ جس بیگ جذبہ کوئے کہ مسخ کی صفو تپیں برداشت کرتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں وہ بلاشبہ قابل رشک ہونا ہی خدا مبارک پروردگار اگرچہ خدا تعالیٰ کی خاص تکلیفوں کے باعث اس جگہ آپ لوگوں کو اس مقدس لہجہ کا روح رواں زندہ شخصیت سے ملاقات میسر نہیں ہے دیار حبیب کے دروازے آپ پر کھلے ہیں۔ مقدس کی زیارت آپ کو ہر وقت میسر ہے۔ خدا کرے کہ آپ جس اخلاص و محبت سے مرکز احمدیت میں آئے ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ خدمت دین کا جذبہ لے کر جائیں۔ اور ان لوگوں کو جس نور سے سزا کریں جو حال اس سے نا آشنا ہیں۔ خدا کرے کہ کم سب ان دعاؤں سے بھی خدمت پائے۔ وہ ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مبارک جلسہ میں شریک ہونے والوں کے حق میں فرمائی ہیں۔

آج سے ۱۸ سال پہلے ۱۸۸۷ء کے تریب مقدس نے حضرت باقی سلسلہ عالیہ جویہ علیہ السلام کو ایک عظیم الشان خبر دی جس میں آپ کو بتایا گیا کہ بالذات من محل شیعہ عین کدوگ در دور سے بیڑے پاں آئیں گے۔

نیز فرمایا: لا تقصروا خلقی اللہ ولا تکتسبتم من انعامی اور فرمایا: و صبح مکانک اپنے مکان کو وسیع کر۔ اس پیشگوئی کی نسبت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اس پیشگوئی میں صاف فرمایا

کودہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنے والوں کا بہت بھجم ہو جائے گا یہاں تک کہ ہر ایک کا گھر سے غنا مشکل ہو جائے گا میں تو نے اس وقت طالی ظاہر کرتا اور لوگوں کی ملاقات سے ٹھک رہا جانا۔ سبحان اللہ کیس کی شان کی پیشگوئی ہے اور..... اس وقت سب لائی گئی کہ جب میری مجلس میں شاہد و دین آدی آئے ہوں گے اور وہ بھی کبھی کبھی اس سے یک نظم غیب نور کا ثابت ہوتا ہے۔

و ذکرہ (صلوات) اس طوفانی وعدہ کے بعد احمدیت اور اس کے مقدس با علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف جو رجوع ملاقات ہوا۔ اور جس کا دائرہ بفضلہ تقاضے روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے

## ہمارا جلسہ سالانہ

از محنت و عزم و توفیق محمد علیہ السلام و انوارہ

احمدی جلسے کے ایام پلے آتے ہیں  
یا رخ اسلام میں پھر میری ہمارا آتے ہے  
خوش ہیں سب احمدی ایام بہا آتے ہیں  
چشمہ قیصر مسحاٹے محمد جارسی  
اور ہرگز کی طرف بڑھے آتے ہیں  
جس پر گز میں پھولوں پر نکھار آتے ہے  
احمدیت پر وہی نقش نثار آتے ہیں  
یہ دعا ہے کہ بد تک لے لے بت جاری  
حضرت مصلح موعود امام قائم  
سایہ گستر رہیں ہمراہ حویلوں پر واٹم

متعلق زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں عین راجہ بابا، مذکورہ اعداد و دہہ الہی کے مطابق اگرچہ مرکز احمدیت کی طرف آنے والا شخص ہی ان پیشگوئی کا زندہ گواہ ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر تو یہی پیشگوئی اور زیادہ روشن کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ جبکہ بغیر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ذہن قادیان اب محرم ہے  
بحجوم خلقی سے اور میں محرم ہے  
دنیائیں ملنے اور اجتماع ہونے ہی رستے ہیں شہر صاحبہ جو حضرت کے سالانہ کی شان باطل ہی جہاں گزرتے ہیں اس جلسہ کی بنیاد و خاتمہ دینی اہل ان کے ماتحت اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق

## اخبار احمدیہ

قادیان ۱۲ دسمبر ۱۹۰۷ء حضرت خلیفۃ المسیح اہل ابیہ اللہ تعالیٰ نے بشیرہ العزیز کی محنت کے متعلق رپورٹ کے ساتھ اخبار موصول نہیں ہوئی البتہ اخبار اللہ تعالیٰ کے بارے میں اور دیگر اخبار کے اطلاع کے وقت میں نے میں کئی دن محض رپورٹوں اور اخباری صنعت اور بے چینی کی شکایت میں وقت نہیں گزاری اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک

احباب جماعت نابیناں روزوار نماز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے ہیں تاکہ اپنے فاقہ فقیہ سے ہمارے بارے میں کوئی نیا اور نیا نیا خبر عطا فرمائے۔ آمین۔  
بروہ ۱۰ دسمبر حضرت سیدہ نواب مبارک علیہ السلام صاحبہ مدظلہ العالی کی وجہت آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی ہے احباب کا علی شفا پائی کے لئے دعا جاری رکھیں۔  
قادیان ۱۳ دسمبر قادیان میں جلسہ سالانہ ہوا ۱۵-۱۶-۱۷ دسمبر منعقد ہوا ہے جس کی تفصیلی رپورٹ آئندہ اشاعت میں منظر افشاں فرمائی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہم طرح موجب بیک بنائے۔ آمین۔  
قادیان ۱۳ دسمبر محرم صا جزاہ مرامیم الاحرف مع الی در بیان بفضل تعالیٰ فرمائی گئی۔ الحمد للہ

اس زمانہ کے مامل اور ماسل کے مقدس بافقوں سے رکھی گئی اس سے یہ جلسہ اس دنیا میں اپنے بکارت و اوقات کے لحاظ سے ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ لہذا شہداء میں سب کا حضور سے جو موعود علیہ السلام نے اس مبارک جلسہ کا اہتمام فرمایا اس کی اہمیت بیان فرماتے ہیں کہ حضور سے واضح فرمایا کہ: "اس جلسہ کے معمولی معمولی کی طرف خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی

کے اعتبار سے احمدیہ جماعت کے نزدیک ایک مقدس مقام ہے اور مولیٰ استغداد کی نظر اسکی زیارت کے لئے آنگام عام کما جی جیسے جھانکتے ہیں اور جلسہ سالانہ کے ایام ای جتنا توں خصوصیات کے باعث ایک میں اور گزرا دن کا میں جیسے عرصہ سے اس کی بارش اور گلزارہ عدا کا زندہ لکٹن کے تاہم بعض مقامات خصوصیت سے قابل زیارت اور روحانی استغداد کا باعث ہیں۔ کیوں کہ ان کے ساتھ لایا ہے احمدیت خصوصی تعلق سے۔ مثلاً

اللہ الرحمن سے مراد وہ باریک مکان ہے جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے عہد نقوش میں سکونت فرمائے۔  
"ایضا احفظ کل من فی الدار"  
اس کی طرف اشارہ کیجئے۔ اس طرح سیدنا بیت المقدس پر بھی ایسا اشارہ الیہیں ہوا ہے۔  
دعاؤں میں تکرار ہے اور سیدوں کی جماعت نمازوں کی اور ایسے کے علاوہ دیگر اوقات میں ان سب باتوں پر انفرادی طور پر دعا کی جاتی ہے تاکہ ان مبارک ایام میں جو موعود کے حق آجائے اور کسی وقت بیت الدعا اور صدمہ مبارک میں خود دعا کے چاہیں۔ اور ایسے سے اور ایسے ان کے دعا جماعت کے لئے اور سب سے زیادہ اسے محراب امام کی محبت و صلوات اور دراز کی عمر کے خصوصیت دعاؤں کا التزام کیا جائے۔  
عزیزان میں بیٹے پختہ ذکر الہی میں تمام اوقات کو گزارا جائے تاکہ اس میں سب کا حضور تعالیٰ کے ساتھ سے زیادہ فاقوں کو جذبہ شکر کا موجب بنے اور اس کی رحمت سے ہمیں راضی حاصل ہے۔ آمین۔

خدا کا شکر ہے کہ احباب کو ہر صدمہ کی شہادت کا موقع ملتا ہے اور میں ایک بار حضور کے احباب کی خدمت میں ہر صدمہ کی شہادت کے میں انہیں کوئی شک نہیں کہ حضرت سیدنا امام اور ان کی رعایت مستند ہونا ہے کہ ان کے سب سے گھڑی مبارک میں گزرتی آنا کافی نہیں بلکہ اہل ان کے سب سے ہر کوئی نام و دعا کو لے کر سب سے ہر صدمہ کی شہادت کے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اہل ابی اللہ تعالیٰ نے ہر صدمہ کی شہادت کے میں ایک موقع پر فرمائی ہے کہ

قادیان کی لیس محنت کا ہر رسول ہونے



# سیدنا حضرت سیدنا حج مومن و علیہ الصلوٰۃ والسلام

## اہلب جماعت سے رُوح پرورد خطاب دین کی خدمت کیلئے مالی قربانی کی اہمیت

پروچہ نامہ میں جن کی خدمت کے لئے مال قربانی خاص اہمیت رکھتی ہے یہ وہ ہے کہ سیدنا حضرت سیدنا حج مومن و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی زندگی میں متعدد مالی تحریکیں پیش فرمائی اور ہندو کے وصال کے بعد بھی جماعت میں اپنی قربانی کی رُوح کو اللہ تعالیٰ نے درمیان میں رکھا ہے۔ بہت بڑی خدمت ترقی دین ہے۔ یہ ہے جو باوجود اس کے کہ ایک وقت جماعت میں چندوں کی کئی تحریکیں جاری رہتی ہیں مخلصین جماعت پر تحریک میں بڑھ چڑھ کر دیکھ سکتے ہیں۔

ذیل میں حضور علیہ السلام کے چند نکات عیبات پیش کئے جاتے ہیں جن میں حضور نے نہایت اہمیت کے ساتھ جماعت کو یہ تحریک فرمائی ہے کہ وہ جماعت میں جنوں میں نہایت ذوق شوق کے ساتھ حصہ میں لے اور ان چندوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک انعام سمجھیں

”دعا مانگنے کی روشنی کو مشتق سے اور  
 جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجائے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ کام پورا وقت باقی نہیں آتا اور خود میں دیکھتا ہے کہ وقت سادھ کر کا کڑا حلیوں اور اہام الہی اور قیاس سے بھی ملوگ ہوتا ہے کہانی مانہ حضور اس بعد سے جس بزرگ کو بری بری روک اور میری زندگی میری خشار کے خلاف میری آرزوی میں ہر دو دن کا میرا ایدر رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا اور جو شخص ایسی ضروری نیت میں مال خرچ کرے گا میں اس پر نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کی مال میں کچھ کو آتا ہے گا۔ مگر اس کے مال میں کچھ سوگوار ہیں چاہے کہ وہ کھانسی پر توکل کرے کہ پورے اظہار اور جوش اور نیت سے کام میں کہی وقت خدمت گزار کی سادھ بھلاؤ اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سوگوار چاہے اس مال میں خرچ کریں۔ فراس وقت کے پیسہ کے پیر نہیں ہوگا یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا سزا ہے جو دے جی کا صلہ ہمارا سے امتیں استغفار کر رہے ہیں اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے ہر روز اپنے ظاہر کر دیا ہے کہ وہ اتنی اور ظنی طور پر یہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔

یہ ظاہر ہے کہ وہ جو میرے محبت نہیں کرے اور تمہارے لئے نیک نہیں کہ اس سے بھی خدمت کرو اور خدا سے بھی صرف ایک لمحہ محبت کر کے تمہاری شہرت وہ شخص جو خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ رکھتا ہے یا اسے گا۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے جس جو شخص خدا کے لئے نیک عمل کرے گا پھر خدا سے وہ خود اسے پانے گا لیکن جو شخص

مال سے محبت کرے خدا کی راہ میں وہ خدمت نہ کرے گا۔ لہذا ہمیں لانا جو جی لان چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو ہونے سے لایا۔ نیت نیک اور کمال نگرانی کوشش سے آتا ہے۔ یہ دیکھنا چاہئے کہ کون سے آتے ہیں اور یہ نیت خیالی کر کے کون سے آتے ہیں اور یہ نیک اور رنگ سے کون سے خدمت بجا کر رہا کرتا ہے اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ پھر یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے پانے اور یہ اسے سچ کھینکا اگر تم سب کے صلب ہے جو روزہ اور خدمت اور اعدا کے پہلو ہے تو وہ ایک قوم پیدا کرے گا کہ اس کی خدمت بجا لگے گا۔ تم یقیناً سمجھ کر یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری جھلائی گئے ہے۔ لیکن ایسا نہ کر دو کہ دل میں بھڑکے اور یہ خیال کر دو کہ ہم خدمت مال یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ثمن نہیں پانے تم پر اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت گزار نہ دیتا ہے۔ تمہارے ہر دن جو ہے کہ تم کو خدا اور سورگ کو اہام چڑھتا کہ لا الہ الا اننا فنا نخذ فی دیکھنا لیتے ہیں یہی ہوں کہ ہر ایک کام میں کارساز ہوں۔ میں تو تم کو یہ دیکھنا لیکن کارساز سمجھ لے اور دوسروں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی جو حق نیت سمجھ جب یہ اہام چھوڑو۔ تو میرے دل میں ایک لڑکھٹا اور مجھے خیال ہے کہ میری جماعت میں اس ناک نینوں کے خدا تعالیٰ نے ان کا نام بھی لے۔ اور مجھے اس سے نیک ہے کہ وہ کون سی حسرت نہیں کریں وقت ہوا میں اور جماعت کو ایسی ناکام اور خام حالت میں چھوڑ جاؤ۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ نیک اور ایسا ایک ہر دل میں بھی نہیں ہو سکتا۔ جو شخص کسی دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لائے۔ وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے منہ دانی میں بند ہے۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام نعمتوں کو اپنے خزانے سمجھتا ہے۔ اور اس کا اس سے اس طرح

سلسلہ ازاد جاری اور نازی چور ہے۔ جس میں بار بار کہتا ہوں کہ نہایت میں جان تو ہر کوئی کہیں کہہ سکتا ہے کہ میں مت لاکو کم نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جیسا ہو گے۔ یہ تمام خیالات ادب سے اور جس قدر نے ادب حاصل کرنا ہوا ہونا ہے ایسا حاصل کرنا ہلاک نہیں ہوتا اور یہ یہ بھی کہتا ہوں کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات میں شہرت مت ہو۔ بہت نادان وہ شخص ہے کہ وہ اگر کوئی نیک کرتا ہے تو اس طرح کہ ایک نیک ہی ضروری مال کہ دوسری نیک بجانا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کو ایک کچھ چیز نہیں بکراں نیکوں اور خدمتوں کو بھی اپنے دستور کے مطابق بجا لاؤ۔ اور یہ نیت خدمت جو بتائی جاتی ہے اس میں بھی پوری کوشش کرنا چاہئے۔

دیکھا گیا ہے کہ جب نیک بخت تو میں اپنے دین اور خاندانوں اور باپوں اور بھائیوں کے منہ سے ایسی باتیں نکلتی ہیں۔ تو خود ان کا ایسا ہی جوش حرکت کرنے لگتا ہے۔ اور یہ باتیں سننے کے بعد انہوں نے جو حصے سے زیادہ ایک رقم کثیر پیش کر دی ہے۔ جب بعض عورتیں بعض مردوں سے صلہ دہرے اچھی ہوتی اور موت کو باوجود ہیں۔ وہ خوب مانتی ہیں کہ جب کبھی کبھی اسی زبور کو چور سے پانے ہیں یا کسی اور طرف سے صلہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس سے بہتر یا ہے کہ اس سے خدا کے لئے جس کی طرف عنقریب کو چلے گا ہے۔ کوئی صلہ زور کا طرح کیا جائے۔ تو پھر یہ کام ہی صلحت سے کہتا ہے اور دوسرے لوگ اس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ وہ تو اور خیالات میں مبتلا ہیں۔

سوائے مخلصوں خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے دونوں توت جھٹھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو ثواب حاصل کرنے اور امتحان میں صادق نکلنے کا یہ موقع دیا ہے۔ مال سے محبت مت کر کہ کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ اگر تم مال کو نہیں چھوڑتے تو وہ تمہیں چھوڑ دے گا۔

داہلق ۲۸

دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ ہر ایک کام کے لئے کھوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ انتہات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے لئے نہایت نیک اور رنگ سے کون سے خدمت بجا کر رہا کرتا ہے اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ پھر یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے پانے اور یہ اسے سچ کھینکا اگر تم سب کے صلب ہے جو روزہ اور خدمت اور اعدا کے پہلو ہے تو وہ ایک قوم پیدا کرے گا کہ اس کی خدمت بجا لگے گا۔ تم یقیناً سمجھ کر یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمتوں کا ثمن نہیں پانے تم پر اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت گزار نہ دیتا ہے۔ تمہارے ہر دن جو ہے کہ تم کو خدا اور سورگ کو اہام چڑھتا کہ لا الہ الا اننا فنا نخذ فی دیکھنا لیتے ہیں یہی ہوں کہ ہر ایک کام میں کارساز ہوں۔ میں تو تم کو یہ دیکھنا لیکن کارساز سمجھ لے اور دوسروں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی جو حق نیت سمجھ جب یہ اہام چھوڑو۔ تو میرے دل میں ایک لڑکھٹا اور مجھے خیال ہے کہ میری جماعت میں اس ناک نینوں کے خدا تعالیٰ نے ان کا نام بھی لے۔ اور مجھے اس سے نیک ہے کہ وہ کون سی حسرت نہیں کریں وقت ہوا میں اور جماعت کو ایسی ناکام اور خام حالت میں چھوڑ جاؤ۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ نیک اور ایسا ایک ہر دل میں بھی نہیں ہو سکتا۔ جو شخص کسی دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لائے۔ وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے منہ دانی میں بند ہے۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام نعمتوں کو اپنے خزانے سمجھتا ہے۔ اور اس کا اس سے اس طرح

میں تھا غریب نے اس کو اپنے ہنر کوئی نہ مانا تھا کہ اسے قادیان کے دروں کی اس طرف کو درویشی نظر نہ تھی میرے درویش کی کبھی کوئی غیبی رحمتی اپنے جھٹھے کو کیا اور جو جہاں جہاں ایک مرتبہ محاسن ہی تھا دیاں پڑا

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام تربیت و اصلاح اور اشاعت دین کیلئے بہت بڑے عزم و جدوجہد کے ساتھ

## ان اغراض کو ہمیشہ مد نظر رکھو۔ اور جائزہ لیتے ہو کہ تم کس حد تک انہیں پورا کر رہے ہو۔

انحصار خلیفتہ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ۔ ۱۹۲۷ء

بمقام صحف آباد اسٹیٹ سنٹر

سرورہ فاتحہ کی تلامذہ کے بعد فرمایا۔  
آج میں اختصار کے ساتھ دنیا کی  
جماعت کو ان زائق کی طرف توجہ دلانا  
چاہتا ہوں۔ جو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف  
سے مانتے ہیں۔ دنیا میں خدا تعالیٰ نے  
جب ہم اپنا کوئی اور مہربان کیا ہے اس

### بعثت کی بڑی غرض

یہ پیش کرنا ہے کہ وہ ایمان لائے اور ان کے  
اعتقادات اور اعمال کی اصلاح کرے  
اور آئندہ اپنی جماعت کو وسیع کرتے  
ہوئے اسے تمام دنیا بھیلانے میں  
اس کے کام کا ایک حصہ اگرتا بہت  
ہوتا ہے۔ جو ہر مفسد کو مصلح ہوتا ہے۔ جب  
کوئی شخص کسی نئے امر کی نسبت کرتا ہے۔  
تو وہ عقیدت وہ اس بات کا اقرار کرتا ہے  
کہ میں ایک نیا آدمی ہوں جو اس کا۔ اور اس  
پہلے ہی وہ کسی نئی شے سے تعلق رکھتا  
ہے۔ جسے پہلے وہ کسی رسمی جماعت کے ساتھ  
اپنے آپ کو وابستہ سمجھتا ہے۔ لیکن اگر  
وہ اپنی جماعت کو چھوڑتا ہے یا پہلے طریق  
کو ترک کر کے ایک نئے دینی کی بعیت کر  
لیتا ہے۔ تو

اس کے معنی یہ ہوتے ہیں

کہ وہ اپنے اندر ایک نیا تعمیر پیدا کرنے  
کا اقرار کرتا ہے۔ یہ نیا تعمیر ان بات  
اعتقاد و امت کے ساتھ تعلق رکھتا  
ہے اور ان اعمال و احوال کے ساتھ  
تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً اس زمانہ کے  
مأمورین اللہ حضرت مسیح موعود علیہ  
السلام نے انہوں نے مسلمانوں کے عقیدوں  
داروں کے حق کے کسی قسم کے عقیدوں  
پس اختلاف کیا۔ مثلاً توحید پر توحید  
کی جان ہوتی ہے۔ آپ نے اس کی  
تشریح میں موجود مسلمانوں سے  
اختلاف کیا۔ آپ کی بعثت سے پہلے  
مسلمان یہ خیال کرتے تھے کہ صرف میرے  
لالہ لعل اللہ کے دینے کے یہ معنی ہیں  
کہ وہ ہر دھرم کے ہم ہوا۔ اپنے اعمال  
کے لحاظ سے یا جو وہ عقیدوں میں  
وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔ مثلاً وہ مذہب

سے لانا اللہ کہتے تھے۔ تین حضرت  
مسیح علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا نزدیک  
قرار دیتے تھے۔ وہ یقین رکھتے تھے۔  
کہ حضرت مسیح علیہ السلام جو کھاتے  
ہیں نہیں ہیں۔ وہ ہر ارسال سے آگے  
پر تھے۔ اس آخری زمانہ میں وہ دنیا  
کی اصلاح کے لئے نازل ہوں گے  
وہ یقین رکھتے تھے کہ

### حضرت مسیح علیہ السلام

پرنہ سے پیدا کیا کرتے تھے جو صرف  
خدا تعالیٰ کی حضور بعیت ہے۔ وہ یقین  
رکھتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام  
کو علم غیب حاصل تھا اور یہ بھی ہر احوال  
کی ہی حضور بعیت ہے وہ یقین رکھتے تھے  
کہ حضرت مسیح علیہ السلام فرسے زندہ کیا  
کرتے تھے جو صرف خدا تعالیٰ کی بعیت  
ہے۔ لیکن ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ حضرت  
مسیح علیہ السلام مردوں کو اس دنیا میں  
واپس لانے تھے جو خدا تعالیٰ کی بھی  
سنت نہیں۔ خدا تعالیٰ الیا کر کرتا  
ہے۔ لیکن اس کا تازن ہے کہ وہ ایسا  
کرتا نہیں۔ اعدائے میں بھی آتے تھے  
تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو اہل ایمان بتائی کہ مرنے  
کو اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں کیا کرتے  
غرض مسلمانوں نے حضرت مسیح علیہ السلام  
کی طرف بعض ایسی باتیں منسوب کر دی تھیں  
جو خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے انہیں کر  
سکتا۔ اور بعض باتیں ایسی منسوب کر دی  
تھیں جو خدا تعالیٰ نے بھی اس دنیا میں نہیں  
کرتا جیسے میں نے بتایا ہے کہ

### مسلمانوں کی عقیدت

کہ مسیح علیہ السلام مردوں کو اس دنیا میں  
واپس لے آئے تھے۔ حالانکہ ہر کام  
خدا تعالیٰ ہی نہیں کرتا۔ گراہی جو بعیت  
حضرت مسیح علیہ السلام میں خدا تعالیٰ  
سے ہی زیادہ پائی جاتی تھی یا مثلاً  
وہ یہ عقیدہ رکھتے کہ جسے سے نازل  
اللا اللہ کہتا جائے تو اس کے بعد  
خواہ کچھ کر لیا جائے اس سے توحید ہی  
کوئی فرق نہیں پڑتا۔ گویا لا الہ الا اللہ

وہ اسے کچھ اندیشہ نہ ہوا گیا تھا

### وہ اسے کچھ اندیشہ نہ ہوا گیا تھا

کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ جو شخص اسے  
ایک دفعہ پڑھے اسے تمام نہیں کی  
تعمیرات مل جاتی ہیں۔ اور اسے کتنا  
اس کے معنی ہوجاتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جو فرقہ وہ چوری  
کرتے ہوئے پکڑا گیا۔ بادشاہ نے  
اس کے لئے یہ مہم جوئی کی کہ اسے  
تعمیر کر دیا جائے۔ وگہ اسے متعلق میں  
کئے۔ مہم جوئی نے تلوار باری۔ تمہیں اسے  
بت بھی نہ کیا۔ انہوں نے خیال کیا کہ شاید  
حیدر نافرمان ہے۔ تلوار بندیل کی گئی۔  
لیکن ابھی اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ انہوں  
نے خیال کیا کہ شاید مہم جوئی ہے  
چنانچہ دوسرا آدمی ناپا گیا۔ لیکن اس کی  
گردن پر کچھ بھی کچھ اثر نہ ہوا۔ لوگ  
بادشاہ کے پاس آئے اور کہا بادشاہ  
سلامت یہ عجیب آدمی ہے۔ اس پر

تلوار کا بھی اثر نہیں ہوتا

بادشاہ نے کہا اچھا اسے بہاؤ دے  
گرا۔ وہ اسے بہاؤ دے لے گئے اور  
اسے ادر سے نیچے گرا دیا۔ لیکن اس  
وقت ان معلوم نہ ہوا۔ جیسے سہارا دے  
کر اسے کسی شخص نے اٹھا لیا۔ ہر لوگ  
پھر بادشاہ کے پاس آئے اور انہوں نے  
کہا۔ کہ یہ بہاؤ عجیب آدمی ہے اس پر  
بہاؤ دے کر اسے کابھی کوئی اثر نہیں پڑا۔  
بادشاہ نے کہا۔ اچھا اسے آگ میں  
حیدر داس پر اسے ڈال دیا گیا لیکن  
آگ نے بھی اس پر کوئی اثر نہ کیا۔ وہ  
جنگ میں بائیں ایسے ہی چھوڑا رہا۔ جیسے  
کوئی پھولوں سے کھینچتا ہے۔ بادشاہ  
نے کہا۔ اچھا اس کے جسم کے ساتھ ایک  
بڑا بھتر باندھ کر اسے غرق کر دو۔ اس  
پر ایک بھتر بھی پھرتے رہا۔ اسے باندھ  
کر سمندر میں گرا دیا گیا۔ لیکن وہ کاکہ  
مانند پانی بہتیر بار بار لوگوں نے خیال  
کیا کہ یہ کوئی بڑا بڑا لوگ ہے۔ میں نے  
بادشاہ سے اسے ورمبار میں لایا۔ اور  
کہا آپ مجھے مہم جوئی میں لے آئیے

تعمیر کے لیے ہے آپ تو  
تعمیر بڑے بڑے معلوم ہوتے ہیں  
اس شخص نے جواب دیا۔ بادشاہ نے  
پس تو ایک پورے بڑے بڑے نہیں۔ مہم جوئی  
نے کہا نہیں تم بڑے بڑے ہوتے ہو  
جو بات ظاہر ہوتے ہیں یہ تو کسی بڑے  
سے ملے اللہ سے بھی ظاہر نہیں  
ہوتے۔ اس شخص نے کہا نہیں میں  
ہوں۔ لیکن میں روزانہ دعا کرتے ہو  
کرتا ہوں۔ اس لئے آپ کی سزاؤں کا کچھ  
کوئی اثر نہیں ہوتا۔ غرض جس طرح لوگوں  
نے دعا کی کچھ العرش کو ایک عجوبہ بنا  
لیا۔ اور کئی قسم کے عجوبے اس کی خدمت  
منسوب کر دیئے تھے۔ اسی طرح مسلمانوں  
نے کھلیتے تھے کہ کبھی ایک عجوبہ بنا لیا  
تھا۔ وہ خیال کرتے تھے کہ ایک دفعہ  
کلمہ پڑھتے پڑھایا۔ تو پھر خواہ کوئی مشرک  
میں جائے کوئی شے نہیں۔ اسی طرح رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق

### مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا

کہ ایک دفعہ میں آپ کی رسالت کا  
اقرار کر لیا جائے۔ تو یہ مسلمان بننے کے  
لئے کافی ہے۔ خواہ زندگی بھر نہ نماز  
پڑھی جائے نہ روزے رکھے جائے نہ  
سچ کیا جائے نہ زکوٰۃ دی جائے۔ اور  
اسلام کے دوسرے سب پر عمل کیا جائے  
گوا مسلمان کلمہ رسالت کے بھی اس لئے  
بھنے کرتے تھے اور کلمہ توحید کے بھی  
لئے بھنے کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود  
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب باتوں  
کو غلط قرار دیا۔ اور بتایا کہ

### توحید کے معنی

صرف کلمہ توحید کے پڑھ لینے کے نہیں  
بلکہ اس کے معنی ایمان اور یقین کے  
انہما کے ہیں۔ اگر ایمان اور یقین  
توحید کے ہیں۔ لیکن اگر ایمان اور یقین نہیں  
تو صرف کلمہ پڑھ لینے سے ایمان جاتا ہے۔  
اگر کوئی کہے کہ آگ لگ گئی ہے تو اگر  
واقعی آگ ہو جو دوسرے تو یہ ضرور درست  
ہے۔ لیکن اگر آگ لگی ہی نہیں تو یہ سخن  
جھوٹ ہوگا۔ یا جھوٹا کلمہ ہے تو یہ ہم نے  
پائی ہی نہیں ہے۔ اگر تم نے حافظہ میں پائی  
ہی نہیں ہے۔ اور تمہاری بیانیں کچھ تو ہے

### ایک حقیقت کا انہماک

لیکن اگر تم ابھی پیاسے میں ہو تو صرف پانی  
نہ لیا ہے۔ کتنے سے یہ جانتا ہے۔ حضرت  
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
نے ہمیں حقیقت توحید رکھائی اور بتایا کہ  
حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق اس



قسم کی جتنی باتیں مشہور ہیں سب جمود ہیں اور اگر یہ باتیں سیکھی ہیں تو غیر خدا تعالیٰ کے کلام و حدیث پر عمل نہ ہوتا ہے۔ عرفان آپ کی عظمت سے نہیں جہاں بعض ایسی باتیں حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب کر دی گئی ہیں جو عقیدتیں صرف خدا تعالیٰ سے ہیں یہی باتیں جانی ہیں۔ وہاں بعض ایسی باتیں بھی آپ کی طرف منسوب کر دی گئی ہیں جو خدا تعالیٰ سے نہیں ہیں بلکہ جانتیں اسی طرح اور بھی کئی باتیں منسوب ہیں جو خدا تعالیٰ سے نہیں ہیں آپ نے وہ کیا۔ مثلاً دعا کے متعلق بعض غلط باتیں پیدا ہوئی ہیں تقدیر کے متعلق بعض غلط باتیں پیدا ہوئی ہیں۔ لیکن بعد الموت کے متعلق بعض غلط باتیں پیدا ہوئی ہیں۔

کی بیعت کر لی ہے۔ لیکن اس نے وہ کام نہیں کیے جو حضرت مسیح مرعوم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اسے کرنے کے لئے بتائے تھے اور اس نے ان باتوں کو نہیں مانا جو اسلام نے بتائی تھیں۔ تو یہ بات اس کے کہوں کر نہ کرے والی نہیں ہوگی بلکہ زیادہ کرنے والی ہوگی۔ یاد رکھئے کہ حضرت مسیح مرعوم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صداقت کا قابل نہیں تھا۔ لیکن آپ پر ایمان لانے کے باوجود اس نے اسلام کے احکام پر عمل نہیں کیا۔ عرفان حضرت مسیح مرعوم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کا ایک حصہ جامع کفر زبیت تھی۔

اب دیکھنا یہ ہے

گو کیا تم نے حضرت مسیح مرعوم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لیا ہے اور ان کی تقدیر سید کیا ہے اگر تم نے ایمان لائے تھے بعد اسے اگر تم نے ایک نمایاں فرقہ پیدا کر لیا ہے مثلاً نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور دوسرے اسلامی احکام کی پابندی تم نے کر لی ہے۔ تب تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ حضرت مسیح پر ایمان لیا۔ تو ان کو تم نے اپنے اندر کوئی نمایاں تبدیلی پیدا نہیں کی۔ تو تمہارے پیلے باغ نیکہ بنے نہیں گئے۔ بلکہ ان میں زیادتی ہوئی ہے۔ اور اب وہ باغ کی بجائے چھ ہو گئے ہیں۔ اس طرح تمہاری حالت یہی ہے جتنی تمہارے اس کے اور بھی بدتر ہو جائے گی۔

حضرت مسیح مرعوم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

کام کا دوسرا حصہ

تبلیغ تھا۔ جو شخص آپ پر ایمان لاتا ہے اور بعد دنیا میں اسلام کی اشاعت کو کوشش نہیں کرتا وہ آپ کا حقیقی پیرو قرار نہیں دیا جا سکتا۔ قرآن کو جامعیت کا شرف بھی ولی اللہ بن جانا ہے۔ جامعیت کا شرف بھی مسلمانوں کے لئے ہی ہے۔ لیکن وہ تبلیغ نہیں کرتا۔ تو ہم دوسرے لوگوں کو احمدیت میں کس طرح داخل کر سکتے ہیں۔ دنیا کی دو ارب آبادی ہے۔ دو ارب مسلمانوں کا حصہ دو کروڑ ہوتا ہے۔ دو کروڑ مسلمانوں کا حصہ دو لاکھ ہوتا ہے۔ تو زمین کو دنیا میں دو لاکھ آدمی ہوں۔ تو اسی کے حصے یہ ہوں گے

کہ میں ہزار آدمیوں میں سے درنہا ایک شخص احمدی ہے۔ اس کا کشمال یوں سمجھ لو کہ جیسے وہی ہزار امیر

یافہ میں ایک سیر کھانڈ ڈال دی جائے اور کہا میں ہزار امیر یا فی میں ایک سیر کھانڈ ڈالنے سے شرف میں جاسکتا ہے کیا میں ہزار امیر یا فی میں ایک سیر کھانڈ ڈالنے سے شرف میں جاسکتا ہے۔ کیا میں ہزار امیر یا فی میں ایک سیر کھانڈ ڈالنے سے شرف میں جاسکتا ہے۔ کیا میں ہزار امیر یا فی میں ایک سیر کھانڈ ڈالنے سے شرف میں جاسکتا ہے۔

جماری جماعت

اور دوسرے لوگوں میں بھی نسبت ہے۔ جو مسکندین یا فی میں ایک سیر کھانڈ ڈالنے سے شرف میں جاسکتا ہے۔ کیا میں ہزار امیر یا فی میں ایک سیر کھانڈ ڈالنے سے شرف میں جاسکتا ہے۔ کیا میں ہزار امیر یا فی میں ایک سیر کھانڈ ڈالنے سے شرف میں جاسکتا ہے۔

اعمال کو درست کرنا ضروری ہے

اور اس کے بعد اصلاح و درست کرنے کے کام پر زور دینا چاہئے۔ تا جماعت کثرت سے دنیا میں پھیل جائے۔ اور دوسروں پر اثر پیدا کر سکے۔ ایک نکاح یا فی میں اگر چاہے پانچ بچے کھانڈ ڈالی جائے۔ تب اثر ہوتا ہے۔ لیکن دنیا میں علیہ شرف دالی کھانڈ جیسی زیادتی سے نہیں ہوتا۔ بلکہ اسی وقت ہوگا۔ بس پانی میں آئے جیسی کثرت ہو جائے۔ اگر تم سے ذرا کفر ہی ہے تو ہمیں پانی میں آئے جیسی کثرت حاصل کرنے ہوگی۔ تو ایک بھلی بھی تلاش کر گن۔ اگر سکتے ہو تو اگر تم گنہگار ہو۔ تو قریب لائق بات ہے کہ دنیا میں ذاتی پیدا ہو جائے گی۔ لیکن یہی کے خلاف ہے ہم ذرا ہی وقت کر کے ہی جب کثرت پیدا

ہو جائے۔ عرفان میں اصلاح و درست اور تعلیم و تربیت کے کام کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہئے۔

اس دیکھتا ہوں

کہ جماعت کو تو جو ابھی طرف بہت کم ہے۔ اس کا تعدادی ثبوت یہ ہے کہ مسندہ میں دس دس بارہ سال سے رہتے ہیں۔ ان میں سے ابھی تک مسندہ زبان میں بھی نہیں سیکھی کسی ملک میں باکرم میں ملنے والے پرائس ملک کا سب سے بیوقوف یہ ہوتا ہے کہ وہ اس ملک کی زبان سیکھے۔ اگر اس ملک کی زبان نہیں سیکھتے تو ہم اس کے رہنے والوں کو ہی باقی نہیں کہیں طرح کئے ہیں۔ یہاں پر پرائس نے رہتے والوں سے جب میں نے پوچھا کہ کیا نہیں مسندہ زبان آتی ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا نہیں ہے۔

برائی بھاری عظمت ہے

جس ملک میں کوئی مسندہ جاکر رہے ہے۔ چاہے کہ وہ جلد سے جلد اس ملک کی زبان سیکھے تاکہ وہ اس ملک کے رہنے والوں سے تہاوار نہ بن جائے۔ اگر وہ اس ملک کے رہنے والوں سے تہاوار نہ بن جائے۔ اگر وہ اس ملک کے رہنے والوں سے تہاوار نہ بن جائے۔ اگر وہ اس ملک کے رہنے والوں سے تہاوار نہ بن جائے۔

مولوی عبد الرحیم صاحب نیر

ملنے سے بہتر صاحب مرحوم ایک دن میرے پاس آئے۔ اور مجھے کچھ حضرت آدموں پر بہت بڑا اثر رہا ہے۔ کیونکہ آپ نے سلوا بھیجی ہوئی ہے۔ اور ہرگز آپ کو ننگہ خیال کرنے ہی۔ میں نے کہا پھر کیا قتلہ پیرا اب اس سے اس میں سوج کیا ہے اگر ایک بھنگے ننگا خیالی کرنے میں فکر نہ۔ نیز صاحب کھنے کے حضور اس بات کا ان پر بہت بڑا اثر رہا ہے۔ میں نے کہا سڑی کے خیال سے جو جنو علیکھی پیش کے گرس یا ما سے ساتھ سے آیا تھا اور میری نیت تھی کہ میں میرا آگہ نہیں گا۔ لیکن اب وہ بھی نہیں جنوں گا۔ ایک دن سڑی میں اس جو کچھ خبر میرے ہمتان میں ہی رہے ہیں جیسے سڑی کے آئے۔ ان کے ساتھ ایک اور پرنسیر بھی تھے۔ جن سے انہیں کہا آپ کے ساتھ جیسے دستہ تعلقات میں آپ جانتے ہیں کہ کیا آپ کو میرا یہ پاس بڑا گھٹا ہے۔ وہ گھٹتے کے طور پر کہنے لگے۔ یہ پاس کو بڑا گھٹا ہے۔ میں نے کہا آپ گھٹتے نہ کریں



# حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی چند عظیم الشان پیشگوئیاں!

ماہنامہ ہدیہ، صلی اللہ علیہ وسلم کی چند عظیم الشان پیشگوئیاں (دہلی)

بشت امیر کی نسبت بڑی غیبی خبر  
 یہ ہوتی ہے کہ وہ ان دیکھے خدا کا مکھا  
 دیں۔ بہرے اور کونٹے خدا کو مشنرا  
 اور گویا ساریں۔ اس کی قدر تو ان اور  
 حکمتوں سے تازہ و حیا زہ نشانات  
 دکھا کر اسے دانادہ پیشانمت کردیں  
 اور بھولی بھٹکی اور بخی مملوئی کرات نہ  
 الہیت پر چھٹکادیں۔ القصد تمام انبیاء  
 علی قدر مراتب خاصہ بیگانہ کذات  
 بے ہمتا کے منظر ہر را با ہوتے  
 ہیں۔ بن میں ندائی جملیاں ہر آن بھلیوں  
 کی طرح کو ندرتی رہتی ہیں۔ راہ را کو انبیاء  
 کے ہجو کو آفتاب اور ان پر سچا  
 ایمان لانے والوں کو کوکب و نجوم نجوم  
 لیا ہائے بیباک کا ظلم و دہشت کے  
 رموز کا قلم لیا ہے کہ یہ ساری خبریں  
 سمجھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے  
 اس شہسویں سمانی ہوتی نظر آتی ہے  
 چشمہ نور خدیج میں ہر جہت تری شہسویں  
 پتھر کی منشا ہے تری چکار کا  
 عام لفظ لنگہ کے لحاظ سے کہیں بی  
 ایسا ہوتا ہے جیسے دیگر بی نوع  
 انسان ان میں کوئی اولکھا یا بارانی  
 بات نہیں ہوتی۔ کہیں جب اللہ تعالیٰ  
 ان کے ذریعے اچھے چہرہ نمائی فرماتا  
 ہے۔ تو اس وقت ان کا مقام بہت  
 بلند ہوتا ہے۔ اور اگر یہ اس  
 چہرہ نمائی کی بے شمار نہیں ہیں تاہم  
 ایک علی الغیب کا طریقہ اپنا جو اب  
 نہیں رکھتا۔ چنانچہ محبت آمد زہ میں  
 یہی بدلنے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی چند پیشگوئیاں بیان کی  
 جائیں جن کا پھر مدد و درجہ ایمان از روز  
 اور ایقان و عرفان کے سے  
 زندگی کا پیغام ہے۔

(۱)

اس وقت بیکے جیسے ہے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمن درستی  
 آزار سے گونا گویا باروں طوت موت ہی  
 موت بکھری ہوئی تھی۔ اور جس طرح  
 ایک زبان جیسے دانستہ ان میں گویا ہوتی  
 ہے۔ آپ ہی زلفہ اعداد میں  
 گلوے ہوتے تھے اور آپ کی جیسے  
 اندکس ہر کسی کا یہ عالم تھا کہ گونا گونا  
 کے لاسے پوچھے ہوتے تھے آپ  
 کی زبان فیض نزہان پر تھادہ دو گونا  
 خدا کا یہ حکام جاری ہوا کہ اولیٰ

بعد حملت سن امانسا۔ کوئی تیرا مال  
 بیکہ نہیں کر سکتا۔ مار بخرد غمیں آپ  
 کے خون کے پیاسے مرے تھے۔  
 اور اس کو یہی ان کا دن کا پین اور  
 راستہ تھی خیمندیں حرام ہو رہی تھیں۔  
 دشمن توئی ارادے سے کرتا ہے  
 اور آپ کے حکم کا محاصرہ کر لیتا  
 ہے۔ آپ اسے اطمینان کے ساتھ  
 اٹکتے ہیں۔ اور دازہ کھوتے ہیں۔ اور  
 کھلی دیکھتے ہوئی اور سوئی ہوئی کو تاروں  
 کے بچوں بیچ بھیج دے سلامت کو فرماتے  
 ہیں اور دشمن کا یہ مالی ہے کہ گویا نہیں  
 پتھر اگتی ہیں کہ کھوتے جھانی نہیں دیتا۔  
 آپ اپنے بار بار کے ہمراہ غار فر  
 میں پناہ لینے ہیں جس کے منہ پر ایک  
 بکڑی مالائی ہوتی ہے۔ اسی انتشار  
 میں کو منظر کے خون خوار بھیڑے  
 آپ کو تاش کرتے کرتے غار کے منہ  
 پر پہنچ جاتے ہیں۔ بکھری اصرار کرتے  
 کہ تیرا انتشار غار کے اندر سے بکھرتا  
 اور کھلو۔ بکھرا رہے تار شہادت۔  
 غار کا یہ تو کو منہ سکندری میں ہائے  
 اور آپ کو قلعہ کو مات کر دے۔ کے دالے  
 ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں مگر کھادی کا  
 بال نہیں توڑ پاتا ہے۔  
 ایک اور سے مقابلہ اللہ تعالیٰ  
 نے کفار کی مزہ خورد موت و شہادت کی  
 یوں مختصر فرمائی ہے کہ ان اور  
 البیوت لببت العتکبوت۔ اگر کھادی  
 کا جالا کو دور تر میں پردہ ہے۔ دیکھی  
 جب اللہ تعالیٰ نے پاپا سے فولادی  
 حصار بنا دیا جس سے کھادی کفار کی حالت  
 پاش پاش ہو گئی۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترسیل  
 سال زندگی کا گناہگار سنگوں اور طوفانوں  
 کی زندگی تھی۔ آپ ہمیشہ موت سے کھینچے  
 لیتے۔ اور ہر مرے جیتے رہے۔ اور  
 دنیا نہ ایک بار بیکار بار و اولیٰ  
 بعد حقت من الناس کا نظارہ بیعتی  
 رہی۔ پس ہے جسے نوار کے ان کے کچھے

(۲)

زار ہم کو دیکھ سکیں گے۔ مگر میں اس  
 وقت علم الغیب اور تادہ مطلقانے  
 اعلان نام فرمایا کہ ان الذی فوفی  
 علیہم القدر ان لم احدث الی معاد  
 یعنی وہ خدا جس سے پھر بر ترقاں پاک  
 نازل فرمایا جس کے انعام سے پر گرا کر  
 برکاتے ہوئے وہ خود سے ہمتی وعدہ کرتا  
 ہے اور وہ بھی دیکھے کی چوت کہ وہ ضرور  
 ہا ضرور کچھ تکہ میں ایسی لائے گا۔ زمین  
 و آسمان میں لکتے ہیں کہ خدا کا یہ وعدہ ضرور  
 پورا ہو گا۔  
 حالات مختلف ہیں۔ ورنہ وہ معنت  
 دشمن تغائب میں ہیں۔ بیٹا دو ہر ہے۔  
 اور یہی تو کجا یہ بھی امیر نہیں کہ زندہ منزل  
 مقصد و پیر نہیں گئے۔ باہمہ فرا کی  
 بات پوری ہو تو ہے یہ کو کھوتے  
 جس بات کو کہے کہ وہ ان گاہی ضرور  
 خلق نہیں وہ بات غدا ہی تو ہے  
 اگر کھوتے رکھتے ہے اور ہے  
 لڑائیاں میں۔ اس کو کہ چنگیں ہو میں اگر  
 اچھی ہوئی گا ضرور لکھا جائیگا تا اسلام اور  
 بلنے اسلام کا مفسر ہستی نہ لایا کر دیا  
 جائے۔ مگر جو بھی تاریکی کے بالی تھے  
 اور یا لسنہ بلنا دینا ہے دیکھا کہ وہ ضرور  
 ہتیم میں سزا رفتہ دسیوں کے جوڑت ہیں  
 ایک نوع تغیب حرم کی حیثیت سے  
 کہ منظر کی جانب را بعد آرا ہے۔ اور  
 سرور خلق و فاشا کی طرح آئے آئے  
 بھی چلی جا رہی ہے۔ طرف میں پیشگوئی ایسی  
 ہشتان اور لغائی کے ساتھ پوری ہوئی  
 کہ کوئی جیسے سے طراوشیں ہی دوسرا ہارکا  
 اور وہ جو کنگ آپ کا تعاقب کر رہے  
 تھے آج لیسما ہو کر بے محاشہ تھے آئے  
 بھاگ رہے ہیں۔

(۳)

جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہجرت کے سفر پر تھے۔ اس وقت سر اقریب  
 غمض آپ کی بھیجا کر رہا تھا جس کا وہ بالکل  
 سر پر آن پہنچا۔ مگر ذوق لکھوڑے نے  
 غمض کو کھائی اور سواری اور سوار اونوں  
 زمین پر پوٹ پوٹ گئے۔ اب تو سراہکا کا  
 باقیا ٹھکانا اور اس نے نادم ہو کر حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے تری را مان مانگی  
 جو دے دی تھی۔  
 حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے پوچھا۔ سراقہ! آپ کس سے نزل  
 پہنچا کر رہے تھے۔ عرض کیا کہ حضور کے

دالوں نے آپ کو زندہ یا مردہ گرفتار  
 کرنے والے کو ایک سو اس سرخ دانت  
 انعام دینے کا اعلان کر رکھا ہے جس ہی  
 لایح بھی ہے۔ وہ باہم حضور نام نے فرمایا۔  
 پر آنحضرت ہی کلا بھول ہی قہر و کسری کے  
 منشا تھیں۔ دیکھو رہا ہوں۔ سراقہ! تو ہر گز  
 حیران نہ رہا۔ باقی بھی ہجرت کی تھی کہ خود  
 تو قالی ہاتھ تھے جسے جبار سے ہے نہ  
 کھائے کا ٹھیک ہے نہ بیٹے کا اور نہ  
 بیٹے کا۔ سر قیاس سے کو کچھ نہیں اور ہر کو  
 بیٹے کھانے کا سراسر نہیں۔ کبہ کو کھانا  
 شکاری کتوں کی طرح کھڑا نا ہے علی اسے  
 ہیں۔ اور سراقہ کو یہ نشانہ دتی جا رہی  
 ہے کہ ایک دن آئے گا جس کو قہر و کسری  
 کی سلسلہ نہیں پاش پاش ہو جائیں گی۔ اور ان  
 کے طلائی لنگن سراقہ جیسے ایک عام  
 مسلمان کے ہاتھوں میں بیٹا سے ہائیں گے۔  
 - ماکہ ان کی نقل کار داروں سے مقاب  
 ہوتی ہے۔ اس کو آخر کو حد ہوگی یہ کھانا  
 تحصیل ہے جس کی وسعت کا اندازہ نہیں کیا  
 جا سکتا۔ یعنی باقی نہ ان کا حکام سے جو ایک  
 عظیم انٹرنیشنل کونسل کے رنگ میں حکومت  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر  
 نازل ہوا اور ایک جہت ناک انقلاب کی  
 مژدے لگیا جو اپنے وقت پر لفظ بہ لفظ  
 پوری ہوئی۔

(۴)

ابتداء اسلام میں مسلمانوں کی خدمت  
 حالی سے باہر گئے اور سے کجا ہوتا تھا وہ  
 کوئی بھی دشمن بات نہیں۔ اس کے باوجود  
 جب اللہ تعالیٰ کی طوت سے کافرانی حرکت  
 لشار میں تھیں تو مسلمان رسول و دشمنان  
 اسلام بھی جو ہجرت رہ جاتے تاہم مومن تو  
 فاشانہ ایمان سے آئے۔ مگر ان کے  
 دشمن انہیں طفلی تسلیم خیالی کرتے اور  
 مادہ بیجا مذاق اور اسے کمان دیر اذن کو  
 پر پایا جا رہا ہے۔  
 جو لکھتا رہی طور پر ان باتوں کے  
 منتقل ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی  
 تھی۔ اسلئے سے پارے مسلمان بھی سراپا  
 سوال میں جاتے۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا  
 ہے کہ یہ سلسلہ ملک عن اعدائیں۔ نقل  
 نیست ہا رہی نیستفا۔ مگر انہیں اسلام  
 سوال کرنے میں کو کیا رسول اللہ پر مشاویہ  
 عرب، یہ میا جہ اور قیصرہ واکرہ جو  
 پیازوں کی طرح چہرے ہر سرتوں جانیں ہیں  
 اور جس کی وجہ سے ہادی ترقیات کے سب  
 اور اسے مدد ہی۔ ان سے کو کچھ نہیں کارا  
 لے گا۔ اللہ تعالیٰ جو اب میں فرماتا ہے کہ  
 وہ انہیں ذوق کی طرح دھسکے کے دھکے  
 دے گا۔ اور جس طرح دھسکے کے سامنے  
 روٹی اڑنے لگی ہے۔ اسی طرح یہ بیباک  
 روٹی کے گائے ہی نہیں گئے۔ اور تھمارا



# فسر بادِ ہجور

ترجمہ جناب تاجی محمد لطیف صاحب اکل دروہ

صحیح ہونے میں نہیں آتی ہے۔ کیا بات ہوئی

جب بھی دیکھا ہی دیکھا کہ ابھی رات ہوئی

آپ غیر چوہا ہیں کہیں ہم کبھی شکوہ نہ کریں

یہ بھی کیا عدل ہو اکیسی مسادات ہوئی

یہ مسادات یہ مہنگائے۔ ملاحم یہ فستق!

یہ زلازل یہ جبرائیم کی مہنتات ہوئی

کونسا ملک ہے جس میں نہیں سیلاب آیا

آؤ نہ برباد ہی امصابہ دیہات ہوئی

خشکی آتی نہیں آتی ہے تو دل دل موجود

زندگی تنگ آگیا کہ یہ ظلمات ہوئی

کوئی موسیٰ ہوا اظہار پر ہے قیامت بھی قریب

جس کی ہر رنگ میں توخیر علامت ہوئی

حضرت شیخ کو دیکھا کہ یہی چپ چاپ ٹول

دور سے خانہ پہلے کل ان سے ملاقات ہوئی

دعویٰ ہے جلسہ لائے کی قدیمے میں۔ مگر

میری محنت میں نہ تسبیل مرادات ہوئی

یا البتہ تیرے نفسلوں کا نہیں کوئی شمار

ہم کو ربوہ میں غلط دولت برکات ہوئی

نفس کہ ہے محنت خزانوں مبارک کے لئے

جن کے بازو میں ہے تکلیف بکراست ہوئی

تو خجی حق میں ہے کہ یوں کہہ نہ سکیا کوئی

ایسی آئی کہ معصیت جیسے مرآت ہوئی

تھیکے آئینہ صیقل سے جلا پاتا ہے

یعنی تنگی سے تشکیلی نشانات ہوئی

دایعہ جستہ کو الہی مسہ تاباں کر دے

یہ کہا جائے کہ تو صحیح رخا راست ہوئی

ادعویہ اکیل ہجور کی یارت منظور

سب پکارا نہیں کہ تشبہ علی حالات ہوئی

بڑے بڑے بنا رہی ہو گئے ہادیے  
 باریش گئے۔ اگر کسی کا لفظ ظاہری  
 معنی پر عمل کیا جائے تو یہی ہیئت کی  
 پر ہی ہوگی۔ کہ ڈائنامیٹ کے  
 درجہ پبڑوں کو اڑا اڑا کر سرسوں  
 مٹائی گئی ہیں۔ ریل لائن بھی گئی ہے۔  
 و غیرہ وغیرہ اور اگر باطنی معنی ملائے  
 باطن تو یہ بھی بالکل واضح ہے کہ آج بڑے  
 بڑے طاقتور بادشاہ اور شہنشاہ تاج  
 و تخت چھوڑے راجہ ہور ہے ہیں۔  
 اور سردوں کی حکومتیں قائم ہو رہی ہیں  
 بلکہ غیر مہاجرین اور ان کی برائی کے  
 نوازیوں عام ہو گئی ہیں۔ جنگی مہلتا  
 داسے لوگ تہذیب و تمدن سے بہرہ ور  
 ہوتے آئے ہیں۔ دریاؤں کو پیر کو نہیں  
 چھائی گئی ہیں۔ ریل و سرائی کے ذرائع نے  
 تمام دنیا کو ایک خانہ بنا کر رکھ دیا  
 ہے۔ دغ و کجی کی رسوم مٹ چکی ہیں لہذا  
 اور کت لوں کی افاعت عام ہو گئی ہے۔  
 بری اخلاقی اور شخصیت و گناہ گئے  
 پنا تنگ کھل گئے ہیں اور چاروں طرف  
 بہمنہ ہو رہی ہے اور ان حالات میں ذرا  
 سی نیکی انسان کو جنت کے دروازے  
 پر لاکھ آ کر ہے۔ مہین آج سے چودہ  
 سو سال قبل ہمارے علام الغیوب خدا  
 نے موجودہ زمانہ کا بولہ نشہ کھینچا تھا وہ  
 بوہوہ پورا ہو چکا تھا۔

(۵)  
 آغاز اسلام میں تہذیب و تمدن کی برکت  
 سلسلہ نہیں بلکہ عام پر غلبہ اور تہذیب  
 ہی رہتی تھیں۔ ان کا بھی آرایش اور  
 پیرایش نہیں ہر سیریکارہ رکھی تھی۔ آخری  
 بڑی طرح لکھن گئی اور جنگ شروع ہو گئی۔  
 تبصرہ عیسائی تھا لہذا تو دنیا مسلمانوں کو  
 اس سے بھر دی تھی۔ کسری آتش پرست  
 عقائد سے لڑنے کے مشرک ان کے تھے  
 غیر نکال کے عذرات رکھتے تھے۔ خدا  
 کی قدرت تمہارے ہار گیا اور کسری غالب  
 آیا۔ اس پر کفار بیت تموش ہوئے اور  
 مسلمانوں پر آواز سے کہنے لگے کہ ان کا  
 دعویٰ کا نام نہیں رکھا۔ اور اس طرح اہل  
 اسلام کی مشیقل اور توہین کی ایک حد  
 پہنچ گئی۔ تب اللہ تعالیٰ کی خیریت  
 پریش میں آئی اور قرآن کریم میں یہ آیت  
 نازل ہوئی۔ غلبت اللودعوی اذنی  
 الاذنی دہم من اللہ علیہ صل  
 مدیہ خلیفوں نے بیعت سنی ہیں۔ کہ اگر  
 آج رومی ہار گئے ہیں۔ مگر دنیا کال کھلا  
 کس نے کدوہ لو سال کے اندر اندر  
 اہل شکست کا بدلہ لئے ہیں گئے۔ اور  
 ہر ایسوں کو کھنچا کھنچا دیں گئے۔ جتنا کھنچا  
 ہی ہوا۔ اور واقعی رومیوں نے دنیا  
 مذکورہ کے انعام سے پہلے بیعت میدان  
 مارا۔ اپنی خیریت کو بیعت میں ہار لیا۔

(۶)  
 اسی سلسلہ میں قرآن کریم نے فرمایا۔  
 لا الذل لکم فی اللہ و فی رسوله و فی  
 زمانہ میں آسمان کی کھلا اتا روی بائیں  
 جب ذبحہ باذکر کا جملہ اذنی دیا جاتا  
 ہے اسی طرح حضرت انسان کے پرے راز  
 تمام مہنوں کو اسی لاپ ڈا میں گئے۔ کہ  
 گویا ان کے کام پر دے چاہے کہ وہ گئے۔  
 یہ کام شروع ہو چکا ہے۔ اور  
 راکٹ پانڈ تک بیچ کر اس کے سربت  
 رازوں کا انکشاف کر رہے ہیں اور وہ  
 دن دور نہیں جبکہ رومی کریم علی اللہ علیہ  
 و سلم پر نازل ہوئے۔ ان کا کام اہل زیادہ  
 سے زیادہ سفارہ اور طور پر لہرا ہرگز  
 خدا سے قدموں کی رحمت و تقدیر میں  
 پر گواہ ٹیگرے گا۔ انشاء اللہ۔  
 اور فی الحقیقت ایک دن آئے گا۔  
 کہ انسان ان دور افتادہ ستاروں  
 اور سیاروں کے حالات میں

بے تکلفی سے بیسان کرے گا۔  
 کہ گویا لہر اپنی زمین کے دنیوں  
 پر تبصرہ کر رہا ہے۔

مارستہ رکنا تو دیکھ کر خود ان کا نام دین  
 تک مٹ جائے گا۔  
 چنانچہ ایسی ہی ہوا کہ یہ کوہ ہائے کراں  
 یوں نسا ہو گئے جس طرح کوئی بچ کے  
 بناؤں کو ڈائنامیٹ سے اڑا دے اور  
 واقعی یہ خدائی تقدیر تھی جمالی اسلام کے  
 آئے تھے اسی اور ظاہری اختیار سے تو یہ  
 صنایع و مسلمانوں کو کھلا تے۔ آخر کو سا  
 ظہر تھا جو ان غریبوں پر روانہ رکھا گیا۔ اور  
 کوٹا ستر تھا جس کا تختہ مشق ان کو نہ  
 بنایا گیا۔ اسی سلسلہ میں تاریخ کے اور وقت  
 ایک کھلی کتاب بھی ہے پتہ ہی کھٹا  
 ہے۔ کہ ابتداء سے اسلام میں کھٹا  
 کس طرح مسلمانوں کو کھٹا ہے اور پیروں  
 کی طرح ذبح کیا گیا کہ پیروں کی طرح کھٹا۔  
 اور اگر خدا کا فیصلہ ہوتا ان کی دستگیری نہ  
 کرتا تو آج تاریخ اسلام ذکر گویا مہرق۔

(۷)  
 آغاز اسلام میں تہذیب و تمدن کی برکت  
 سلسلہ نہیں بلکہ عام پر غلبہ اور تہذیب  
 ہی رہتی تھیں۔ ان کا بھی آرایش اور  
 پیرایش نہیں ہر سیریکارہ رکھی تھی۔ آخری  
 بڑی طرح لکھن گئی اور جنگ شروع ہو گئی۔  
 تبصرہ عیسائی تھا لہذا تو دنیا مسلمانوں کو  
 اس سے بھر دی تھی۔ کسری آتش پرست  
 عقائد سے لڑنے کے مشرک ان کے تھے  
 غیر نکال کے عذرات رکھتے تھے۔ خدا  
 کی قدرت تمہارے ہار گیا اور کسری غالب  
 آیا۔ اس پر کفار بیت تموش ہوئے اور  
 مسلمانوں پر آواز سے کہنے لگے کہ ان کا  
 دعویٰ کا نام نہیں رکھا۔ اور اس طرح اہل  
 اسلام کی مشیقل اور توہین کی ایک حد  
 پہنچ گئی۔ تب اللہ تعالیٰ کی خیریت  
 پریش میں آئی اور قرآن کریم میں یہ آیت  
 نازل ہوئی۔ غلبت اللودعوی اذنی  
 الاذنی دہم من اللہ علیہ صل  
 مدیہ خلیفوں نے بیعت سنی ہیں۔ کہ اگر  
 آج رومی ہار گئے ہیں۔ مگر دنیا کال کھلا  
 کس نے کدوہ لو سال کے اندر اندر  
 اہل شکست کا بدلہ لئے ہیں گئے۔ اور  
 ہر ایسوں کو کھنچا کھنچا دیں گئے۔ جتنا کھنچا  
 ہی ہوا۔ اور واقعی رومیوں نے دنیا  
 مذکورہ کے انعام سے پہلے بیعت میدان  
 مارا۔ اپنی خیریت کو بیعت میں ہار لیا۔

(۸)  
 پیش گوئیوں کے سلسلہ میں سورہ تکوین  
 کہ اللہ تعالیٰ آسمانیں خاص شان رکھتی ہیں۔  
 چنانچہ اذا الشمس مسورت کوہ ان آسمان میں  
 اللہ تعالیٰ نے سورہ تکوین زمانہ کا تختہ کھینچ  
 کر رکھ دیا ہے۔ اور سورہ ادر باد میں  
 کے ملامت دوسرے ستاروں کے نام ایک  
 جوہر ہے کہ ہجور ہی ہے۔ ہجور ہر گانا

درخواست دعا۔ عرصہ ہر وقت خواہد رہی ہے کہ تو دنوں سے جسمی میں کس دور رہتا ہے میرے دوست  
 بے روزگار رہیں۔ ان کو کوئی باریک روزگار بننے کے لئے اور ترقی والا کام چھوڑی میں ڈیڑھ ایک دو روپے  
 سے ہسپتال میں بیٹھ گیا ہے اب ہسپتال میں ہر کام پر لگا گیا ہے۔ مگر وہ بے تمام مہاربت و  
 درویش سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کسے اور ہاری، تمہیں مشکلات کو دور کرے آپس  
 کاس راز بہ فکام محمد امجدی من رجاعت عدویہ یک اہل ہر کلمہ



# کلکتہ میں پیشوایان مذاہب کی سیر و حالات پر عظیم الشان جلسہ مختلف مذاہب کے نمائندگان کی شرکت

زیر صدارت ڈاکٹر کالی داس ناگ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی۔ ڈی لٹ راجندر پرنسپل کانفرنس

از محکمہ مولوی لشریا احمد صاحب فاضل ایچ آر ایچ اسلام شن کلکتہ

ہم جماعت اہلحدیث  
کی ان مساعی کی جو  
وہ پیشوایان مذاہب  
کے ذریعہ اتحاد کے  
لئے کر رہی ہے تمہ دل  
میں سمون میں۔ کیونکہ  
مذہبی نقطہ نگاہ سے اس  
کی بہت ضرورت  
ہے۔ (ایہ نند)

(Dharm Mahasabha)

نے لاہور میں ایک سرخ رنجیت پرتو نے  
ہو سے تیار کیا کہ اس کے نام اور  
کا رہتا تھا۔ جس پر گورنر ہونے سے  
دیکھ کر آرام رکھیں تو اس کا ہے۔ اہل  
نے خود ہی زمانہ حاصل کیا اور دنیا کو  
زمانہ کا رہتا تھا۔

اہل نظریہ کے بعد عربی نام احمد صاحب  
بانی نے حضرت شیخ سرور علیہ السلام کی  
مشہور تلمذ "وہ پیشوایان مذاہب سے ہے  
نورس" خوش آہانی سے سنائی۔

اس نغمہ کے بعد ڈاکٹر میرا لائی صاحب  
چوپڑہ ایم۔ اے۔ پی ایچ ڈی نے حضرت  
میرزا غلام علیہ السلام کی سوانح حیات  
پر مفصل تقریر کی۔ آپ نے اپنے تقریری  
میں ایک اور مرتبہ لکھنؤ میں کی رہا اس  
تاریخ نگاریوں میں ہونی۔ اور آپ کی آمد سے  
یہ ساری باتیں اس سے بدل گئیں۔ آپ  
نے حضرت کے رجحان میں ہونے کی خبر  
میں حضرت کے سوانح حیات کے متعدد واقعات  
پیش کیے۔ آپ کی تقریر سناؤں کے لئے  
قیران کن تھی۔ بلکہ وہ ایک عظیم نام کے زمانہ  
سے مولانا علی شاہ علیہ السلام کی تقریر کو  
سن رہے تھے۔

چوپڑہ صاحب کی تقریر کے بعد حضرت  
قیس حیات فی صاحب کی مشہور تلمذ مولانا  
داس نے تمام مذاہب کے مولانا صاحب  
نے خوش آہانی سے لڑھکھرائی۔ جس  
کے بعد مولانا کی تقریر حضرت کے سوانح  
کی حالت پر ہوئی۔ فاکر نے اپنے تقریری  
قرآن مجید کی آیات اور حضرت مولانا پاک  
کی مشہور حدیث "کاف خیر المؤمنین" لکھا  
کاواندے ہونے کے ساتھ حضرت مولانا کی  
سوانح میں مولانا کے بیٹوں کے حالات  
میں اور ان کی بیویوں میں سے ایک  
کوشش کی۔ اور باقی سلسلہ اخبار حضرت شیخ  
سرور علیہ السلام نے ان کے لئے لکھا  
سے دی گئی ہے۔ حضرت مولانا کی سوانح  
کا ان اور باخفا ان کے لئے لکھا گیا  
سے تیسری اسام کے کئی ذرائع سے

(Nand) نے رام کرشنا مشن کی  
نمائندگی کرتے ہوئے نیگلہ بہن میں  
بہت ہی فاضل تقریر کی۔ جس میں اس  
مشن کے حالات کی وضاحت کرتے ہوئے  
پتہ چلا کہ اس وقت احمدیہ گنگھا میں  
کا جوہر پیشوایان مذاہب کے ذریعہ  
آج کے وقت کے لئے گورنر ہونے سے قدر  
سے ممنون ہیں۔ بلکہ مذہبی نقطہ نگاہ سے  
اس کی بہت ضرورت ہے۔ ماضی آپ کے  
بیان کردہ حالات سے بخوبی واقف  
اس تقریر کے بعد مولانا صاحب  
کے نمائندہ وزیر اور مولانا صاحب  
(Venerable Dharma)

(Sri V. V. V. College) نے  
حضرت علیہ السلام کی زندگی و حالات  
پر انگریزی میں فاضل تقریر کی۔ آپ کے  
بعد حضرت ڈاکٹر صاحب نے  
ذی شہادت میں شہداء ای۔ اے۔ ایم آئی نے  
ایک پرورش دار بر حیرت تقریر انگریزی  
زبان میں کی۔ جس میں آپ کے ساتھیوں  
کو بھی ہزار سال پہلے سرزمین ایران  
میں آنے والے حضرت ڈاکٹر صاحب  
اسلام کے حالات و واقعات سے واقف  
کیا گیا۔ آپ کے بعد مولانا صاحب نے  
(Sawami Narayana)

نور ۱۸ روزہ چتر تاربان میں  
۱۵ دسمبر سے ۱۶ دسمبر تک  
احمدیہ کلکتہ کے ذریعہ تمام  
کلیئر کا طبقہ سے ساقیہ اور ایات کے  
سابقہ مشن دار خود پر مشتمل  
شہر دار اور انگریزی اور گنگھا زبانوں  
پر مشتمل گروہ ہندوؤں کے ذریعہ  
ظہور کی گئی۔ اور وہ زبانوں میں ایک  
میں مشن کی تیار کیا اور جس کے  
بہت ایک وہ تیار کیا۔ ان میں  
چھ ماہ کی گنگھا۔ نیز انگریزی  
ایات کے ذریعہ تمام مذاہب  
حضرت سے مل کر ایات کے  
میں گورنر ہونے کے بعد  
کار ڈی اے ارسال کی گئی۔

جلسے کا افتتاح مسلم افسر  
ہلی ویلی اسکول میں ہوا۔  
کو پیشوایان مذاہب کی تنظیم  
متفقہ واقعات زبان جمہور کی آیات  
رسول اللہ علیہ السلام کی احادیث  
طبقہ کے میں کیا گیا۔ ایک  
صاحب صدر ڈاکٹر کالی داس ناگ  
پس تقریر کی اور علیہ السلام کی  
تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔  
جو عزم جہاد شیخ محمد شمس  
نے کی تلاوت قرآن پاک کے بعد  
نور علیہ السلام صاحب ایم اے  
جلسہ عالیہ کلکتہ میں زبان انگریزی  
استقامت اور پیرس پڑھا۔ ان  
فائز نے اس طبقہ کی کامیابی کے  
لئے آمادہ چاہنا چاہئے۔ ان  
پیناٹ میں حضرت مولانا صاحب  
ایم اے۔ پی ایچ ڈی۔ سر ڈاکٹر  
صدر شہر دار کالی داس صاحب  
راہ دار کوشش و اس پر  
صدر۔ جناب مولانا صاحب  
صاحب انگریزیت و تہذیب تاربان  
شیخ محمد علیہ صاحب ہونے  
ایمان تاربان کے ارسال کردہ  
بالفرض قابل ذکر ہے۔

پیناٹ کے بعد پیشوایان مذاہب  
کی بہت ہی بے شکریہ سلسلہ شروع ہوا۔  
مختلف مذاہب کے آئمہ ہندوں نے  
تقریریں کرنا شروع کی۔  
نادر وی کوشش  
Father v. C.

## پیشوایان مذاہب پر سلام

از محترم جناب قاضی محمد امجد علی صاحب اکل ریوہ

پیشوایان مذاہب پر سلام  
رام جی کرشنا محمد صاحب  
اس زمانے میں گورنر ناگ علی  
اپنی اپنی قوم کے ہیں رہنا  
ان دنوں کی مل کے سب ہماری  
اور وہ مسلک کریں ہم اختیار  
ہر صلہ منت پائی جائے باقی  
ہم اپنے مولیٰ سے مستحکم نیاز  
اپنی اپنی روشنی لائیں سچی

امن و صلح و دوستی پھیل جائے ہم  
ایک ہی جہت سے ملے آجائیں ہم

# جلت لوم پیشوایان مذاہب کلکتہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ظلل العالی کا پیغام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - تَعْمَلُوْا عَلٰی دِلِّیْ اَلْمُکْرِمِہٖ - وَ عَلٰی عِبَادَةِ الْمَسِیْحِ الْمَنْکُوْرِ

مکرمی عمر می مولوی بشیر احمد صاحب فیاض امر جماعت احمدیہ کلکتہ  
السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَحٰجَةُ الْمَنَّا وَ بَرَکَاتُہٗ  
آپ کی نار دہارہ پیغام ایوم پیشوایان مذاہب برمودا ہوئی۔ اس دن کے  
منازلے کی خبر تکبیر جماعت کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح  
الثانی نے فرمائی تھی۔ اور الخلیفۃ ثلثا کہ یہ یوم آج تک بڑی کامیابی اور غیر معمولی برکات  
منایا جا رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کی بنیادی عقیدہ ہے جو فرآئی احکام پر مبنی ہے کہ خدا صرف کسی  
مخصوص قوم کا خدا نہیں ہے بلکہ ساری دنیا بلکہ سارے لفظاً عالم کا خدا ہے اسلئے  
اس نے ہر ملک اور ہر قوم میں اپنے رسول اور اوتار اور مصلح بھیجے ہیں۔ جو اپنے اپنے  
وقت پر اصلاح کا کام کرتے رہے ہیں۔ اور قرآن میں حکم دیتا ہے کہ ہم ان سب  
پاکیزہ روحانی لوگوں کو عزت کی نظر سے دیکھیں۔ چنانچہ جس طرح ہم اسلام کے بانی  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل حقیقت کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ  
السلام کو خدا کا پیارا اور مقرب خیال کرتے ہیں اسی طرح ہندوؤں کے اوتار حضرت  
کرشن جی اور حضرت رام چندر جی اور بدھ مذہب کے بانی حضرت گوتم بدھ اور کچھ قوم  
کے بانی حضرت بابائنا تک کو بھی خدا کا پیارا خیال کرتے ہیں۔ اور ہر مذہبوں میں انکی بڑی  
عزت ہے۔ اسی طرح ہم بیوں کے حضرت موسیٰ اور عیسا میوں کے حضرت عیسیٰ کو  
بھی اسی احترام اور حقیقت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔

یہ وہ عقیدہ ہے جو دنیا میں حقیقی اتحاد اور اخوت کی بنیاد بن سکتا ہے۔  
اور باوجود بعض خیالات میں اختلاف کے اس بنیادی عقیدہ کی وجہ سے ہم اپنا فرض  
خیال کرتے ہیں کہ ساری مخلوق کو اپنا بھائی اور اپنے خدا کے بنائے ہوئے انسان  
سمجھ کر ان کے ساتھ محبت اور دہردی کا سلوک کریں۔ اسی خیال کی بنا پر جماعت احمدیہ  
کے بانی حضرت مسیح موعود نے اپنی وفات سے قبل ۱۹۰۷ء میں ایک خاص پیغام  
کے ذریعہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو صلح کا پیغام دیا تھا۔ یہ پیغام جو پیغام صلح  
کے نام سے چھپ چکا ہے۔ اسی نوعیت کا ہے کہ جب بھی مختلف مذاہب کے متبعین  
پر اس پیغام کی مدارت اور اہمیت واضح ہوئی تو اس وقت اللہ تبارک تعالیٰ نے ایک  
عام الیکٹریک کی بنا و قائم ہوجانے کی اور خیالات کے باہمی اختلافات بڑھتی آسانی اور  
بڑی خوش اسلوبی سے اور بڑی اچھی فضا میں طے پا گئیں گے۔

خدا کرے کہ وہ دن جلد آئے اور دنیا ایک عالمگیر امن اور عالمگیر صلح  
کا نغمہ دیکھے۔ آمین۔

وَالسَّلَامُ لِرَحْمٰتِہٖمُ الْوٰحِیٰہِ  
مرزا بشیر احمد - ربوہ ۱۹۰۸

ان کی برتری کا اقرار کیا ہے۔ اور عبدالرزاق  
صاحب ہانسوی نے لکھا ہے کہ وہ جج  
کوحاتے ہوئے جب مستر کے مقامات  
سے گذرے تو انہوں نے عالم تشرف میں  
حضرت کرشن جی سے ملاقات کی۔ آپ کی  
پیداہش کے واقع کی تفصیل بتانے  
ہوئے خاکسار نے تہنیکاً آپ کا پیدائش  
کے بعد زندہ پوچھا اور نندوگا لے کے  
ہاں بدوش پانا ہی اسات کی زبردست  
دلیل تھی کہ خدا کا ہاتھ آپ کے سر پر تھا۔  
گھنٹا کے اشوکوں سے خاکسار نے آپ  
کی تعلیم بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسباب  
کرام کی طرح آپ نے بھی خالق و مخلوق  
کے درمیان کرم مضبوط کرنے کی کوشش  
کی اور مخلوق میں باہم محبت اور بھادو کو رشتہ  
تیار کیا۔

بہر تقدیر کے بعد صاحب مدد رشتے  
مجھے فرمایا کہ جنوری کے شروع میں جو رولڈ  
نیوٹھ کا نفرین ہو رہی ہے اس میں آپ  
شرکت کریں اور اس مضمون پر آپنا تقریر  
کریں کہ جو کچھ تقریر ہمارے لئے بہت دلچسپی  
سما باعث ہوئی ہے۔

دعا یہ کہ اس سال تاگ صاحب کلکتہ  
میں منعقد ہونے والی ڈولڈ فیٹنس کانفرنس  
کے صدر میں جو کہ میں دھرم کے انتظام  
کے باعث مورخہ ۱۹۰۹ اور ارجنوری ۱۹۰۸ء  
کو ہو رہی ہے۔  
فلک اور کی تقریر جناب کمیشن بھی  
صاحب نے حضرت بابائنا کی سہرت کے  
بعض اہم واقعات بیان کیے اور بتایا کہ  
کس طرح انہوں نے پچھرنے کی سہرت  
ایجا کا عملی درس دیا۔ آپ کی تقریر کو حضرت  
مفتی کوٹھوسو صلوات پر مشتمل تھی۔  
کیوں صاحب کی تقریر کے بعد رولڈ  
بھائی مسی سین مائلڈہ پر جو سماج نے  
اپنے اسٹن کے حالات پر تقریر کی۔ اور  
لوگوں کو بتایا کہ وہ حقیقت میں سہرت  
ہی ہے جو رشتوں اور بنیوں نے تیار  
ہے۔

آز میں مکرم عبدالرحمن صاحب خانی  
صلح جماعت احمدیہ نے شکلی زبان میں  
حضرت مسیح موعود کی سہرت پر تقریر فرمائی۔  
اور آپ نے حضور کے خلق ہاتھ اور  
سلسلہ میں بعض اہم واقعات اور پیشگوئی  
کیاں کر کے بتا کر کہ مجی اہلے ہود  
سودر ہی جو نڈا۔ کے ساتھ اپنا خلق  
قائم کے ہوئے ہیں اور اس زندہ خدا  
کے ساتھ ہمارا خلق قائم کر سکتے ہیں۔  
تقدیر کے ساتھ ہر صاحب مدد  
نے اپنی مدد رتی تقریر میں جماعت احمدیہ  
کی انسانی کوجا اتحاد مذاہب کی وحدت  
میں کی بارہی میں سہرا اوجہ بتایا کہ  
جماعت احمدیہ کے قائم کردہ اس سلسلے  
پر جو خیالات سے ہیں ان پر عمل کرنے کی

اس بلے کی دورث و شمار میں  
انڈیا پڑھتا ہے بلے کی اور انہیں نام سے شائع  
کہ انڈیا زار پڑھتا ہے جو کلکتہ کا مشہور بلے کی انڈیا  
پر اور علی جماعت سہرت زیادہ ہے اس نے  
اس بلے کا نوڈ میں ٹ کیا۔  
کلکتہ کے لوگوں میں سے صاحب بی انڈیا  
میں تشریف لاتے ہوئے تھے۔

جناب اے زمان مٹا اسٹونڈ کٹھ پیک بلے  
جناب اس کے گدش میں جناب بلے کی نوڈ میں  
جناب اس میں نیوی انڈیا پڑھتا ہے بلے کی  
مندانہ اور مرزا صاحب انڈیا کی ہائی کورٹ  
اٹھانے میں بلے ہر طرح موجب برکت  
بنائے۔ آمین۔



# اسلام صلح اور آشتی کا مذہب ہے

## سب اسلامی نظریات و عقائد و اداری کے حامل میں

از مخدوم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جلالہ ہری۔ دہلی

اسلام خدا کے نام سے دعوای اہل علمت و نہایت ہی کے ساتھ انسانوں میں اخوت و مسادات کا لہجہ ملے اور اپنے اسلامی تعلیمات کے مطابق ہی اور گناہ قابل نفرت اور گنہگاروں کی چیز ہے۔ اس سے جتناب ضرور ہے کیس بھی کامرنگ ایک جیسا ہے جس سے بیادوں والا منہ نہ بنا جائے اور صلح کا فرض ہے کہ اس جیاری کا علاج ہی طیب کی کسی مسدودی اور شفقت کے ساتھ کہے اور اگر کبھی بیاری کے خلاف ہونے کے پیش نظر شرف کا استعمال ضروری ہو تو یہ استعمال ہی محدود اور رنگ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

اسلام کے اسی نظریہ کا افسر ہے کہ وہ عقائد کے بارے میں کسی قسم کے جبر و آکراہ کو روا نہیں رکھتا اور کسی انسان کو خواہ وہ سب نبیوں کا مقرر ہی کیوں نہ ہو اجازت نہیں دیتا کہ دوسروں پر مذہبی عقائد ٹھونسے اور ان سے ذاتی اطمینان کے بغیر انہیں کسی عقیدہ کے ماننے پر مجبور کرے تو وہاں ولو شاء ولو یطیع امن من فی الادلہ کلہم جمیعاً اقاقت تکویب الفیاس حتی یکوونوا موافقین کرگرددنہا لہ جبراً منو انما یاب تو یلعین سبہ فک موسیٰ جو جاتے مگر اس نے اب نہیں پایا اسے رسول کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ دوسروں میں باجیں و یمنیں میسر ہی ایک کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

اسلام کی عدم آکراہ کی تعلیم ایک منطقی تعلیم ہے۔ کیونکہ جبر سے انسان کے دل پر اثر پیدا نہیں کیا جاسکتا جبر سے انسان کو ایک ایسی بات سے آکراہ پر مجبور کیا جاتا ہے جسے اس کا دل نہیں مانتا اسلئے اس کا یہ اقرار منہ فغانہ اقرار ہو سکتا ہے۔ اور اسلامی تعلیم کے مطابق سنانوں بزرگین مخلوق ہے اور وہ جنم کے سبب سے کچھ حصہ میں ڈالے جاسکتے ہیں ان منافقین فی الدار لہ الا مستقل من انشاء ہیں جب جبر و آکراہ سے صرف متفق نہیں ہوتے تو نہیں بن سکتے۔

اور اسلام منافقین کی انتہائی مذمت کرتا ہے نیز نبیوں اسلام کی طرف منسوب کرنا کہ وہ مذہب کی اشاعت کے لئے جبر و تشدد کا جہاز ہے کتنی زیادتی اور کتنا ظلم ہے۔ وہ یوں جوتہی اطمینان کا نام ہی ایمان رکھتا ہے اور جو دلائل و بیانات اور آسمانی معجزات کے ذریعہ اس اطمینان کو پیدا کرتا ہے۔ خود ہی براہین پیش کرتا ہے اور اپنے مخالفین کے یہی حکما تو ہوا انکم کہہ کر براہین کا مصلحتاً دیکر تیار ہو اس کے بارے میں یہ فرقہ واریہ کس طرح پرکھتا ہے کہ وہ نہ ہی عقائد کے موافق نہ کے لئے جبر کی تحقیق کرتا ہے۔

اسلام انسانی اخوت و مسادات کا علم ہے۔ کیونکہ وہ ایک چلدا کا قائل ہے اور سب انسانوں کو ایک بندہ سے قرار دیتا ہے اور یہاں تک خدا اور بندہ کا تعلق ہے وہ اس میں انسان کو پوری طرح آزاد اور برادری تسلیم رکھنے والا مانتا ہے البتہ مجبور ہے بلکہ انسانوں کی برابری اور رہنمائی کے لئے وہ انہیں اور شیعوں کے پیچھے جانے کا قائل ہے۔ مگر اس بارے میں محکم اسلامی نظریہ کتنا معتدل اور منطقی ہے اسلام کے نزدیک ایسے مقدس رہنما تمام زمانوں میں تمام ملکوں میں اور ساری قوموں میں مبعوث ہوتے رہے ہیں گویا اس پہلو سے بھی اسلام مسادات کا حامل ہے۔

اور محمد اقوام عالم کے رہنوں اور نبیوں کی تعداد کا اعلان کرتا ہے۔ پھر جس مسادات انسانی کو اسلام نے قائم کیا ہے اس کے دو سے اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر ایک پیدا ہونے کے وقت ہی پیدا ہو گیا ہے۔ ہر ایک کے ہاں جنم سے ہر سال وہ پاک اور معصوم ہوتا ہے اس اسلامی عقیدہ کا لازمی نتیجہ ہے کہ مسلمان کو کسی انسان سے بنیاداً نفرت نہیں رکھنی اور وہ عقلاً کبھی بندہ لازم کے

دور اسلام کے مطابق محبت و صلح کا قائل نہیں ہو سکتا اور وہ انسانوں کی انسانیت کے لحاظ سے ان میں کسی تفریق اور ارنج بیچ کا عقیدہ نہیں رکھ سکتا۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق گناہ کی نالت عاریت ہے اصلی نہیں۔ اور گنہگار کے لئے کرم مرحلہ اور ہر شریک پر توبہ کے ذریعہ اس حالت کا ازالہ ممکن ہے۔ اس لئے اسلام نے سزا کو دائمی اور غیر منقطع قرار نہیں دیا اور نہ کسی قسم کی ایسی انتقامی سزا کا نظریہ و دست قرار دیا ہے جس سے انسان کی انسانیت کو کسر کر کے اسے حیوانی قابلوں میں ڈال دیا جائے۔ کہ اس طرح پھر اس کے لئے اصلاح کا موقع ہی باقی نہ رہے اسلام کے نزدیک انسان ایک محبت مقصد کے لئے پیدا ہوا ہے اور وہ اس کا تعلق یا تفریق سے اس لئے اس مقصد کے واسطے کسی قسم کے رد کا دل کو اسلام نے دور ہونے کے قابل قرار دیا ہے۔ اور انسان کو کسی توبہ کا طریق بت کر عذابوں کو کھینچ دیا ہے۔

ایس اسلامی عقائد میں رابطہ اور جڑ ہے اور وہ عملی زندگی میں انسانی مسادات کے تمام پہلوؤں کا حل بخار ہے۔ اسلام کی ان تعلیمات کی روشنی میں اگر غیر مسلم معاشرہ کے بارے میں اسلامی رویہ پر غور کیا جائے تو صحافت اقرار کرنا چاہیے گا کہ وہ ہر ہر مسلمان اور ہر ادارہ اور ہر دانش کا رزیہ ہو سکتا ہے۔ اسلام ہی اذکار کا متحد ہے۔ اور تمام آسمانی کتابوں کا قائل ہے اور سب رشتیوں اور قبیلوں کا مدلول ہے۔ اس لئے ان کے لئے خدا وہ غلط کار بھی ہوں اسلام اور مسلمان بہتریں جہاں ثابت ہوں گے اور ان کے لئے انتہائی روا داری کے حامل ہوں گے۔

اسلام نے قیامت پر ایمان کو

بنیادی عقیدہ قرار دیا ہے۔ قیامت کا دن وہ ہے جب سب انسانوں کے جملہ افعال و اعمال کا اندازہ لگانے کے لئے تعلق فیصلہ ہو جائے گا۔ یہ نتیجہ پر ایمان کی ضرورت ہے کسی قوم کے کسی قوم کی گنہگاروں کو سزا نہیں ہوتی اور اسے قطعاً ضرورت نہیں کہ کسی پر توبہ کرنے سے باز ہو کر سے یا مومرا ماری سے بچنے کی آئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کا درہ اور ہے اور وہ خود ان کے باہمی نزاعات کا فیصلہ کرے گا اور مسلمان دوسرے اپنی ہڈیوں سے قطعاً اور ہٹکار اور اداری اختیار کرنے پر مامور ہے اور مجاہد سے اور یوں مسلمانوں کا بھی رویہ ہا ہے۔ قرآن مجید سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ کسی مسلمان کے لئے روا نہیں کہ وہ مشرکوں کے شیروں کی مذمت کرے اور ان کے بارے میں وہ تازہ رویہ اختیار کرے۔ فرمایا ولا تحسبوا انکم یمنون من دون اللہ فیدعوا اللہ عند ما یخفون علیہ۔ کہ تم لوگ سب کو اللہ تعالیٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ اس کا ایک فریب تو یہ ہے کہ وہ اپنے کردہ اپنی جہالت کے باعث غلامانہ طور پر اللہ تعالیٰ کو گامیانہ دینے لگ جائیں۔

تعمری تعلقات میں ہی اسلام نے کوئی مور تیک رواداری کا رشتہ قرار دیا ہے کھانے پینے میں حلال و حرام کا لحاظ تو مسلمان کے لئے نہیں ہے لیکن حلال اور حرام چیز دوسری شریعتوں کے ساتھ نہیں ہوسکتی کے ہاں سے بھی کھانے جاسکتے ہیں اسلام نے ہر انسان کو عیب و مسلہ تقابلیہ سے شادی کی اجازت دی ہے۔ عرق جہاں تک اصلاح احوال کی صورت ممکن ہے۔ اسلام نے تمام اہل مذاہب سے صلہ کی ہے۔ اگرچہ اسلامی نظریہ کے رو سے وہ خود اپنی اعلیٰ نہیں۔ مسلمانوں کے مطابق عقائد مذکور کھانے۔ تمام نام کے عقائد کے باعث بھی اسلام نے ان کا بہت لحاظ کیا ہے۔ اور یوں تو مشرق کی عورت و امیر و جان رومالی کی عظمت کو اس کا حق قرار دیا ہے۔ اور در شخص کو پوری آکراہی میسر اور حریت فکر حاصل ہے۔

پس اسلام رواداری اور صلح و آشتی کا مذہب ہے اور ہر ایسے کے نام اسلام کے لئے نہیں۔

بیہنگامت

جلسہ پیشوایان مذاہب کلکتہ کیلئے  
جناب ناظر صاحب دعوت تبلیغ قادیان کا پیغام

مجھے اس بات سے خوشی ہوئی ہے کہ ممبران جماعت احمدیہ کلکتہ احمدیہ جماعت کی  
مصلح بخش اور امن پسند روایات کو شہرہ رکھنے کو بڑے کلکتہ میں پیشوایان مذاہب  
کا جلب منتقد کر رہے ہیں۔ دراصل غیبت اور بیکم رکھانے والے ایسے  
جیسوں کی آواز اور ہندوستان میں بہت فروزت ہے۔ کیونکہ خدا را کڈنڈا ایک تڑا  
سال کا عمر جو تیرہ دن کی تھی اور سٹالی میں گذرا ہے۔ انگریزوں نے اپنی مشہور  
پالیسی "Divide & Rule" پر عمل کرتے ہوئے ہندوستان کی  
دلوں اور ممالکوں کو اختلاف اور تفریق کے زہر سے آلودہ کر دیا ہے۔ لیکن آزادی  
ملنے کے بعد سیاسی، مذہبی اور اقتصادی اعتبار سے ہم بہت حد تک اپنی  
پالیسی سے خود ناکام و مختار بن چکے ہیں۔ اور اگر ہم کوشش اور محنت سے کام  
لیں تو رنگ و نشانی مذاہب و قوم، رٹ سے اور چھوٹے کے اختلافات کو کم  
کم سے کم کر سکتے ہیں جو خوشی کا مقام ہے کہ دستور ہند جو مسکوک و تلبیادوں پر  
تیار کیا گیا ہے میں سیاسی، اقتصادی اور مذہبی اختلافات کو دور  
کر دینے کے ایسے اصول وضع کئے گئے ہیں۔ اور ان اصولوں پر چلتے ہوئے  
پاچی آفتاب تک کو قائم کرنے میں کافی مدد ملتی ہے۔ لیکن ہمارے اہل ملک  
زمانہ قدیم سے مذہبی رجحانات رکھتے ہیں۔ لہذا اغلب تک مذہبی جھگڑوں  
پر آپس کے اختلافات کو دور کرنے کی سعی اور پوری کوشش نہ کی جائے گی  
ہمارا اتحاد و اتفاق ممکن نہیں ہو سکتا۔ پس ضرورت ہے اس بات کو مذہبی  
اعتبار سے تمام اہل ملک کو ایک دوسرے سے قریب کیا جائے اور جو  
غلط فہمیاں ایک دوسرے کے مذاہب کے اصولوں کے نہ جاننے کی وجہ سے  
پائی جاتی ہیں ان کو دور کیا جائے۔ اس روشنی کے زمانہ میں جبکہ برلین، ریڈیو  
ٹیلیفون، ٹیلی ویژن اور ذرائع آمد و رفت بہت ترقی کر چکے ہیں۔ جب مذاہب  
کی تقابلیات اور تاریخ کا مطالعہ بہت آسان ہو جائے۔ اور قرآن کریم نے  
جو مستحق اور اس بخش سیمانی رات میں "اصحیٰ الخلفیہ بیچھا نڈا" پر  
اور ولنگل ڈیویر ہا جرحی مذہب میں کون قوم نہیں پائی جاتی جس  
میں کوئی نادبی یا مذہبی رہنما نہیں بھیجا گیا کے الفاظ میں آج سے چودہ سو سال  
پہلے دنیا میں پیش کی تھی۔ اس کو قبول کرنا بہت آسان ہو گیا ہے اور یہ شکر کا مقام ہے  
کہ اس زمانہ کے مصلح اور امن اور اتحاد کے علمبردار یعنی حضرت بانی اسلسلہ  
عبدالحمید نے ہمارے ملک میں ہی جنم لیا۔ جس بات کا اعلان کیا ہے۔  
"وہ ہم جس کے لئے خدا نے بھیجا ہے۔ ہمارا کیا ہے۔ یہ ہے کہ خدا  
اور اس کی مخلوق کے مابین جو جدورت واقع ہو گئی اس کو  
دور کرنے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کر دیا اور  
سیمانی کے اعتبار سے مذہبی جھگڑوں کا خاتمہ کر کے مصلح کی  
منیہ دو آؤں"

چنانچہ آپ نے اپنے اس مقصد کے پیش نظر اسدھی تعلیمات کی روشنی میں  
مسند پر ذیل اصول دیا ہے۔ جسے پیش کیا۔  
ذیہ اصول غیبت پھار اور امن بخش اور صلح کی بنیاد  
ڈالنے والا اور اخلاقی و فائزوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم  
ان تمام نبیوں کو سچا سمجھیں جو دنیا میں خواہ ہند میں ظلمت کو  
یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے  
کردہ ہا دلوں میں ان کی عظمت و عزت بخشادی اور ان  
کے مذہب کی جرح قائم کر دی۔  
یہی اصول ہے جو قرآن سے ہمیں سکھایا اس اصول کے لحاظ  
سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اور تاریخ  
کے بارے میں کچھ نہیں جانتے، دیکھتے ہیں یا کون تو  
احمدی جماعت کی عزت سے ان اصول کو عمل میں لانے کے لئے ہم سے بہت  
دیر پہلے پیشوایان مذاہب کے جنہوں کے انصاف کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ  
مجھے سا با سال سے دنیا کے مختلف ملکوں میں جہاں احمدیہ جماعت کی شہین  
پائی جاتی ہیں کئے جا رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بیطرفانہ ملامت

کے لئے والوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے اور ایک دوسرے کے  
مذہبی اصولوں اور تعلیمات کو سمجھنے اور امن و محبت کی فضا میں ان پر غور کرنے کا وقت  
ہم پہنچا ہے۔ میں ایسے امن بخش اور متحد کرنے والے جیسے جس قدر زیادہ  
دعوتِ امت مبارک میں اور ہر بار ہوں اسی قدر ملک میں بے دلی مختلف قوموں کو  
ایک دوسرے سے نہ دیکھنے اور اپنا قیام کرنے کا موجب ہوں گے۔  
میں اس شانگ جیلے سے منصفین اور سامعین کو مبارکباد دیتا ہوں اور  
دعا کرتا ہوں خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں کو حقیقی طور پر رنگ و نسل اور قوم مذہب کی  
تنگ نظریوں اور تہذیبوں سے غور سے ہٹا کر ان کے انسانی کاسچا عہد اور  
خیر خواہ بنائے اور ان کا محبت و خلوص اور وہ ادارے کا جذبہ روز بروز ترقی کرتا چلا  
جائے۔ تاکہ وہ تعصب اور دشمنی جو ہمارے ملک اور قوم کی گراہی اور نقصان  
کا باعث ہوئی تھی اور اس زمانہ میں بھی اس کی وجہ سے بہت نقصان پہنچا ہے۔ ہمیشہ کے  
لئے ہمارے ملک سے دور ہو۔

آخر میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ صرف اس جلسہ میں پیشوایان مذاہب کی عزت اور ان کی  
پاکیز تعلیمات کو ماننے کے بیان کر دینا کافی نہیں۔ حقیقی امن و صلح کے لئے ایسے مطلق  
اور کردار کو محبت اور اتحاد کے سبب سے ہم دھانسا اور اپنے دلوں اور ممالکوں کو کھلی  
طور پر اختلاف اور دشمنی سے پاک و صاف کرنا ضروری ہے۔ خدا کرے کہ ہم سب اپنے دل کی  
گراہیوں سے جلدیہ ایسا مذاہب کی عزت و عظمت رکھیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ  
محبت و اتحاد اور رواداری کا کمال مل سکیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

شاگرد مرزا وسیم احمد از قادیان ۱۱/۵/۲۴

جلسہ پیشوایان مذاہب کلکتہ کے لئے  
جناب ناظر صاحب بیت المال قادیان کی طرف سے پیغام

اسلام مذہبی رواداری اور علمبردار اخوت کا علمبردار ہے اور اس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ جس طرح  
اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ظاہری اور خفیہ عز و مراتب کو پورا کر کے سامان پیدا فرمایا ہے۔ اسی طرح دنیا  
کی ہر ایک قوم اور سرزمین کی اخلاقی اور مادی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمہ سزا سے ان کی  
ضروریات کے مطابق اپنے ہی رسولِ رضی اللہ عنہما اور ان کے رسول فرماتا رہا۔ اور دنیا کی کوئی  
قوم ایسی نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغامِ سعادت نہ فرمایا ہو۔  
اسلام کی اس ذہنی تعلیم کو کجا جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام  
والسلام اپنی کتاب بیغام صلح میں مندرجہ ذیل الفاظ میں رقم فرماتے ہیں۔  
"ہر قوم کو دوسری قوموں کے جنہوں کی نسبت ہرگز برتری یا حق نہیں رکھتے۔ بلکہ ہم ہی عقیدہ رکھتے  
ہیں۔ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں۔ اور ہر قوم کو ان کے ان کو ماننا  
ہے اور دنیا کے کسی صدر میں ہی محبت اور عظمت کا گنہگار نہیں بنے اور ایک زمانہ وہاں ہی  
محبت اور اعتقاد گذر گیا ہے۔ تو اس میں ایک دلیل ایسی سچائی کے لئے کافی ہے۔  
کیونکہ اگر وہ خدا تعالیٰ کے طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کر دیا لوگوں کے دلوں میں نہ  
پھیلنے۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی کج رفتاری کو ہرگز نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی کا وہ  
ایسی کسی پر بھیجا ہے تو خدا شاہد ہے کہ یہ تا ابد تک قائم رہتا ہے۔"

اسی اصول کے مد نظر جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر سال دنیا کے تمام ممالک میں چھو جھپان بڑا  
کی عزت اور احترام کے لئے منعقد کیا جاتا ہے جس میں ایک ہی پیش قدمی سے تمام جنہوں رسولوں رسولوں اور  
مذہبی چھانڈوں کی چھائی ہوتی ہے اور ہر قوم کو سمجھنے کے لئے ہر مذہب کا تعظیم یافتہ اور کبیرہ طبقہ بھی ہرگز ہمارے  
اس نظریہ کی تائید میں ایسے اعلان کو کیا جاتا ہے جس میں تعاد میں کتا ہے۔ لیکن ضرورت اس امر ہے کہ  
جو پیشوایان مذاہب کی عزت اور احترام کو روکو اور ہرگز ہمارے پر غور کیا جائے۔ تاکہ مذہبی منافرت اور  
تعصب کے جو آثار آتے دن فتنہ و فساد کا موجب بنتے رہتے ہیں۔ وہ دور ہو سکیں۔ اور ان کی  
جگہ تمام مذاہب کے تمام اناس ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہو کر باہمی محبت اور صلح و احترام  
کی فضا پیدا کر سکیں کیونکہ ہر مذہب کی ہی خدا کی مخلوق ہیں۔ اور خدا کے لئے دیکھ دی انک  
سب سے زیادہ مقبول ہے۔ جن کے افعال و کردار اچھے ہیں۔ اور جو مخلوقوں کے ساتھ اپنے  
دل میں ہی نوع انسان کی حقیقی ہمدردی اور خیر خواہی کے مبادات رکھتا ہے۔  
مجھے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ کلکتہ بھی اپنی گذشتہ روایات کے مطابق اسی مقصد کے  
پیش نظر چھو پیشوایان مذاہب کا جلسہ منا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان  
کا کوشش کو کامیابی سے نوازے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین"

نفعاً والسلام  
شاگرد مرزا وسیم احمد از قادیان ۱۱/۵/۲۴



# اسلام کی نشاۃ ثانیہ

انجیر محمد موسیٰ صاحب اور احمدیہ مسلم لیگ - بمبئی

تاریخ مذاہب  
دوروں میں گفتیم  
کہتے ہیں۔

دورِ کثرتِ پرستی  
دورِ تثلیثیت  
دورِ توحید

دورِ کثرتِ پرستی، عیسائیت کی تخلیق  
ایران کی توحید اور اسلام اور اسلام کی  
توحید، یہ تاریخ مذاہب کے چند اشارے  
ہیں جو سوسائٹی، آسانی کی طرف اشارہ  
کرتے ہیں۔ مرد کا کلی طور پر دورِ توحید  
ہی ہوتا ہے۔ پھر جن میں اس کا کلی  
لفظ آتا جاتا ہے۔ مذہبی اعمال میں توحید  
تثلیثیت اور کثرتِ پرستی مثل انما ہوتی  
جاتی ہے۔ مرد کا ہم جن کے عزم و کوشش میں  
مشافہ مودت ہوتی ہے۔ جب ان کے  
عقیدت مندوں کی لفظی یا معنی میں  
کوہلوں نے لکھی ہے کہ وہ سفرِ مذہب میں  
اس کا تختہ چھوڑتا ہے کہ کوئی اور توحید  
ہو سکے۔ اور وہ دونوں کی فضا  
جوئی میں کوشاں رہے۔ یہیں سے دور  
توحید شروع ہوتا ہے۔ اور انسانی افکار  
پر یہ دان کے ساتھ امریں۔ دور کے  
ساتھ عظمت اور شہرت کے ساتھ ہوا کا حال  
اڑ پڑنے لگتا ہے انسان کا دنیا کی تعمیر  
تعمیر میں خدا بڑا دان کے ساتھ دنیا  
طاقت کی شہرت کا بھی نمودار کرتے لگتا ہے  
اس کی لفظ توحید کہتے ہیں۔

جس وقت دورِ کثرتِ پرستی سے  
گذر رہے ہیں، ہر مذہب کے ماننے والوں  
نے بہت سے صدمہ کھائے ہیں، یہ دعویٰ  
جس کی منہ دونوں کو دینا اور گفتگو میں اظہار  
کلی ہے، اور جس کتب، خیالی کا ہرگز  
ہے۔ آج علم و سماج اس وحدانیت کو  
کران کثرتِ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے  
میں سرگرداں ہے۔

عیسائیت جس نے اپنے  
عیسائیت اور اولیوں میں توحید کا سدھا  
سادہ و عافیا لفظ۔ جو کہ جو الخدایہ  
یعنی علیہ السلام ہی خدا، نے ذرا ایمان  
کے ساتھ اپنی معنی کی پیش کرتے ہوئے  
دیتے ہیں دیکھتے رہے، ماننے آسوی روح  
اس کی جگہ تثلیثیت نے لی۔ اس کے  
بعد بہت سے دیوتاؤں۔ ٹے۔

اسلام کی تمام آیتوں سے بائبل  
پاک و نجات ہیں، جس کے ظہور کا مقصد  
ہی توحید کا قیام ہے۔ جس کی کتاب توحید

برصغیر پر نہایت دلور انگیز الفاظ میں  
توحید پر ان کا عقلا ہوتی ہے اور نہایت موثر  
انہ ان میں شرکت سے اجتناب کی تاکید  
کرتی ہے۔ آج اس کے ماننے والے بھی  
ادلیا راست کو مقصود صیانت الہیہ میں

یہ شریک و سہم گزار سے رہے ہیں  
شرک جنی و خنی ان کا شعار نہیں لگتا ہے۔  
اور ہر امت میں توحید و تثلیثیت کی سرور  
سے کہ کے جرد و کثرتِ پرستی میں داخل ہو  
چکی ہے۔ ہزاروں اولیاء اللہ ہیں جنہیں  
تصانف الہیہ میں ان کا شمار نہیں لگتا ہے۔  
یہ ظاہر ہے کہ شرک توحید کے

توحید سنا ہے۔ اس کے افلاقی  
قوت زائل ہوتی ہے اور روحانی اقدار  
نفاذ ہوتی ہیں۔ اس نے انسان کو بھی تعلیم  
و عبادت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا  
ان کو عقیدہ اور توحید کے لفظی معنی  
تخلیق ہی معلوم نہیں ہو سکتا۔ یہ قرآنی  
تخلیق جو آج انسان کو اللہ پرست کے  
ساتھ انفرادیت۔ اشتراکیت اور سہم  
واری کی بھولی تعلیم ہی بھلا کر رہی ہے۔

اسے ایک مرکز پر مبنی پرستی کے  
ہے۔ "وعدت انکار" کا سرچشمہ عقیدہ  
توحید ہے۔ اس کے دنیا کو پھر اس  
عقیدے کی طرف لوٹتا ہے۔ جس میں  
نوع انسان کے اعمال و کردار سے اس  
عقیدے کی آبیاری ہوگی۔ وہی اسلام

کی نشاۃ ثانیہ کا دن ہوگا۔ اسلئے کہ اسلام  
اور توحید دونوں لازم و ملزوم ہیں۔  
صحیح سادہ و سادہ دیکھ رہے ہیں کہ صحیح  
آہستہ آہستہ مانتے رہے ہیں۔ جو  
پہلے وہی ہے۔ اور صحیح عبادت کے  
انوار ظاہر ہو رہے ہیں۔ حضرت سید  
مخدوم علیہ السلام کی بعثت اور جماعت  
احمدیہ کا قیام ہی صحیح عبادت کے انوار  
ہیں۔ آپ کی بعثت کے بعد ایک ایسی  
قوم پیدا ہو گئی جس کے خیالی میں کثرت  
داردات میں یکسانیت اور احساسات میں  
ہم آہنگی باقی رہی ہے۔

رومانی انقلاب کی  
جو اس وقت دنیا  
پر تسلط ہو گئے ہیں  
انہیں بدلنے کی ضرورت ہے۔ غور و فکر کا  
ہذا ان جہ سے لانا ہی رحمان کو پہنچنے میں  
مدد دی ہے۔ اس کی توحید کی دعوت ہے۔  
معاشرے کے وہ رہ راہ ہدیہ ہیں۔  
یوہ انسانییت کے بے قدری ہو رہی ہے۔  
ایک انقلاب کی دعوت دے رہی ہے۔

رومانی انقلاب کی  
جو اس وقت دنیا  
پر تسلط ہو گئے ہیں  
انہیں بدلنے کی ضرورت ہے۔ غور و فکر کا  
ہذا ان جہ سے لانا ہی رحمان کو پہنچنے میں  
مدد دی ہے۔ اس کی توحید کی دعوت ہے۔  
معاشرے کے وہ رہ راہ ہدیہ ہیں۔  
یوہ انسانییت کے بے قدری ہو رہی ہے۔  
ایک انقلاب کی دعوت دے رہی ہے۔

کی سبب پاک کی بعثت سے ماننے کے یہ  
اقتدار پورا ہے ہو سکے، اور کیا مستقبل  
اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ دنیا کی تعمیر نو  
آج ہی کے اہل کفر ہونے والی ہے، دنیا  
میں آج تک استدلال کے نئے طریقہ دنیا  
ہوئے ہیں۔ ہم انہیں پیش نظر رکھ کر کہہ سکتے  
ہیں کہ آپ کی بعثت سے دنیا نے جو توقع  
باندھی ہے صحیح ہے۔

کی کیفیت  
دیکھتے ہیں کہ کیفیت  
اور کیفیت کی کیفیت کا پتہ دیتی ہے تو  
بکثرت طول کا کیفیت میں گہرائی ہوتی ہے  
توحید میں بھلا دیتا ہے۔ جب ہم توحید  
احمدیہ کو ان دونوں پیمانوں سے ناپتے  
ہیں تو یہ توہین ہی پوری آتی ہے۔

کی کیفیت  
اور توحید کی کیفیت حاصل ہے۔ عقائد  
تعلیمات کہتے ہیں۔ اور یہ کہنا رہتی ہے کہ  
جماعت احمدیہ جو سماجی، افلاقی اور روحانی  
اقدار کے کوٹھی ہوتی ہے وہ اصل کیا  
قائم کی عبادت ہیں۔ زندگی کے دونوں  
اہم شعبوں کو انفرادیت اور اجتماعیت کہتے  
حضرت سید محمد علیہ السلام اور ان کے  
عقائد کے "سین فوشو" میں ان کے مستحق شای  
غلبہ العین موجود ہے۔ اور ہم اس کو

"بہت توحید پرستی کی طرف  
قدم بڑھا سکتے ہیں۔  
دوسرا جہان کیمت ہے۔ اس  
سے جماعت کے افراد اور وحیت  
کو کرتے ہیں۔ قرآن پاک نے اس کی قرآنی  
جو وہ صحیحی السعادت دیا ہے۔ وہ انہیں  
اور جو جگہ سہ سہ ہیں جنہیں قرآنی اصطلاح  
میں "القون الاذن" کہا گیا ہے۔ وہ اس  
دعوت کی پہلی سیارہ دار دنیا ہیں۔ اب  
جماعت تاحین کے دور کے گذر رہی ہے  
اور رسائی مکرانی کے بغیر اپنی وسعت  
اعتبار رکھتا ہے کہ مدد اس پر خدوب  
نہیں ہوتا۔ یہ بات نہایت موقع سے کہی  
چاہتی ہے کہ اگر کسی قوم کو اس کی حکومت  
بلائے نہ آتی تو وہ بھی اس تبلیغ عمر میں الہی  
حجرت انجیر ترقی نہ کر سکتا۔ جن جماعت  
احمدیہ کے کہے۔ وہ مملکت جہاں آج بھی  
مارکسزم کے نام پر حکومت قائم نہیں  
دیاں کسی حالت سے کیونٹ پارٹی کا حال

جماعت احمدیہ سے اچھا نہیں ہے ہادیو  
احمدیہ کو ان کو افلاقی اور روحانی اقدار  
طرت ہوتی ہے۔ اور کیونٹ پارٹی انہیں  
پولس اور پٹنے کی طرف باہمی انہیں تمام  
لوگوں کو کیونٹ پارٹی کی دعوت قبول کرنی  
چاہیے۔ مگر اتار سے مسلم ہوتا ہے کہ  
انسان جن حیرانی حرکات سے مطمئن نہیں  
وہ اپنے معاشرے میں افلاقی اور روایت  
کو بھی بگڑ دیتی چاہتے ہیں۔ اور یہی اس بات  
کے عکاسی کرتے ہیں کہ ایک دن دنیا کی شہی باہمی

اب الیکٹریسیٹی کا امام سے  
دین کیلئے جہاد و قتال اب وہاں سے  
کیونٹ پارٹی نفع الہی کی خبر  
کیونٹ پارٹی نفع الہی کی خبر  
نار۔ امن کا رہتا ہے۔  
آپ نے اپنی تعلیم و عمل  
سے اس عقیدے سے اس فرقت  
دینی کی تعلیم کا اسلام کا وہ حسین وہ اس  
چہرہ جو ہر اہل فکر کو دعوت بخلاہ دیتے ہیں  
سے نقاب کیا۔ تبلیغ اسلام کے نئے عہد  
وینہو ہکتے ہیں علم کی طاقت تمام کی۔

آغاز میں احمدیہ میں سکون پانے کی۔  
ایک زمانہ تک دو تہائی پوجا سے  
جنگ آزادی سے موتی تھی۔ کتاب اس کے  
آستانے پر پڑھانے کی وہ پھر پھاڑ نہیں  
رہی۔ اب دنیا کو اس کے دیوتا کی تائید ہے۔ نہیں  
معلوم کرانی دیو مالا میں لب کوئی دیتا ہے یا  
نہیں۔ کتاب کا نام اس دیوتا کے نام ہی ہے  
ایک مسدود تعمیر کرنا چاہتا ہے۔ ان کی مجلس  
اب میدان جنگ کی گرتی ہے اس قدر گہرائی  
ہے کہ جس کے پاس ایسی توانائی ہے وہ بھی  
سرد جنگ جانتا ہے۔ معاشرتی فلسفہ ہوا  
افلاقی اشتراکیت ہوا سراسر یہاں۔ عملی معاشرہ  
ہوا یعنی۔ اب کسی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے  
دنیا کو جنگ کی بھیجیں تو دنیا میں جاتی۔ آئی  
دیو کی بھی ہوا افلاقی ہندی ہوا تھا جس کا  
عوت۔ بہر صورت مجلس اقدار کے متفقہ  
جنگ پڑھواری اور خلاف خاموشی سے  
دیو کی ہے۔ وہ لوگ جو دنیا کے عین تاریخ  
کو یہ ساری دنیا کے والی و مستقبل کی تاریخ  
سینے ہیں۔ جہاں ماننے کے ساتھ قدم سے  
قدم لگتے نہیں جاتے۔ اسلام میں کی  
تخلیق ہی اس کے آج دیکھ سے ہوئی ہے۔  
جس کا سماجی و انسانی نشان ہی اسلام  
ہے وہ اس کا فطری مقصد و مقاصد ہی  
ہوا۔ مسیحی تاریخ میں۔ انہیں قرآن مجید کی تعلیمی  
آواز میں پیچ و تاب لگ کر جھٹکا ہے۔ سوا کچھ  
سنائی نہیں جتنا وہ کہتے ہیں کہ ابھی  
مدافعت۔ اس نہیں جگہ ہے۔ انہیں بارہ  
میں کی صف آرائی کو نظر آتی ہے۔ کچھ  
حوالہ ریاضت اور کی زندگی کا عزم نظر  
نہیں آتا۔ وہ کفر و اسلام کے نام پر کفر  
جنگ کی بھی گناہا جاتے ہیں۔ عزت نہی  
اس مذہبی جینوں کو ایک حد اعتباری لگانے  
کا۔ اور اس حد کو جینت تفسیر مضمون  
کے ساتھ قطع الحروب اعلان  
کی تفسیر جھانے کی۔ احمدیت زماں میں جی  
کردار ادا کرنے کیلئے کردار ہوئی۔ مسیحی  
علیہ السلام کا بڑا دن کہ

ایک گائی کی مددی بھی ملے آئے گا  
اور کافروں کے عقل سے ذہن کوڑھلے گا  
ایسا گناہ ہے کہ وہ ذات پاک ہے  
ایسے گناہ کی ذمہ دار ملک ہے

اب الیکٹریسیٹی کا امام سے  
دین کیلئے جہاد و قتال اب وہاں سے  
کیونٹ پارٹی نفع الہی کی خبر  
کیونٹ پارٹی نفع الہی کی خبر  
نار۔ امن کا رہتا ہے۔

آپ نے اپنی تعلیم و عمل  
سے اس عقیدے سے اس فرقت  
دینی کی تعلیم کا اسلام کا وہ حسین وہ اس  
چہرہ جو ہر اہل فکر کو دعوت بخلاہ دیتے ہیں  
سے نقاب کیا۔ تبلیغ اسلام کے نئے عہد  
وینہو ہکتے ہیں علم کی طاقت تمام کی۔

ایک گائی کی مددی بھی ملے آئے گا  
اور کافروں کے عقل سے ذہن کوڑھلے گا  
ایسا گناہ ہے کہ وہ ذات پاک ہے  
ایسے گناہ کی ذمہ دار ملک ہے

اب الیکٹریسیٹی کا امام سے  
دین کیلئے جہاد و قتال اب وہاں سے  
کیونٹ پارٹی نفع الہی کی خبر  
کیونٹ پارٹی نفع الہی کی خبر  
نار۔ امن کا رہتا ہے۔

آپ نے اپنی تعلیم و عمل  
سے اس عقیدے سے اس فرقت  
دینی کی تعلیم کا اسلام کا وہ حسین وہ اس  
چہرہ جو ہر اہل فکر کو دعوت بخلاہ دیتے ہیں  
سے نقاب کیا۔ تبلیغ اسلام کے نئے عہد  
وینہو ہکتے ہیں علم کی طاقت تمام کی۔

اشاعت میں کے لئے ذہنی تہمت کی  
 بیانے مسابو اور برہمن کی تربیت  
 کا اور طبع تک پورے دینے کی بجائے  
 انسان کے دل میں صور پھینکا مشورہ  
 کیا۔ ہزاروں ہزاروں جو بزرگ تبار کی  
 پڑے تھے۔ میدان میں نکلا آئے اور  
 باقوں میں نشان اور مبلغ نے ہوسنے  
 اطراف میں پھیل گئے۔ دارال تبلیغ کا قیام  
 مسابو اور تبلیغ کتب کی اشاعت  
 ان دھم دھم سے کہ "نفاہ حجت"  
 تمام براہمنوں میں گونجنے لگی۔ لاکھ  
 انٹرنیشنل نوبل پرائز کا دیدار گشت مشہور  
 کے محمد سے ہو گیا ہے اسلام کا شرف  
 کرنا اور اٹھنا ہے۔

نے اپنے ذہنی اسٹیج سے ان کی  
 تاجید و اشاعت کی۔  
 "مکاشفہ" سندوستان کا صوبہ سے  
 "مکاشفہ" لاکھ اور اشاعت انگریز  
 "مکاشفہ" لاکھ لاکھ کا مسئلہ ہے۔  
 اس مسئلہ کے بار بار دووں قومی  
 کے جذبات کو زبردست تھیں گھائی  
 ہے۔ دونوں قومی اپنے اپنے حقوق  
 کے لئے آمادہ پیکار رہیں۔ ابتدائی  
 اور نئے نئے کے بارے میں تمام  
 کے لئے۔ دونوں نے قومی جذبات  
 اور قدر و حقیقت کا سہانا چاہی  
 نے کہا کہ عہد مہابھارت تک خود منور  
 میں گا ذہنی کار و روح تھا۔ جیسا بیڈن  
 جو امر لائی ہر دے "مکاشفہ" میں  
 ہے۔ کسی نے کہا کہ یہ گلاب ہاری  
 قومی اصولی اس کو تقدس کا درجہ  
 چکی ہے۔ اس لئے "مکاشفہ"  
 جسرا تو فی زمین سے عرف ہی طرف  
 مناظرہ و مسابو کا مسئلہ جاری رہا۔  
 کوئی فرق اپنے حق سے دست بردار  
 پر تیار نہیں ہوا۔ اصولی تقاریر "دونوں  
 میں سے کسی نے نہیں سمجھا۔ اس تعجب  
 اور رنگ مذہبی کے درمیان ہوا  
 "اصول تقاریر" اور "مکاشفہ" کے  
 دوسرے طریق "ترک حقوق باہمی کی  
 اہمیت سمجھائی۔ دونوں کے نام ایک  
 "پیغام" نشر کیا گیا۔ نام "پیغام صلح"  
 ہے۔ آپ نے اپنے اس پیغام کی بنیاد  
 انہیں دونوں اصولی روکی۔ مسلمانوں  
 کو نصیحت کہ وہ "اصول تقاریر" کے  
 لئے اپنے جادوان دھن کے جذبات کا  
 احترام کریں۔ ایک ایسا مسئلہ جس کو  
 اس کی قومی مجلس منسوخ کر لی ہے۔ اس  
 کے اس دعوے کو تسلیم کریں اور پھر  
 "ترک حقوق باہمی" کے اصولی پھیل کریں  
 اور ذہنی گونجے حق سے دست بردار  
 ہو جائیں۔

امن و صلح کے سہ سے اصولی رکھے ہمارا  
 ایمان سے گلاب کی اس ترکیب سے  
 ہندوستان میں امن کا بول بالا ہے  
 آپ کی برکت پر نشان راہ کی حیثیت رکھتی  
 ہے۔ ایک نہ ایک دن یہ دونوں قومیوں میں  
 یکجہری کران اصولی پھیل کرنے کا جہد  
 باہمنوں کی۔  
 قلعہ پشاور میں آپ کی دوسری تھیں جس  
 "پیغام صلح" پر مبنی کر کے ہم پر اس  
 مشہوری کی کسی زندگی گزار سکتے ہیں۔ وہ  
 "پیشوا" ان مذاہب کی تحریف کی تھیں ہے  
 آپ کی یہ تعلیم آپ ہی کے الفاظ  
 ہی سے آئی ہے۔  
 اور یہ مذاہب کے کہہ کر  
 جو مسلمان ہیں۔ چنانچہ  
 اصولی یہ داخل ہے کہ  
 مذکورہ نئیوں سے جن  
 کے ذہن اور امت میں  
 بکھرتے ہیں یہ نہیں  
 گھٹی ہیں۔ کسی نئی کی تکلیف  
 مذکورہ کو جو پاسے اسلامی  
 اصول کے موافق ہونے  
 تقاضے مذہبی کو برکت و معوت  
 نہیں بخشتے کہ وہ ایک سیدھے  
 علمی کی طرح مقبول غلاف ہو  
 کہ ہزار ہا نئے اور تباہی  
 اس کو مان لیں۔ اور اس  
 کا دین زمین پر جہر مانتے اور  
 عمر پائے۔ مسابو زمین پر  
 چاہئے کہ ہر تمام قومیوں کے  
 نبیوں کو بھوننے سے جو اس کے  
 ایمان کا دعوے کیا۔ اور  
 مقبول غلاف کو بھون گئے اور  
 ان کا دین زمین پر جہر گیا۔ خواہ  
 وہ ہندو تھے۔ یا فارسی۔  
 چوں تھے یا عربی خواہ کبھی اور  
 قوم میں سے تھے حقیقت  
 سیکھے رسولی مان لیں۔ اور اگر  
 ان کی امتوں میں کوئی خلاف  
 حق باہمی پھیل گیا ہوں تو ان  
 کو ایسی فطرتی قرار دیں جو  
 بعد میں داخل ہو گئیں۔ یہ اصل  
 ایسا دکھش اور مسابو ہے۔  
 جس کی برکت سے انسان ہر ایک  
 قسم کی بد باری اور بد مذہبی  
 سے بچ سکتا ہے اور حقیقت  
 واقعی امر یہ ہے کہ جھوٹے  
 نبی کو خدا کے نام سے اپنے  
 کوڑا باندوں میں ہرگز قبولیت  
 نہیں ہشتا۔ اور اس کو وہ  
 عزت نہیں دی جاتی جو حقوں  
 کو دی جاتی ہے۔ اور اصولوں  
 اور زمانوں میں اس کی برکت  
 بزرگ عالم نہیں رہ سکتی۔ بلکہ

بہت ہندو اس کی جاہلیت  
 متفرق ہوجاتی ہے۔ اور  
 اس کا مسئلہ درجہ برہمن  
 ہوجاتا ہے۔  
 سو اسے دستور اس  
 اصولی کو حکم پکڑو۔ ہر ایک  
 قوم کے ساتھ زنی سے  
 پریش آؤ۔ زنی سے عقل  
 بڑھتی ہے اور بردباری  
 سے ہر قسم عیالات پیدا  
 ہوتے ہیں۔ اور خوشنور  
 طریق اختیار کر کے  
 وہ ہم میں سے  
 نہیں ہے۔

اسباب البریہ مشہور  
 آپ ان کی تعلیمات سے زمانے  
 کے ذہنی بڑا گرا نقش چھوڑا ہے  
 آج زمانہ کا ہر مسابو اس طریق سے عالمی  
 مسابو ہر طور کرتا ہے۔ ہم کے دور  
 سے اپنا سفر شروع کیا تھا۔ اور "ترک  
 ہر طرف انتشار شعبانی پھیل گئی تھی۔  
 مسابو پاک کی فطرت کی ایک رکت جو کاب  
 مشاہدہ میں آ رہی ہے وہ برکت چھوڑنا  
 "یہ دور و مدت" کے فوشکوار عادات  
 پیدا ہو رہے ہیں۔ ہر طرف انسانی اور  
 روحانی انقلاب کی تباہی یا نظر آ رہی  
 ہے۔

بیسویں صدی کے آغاز میں فرسٹا  
 فرسٹا وڈ خدا نے  
 ایک روحانی انقلاب کا صدور چھوڑا  
 تھا۔ آج اس کی صدا ہر ہا دکشت ہر  
 متحدہ پلینڈم سے سختی جا رہی  
 ہے۔

## اعلانِ وفا

عاجز کی ہمیشہ سماج و عمر و دو ماہ سے  
 اختلاف قلب اور دیگر عوارضات  
 میں مبتلا رہی۔ مرض دن بدن بڑھ  
 رہا ہے۔ جس سے بہت کمزور ہو گئی۔  
 جملہ اصحاب کی خدمت میں اتنا ہی ہے  
 کہ ہر باقی فرما کر عاجز کی پیشہ کے حق  
 میں دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اپنے  
 فضلی نام سے انہیں مدد و معیت عطا  
 فرمائے۔ اور انہیں دراز عمری سے  
 نوازے۔ آمین۔  
 فاکس۔  
 خلیل المیزان  
 چچیشالی لالی سکول ضلع ٹنک ٹنک

اس کے مقابلہ میں آپ نے برادران  
 وطن کو بھی جو نصیحت کی اور فرمایا کہ وہ بھی  
 زندگی کے ان دونوں اصولوں پر عمل کریں  
 اور یہ قدم بردھائیں کہ مسلمانوں کے  
 ایمان و غیرا حضرت محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو استیلا کر دیا اور رسول  
 خدا تسلیم کریں۔ برادران وطن کے لئے  
 اس اصلی پھیل کرنا بہت آسان ہے  
 اس میں ترک حقوق کا سوال نہیں آتا۔  
 یہ ایک مثبت دعوت ہے۔ پروردگار  
 کا لطف جس پر اکثر بیت کے انتقاد و  
 عمل کی کیا ہے۔ اس پر پکا کے قبول  
 کرنے کی ترکیب کتاب ہے۔

نشانِ راہ  
 "نشانِ راہ" اور زندگی کے آخری دنوں  
 میں ہندوستان ان دونوں عقلموں کے

اسلامی تبلیغ نے عیسائی تبلیغ  
 کی اصطلاح میں، پچھی لچ شروع  
 کر دی ہے۔ تباہی کی قدریں  
 "نفاہ حجت" جو اسلامی  
 سبک ہو گیا ہے۔ اور جس نے  
 "نفاہ حجت" کی تباہی  
 کی تھی۔ اب اس تبلیغ کے  
 میدان میں ظلم کو زمین  
 برہ ہے۔ اور بہت سے ذہنی  
 اور ان کی تباہی  
 "نفاہ حجت" اور "نفاہ حجت"  
 کر رہی ہیں سال تمام میں  
 سے تو دور اور تمام فرقہ  
 آج ہے۔ جس کے مولا  
 مقامات پاکستان میں ہیں۔  
 اور جو مسابو میں ہیں۔  
 اور پھر "نفاہ حجت" اور  
 میں پھیلے ہوئے ہیں۔  
 ہر طرف ایک مشابہت نہیں بلکہ  
 اس طرح کی اور مسابو میں تباہی جو  
 صنعت مزاج خواہ۔ خواہش ملنا  
 اور آزاد اور ان کے دین اور یہ  
 ایک حقیقت ہے جس کے تقاضے  
 بعض کو تباہی اور انتشار کو پریشانی  
 ہو رہی ہے کہ اگر تقاضا میں مسابو  
 کی جانتے ہوئے کہ یہ ہر ترک دھم  
 جاہلیت اور برہمن کی کوششوں کے ساتھ  
 مقرر ہے۔

اصول تقاریر باہم  
 "نفاہ حجت" کا اصول ہے۔ یعنی خود ہی  
 جو اور دونوں کو بھی بیخود۔ یہی  
 "پیغام صلح" کا بھی ایک نشان ہے۔ اس  
 عقلموں ذہنی سٹیج سے کسی نے اس  
 اصولی کی پروردگار دی تو وہ صرف پیغام  
 پاک اور ان کی جماعت کا معنی  
 ہے۔ برادران وطن کے جذبات کا احترام  
 ذہنی مشاغل اور قومی دلی آقا  
 کی بحریہ عرض وہ تمام باہمیوں  
 شہریت کے اقتضا ہیں اس جماعت











تعمیر کروا دینا ہے۔ اور نہ صرف ہندو پاکتان کے بڑے شہروں میں اس جماعت کے تبلیغی مراکز قائم ہیں، بلکہ دنیا کے ہر بھڑبڑ و تمدن تک اس جماعت کے شعبہ سب سے زیادہ انتہام اسلامی مشن قائم ہیں جن میں سب سے زیادہ اہمیت اور کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان تبلیغی مساعی کے نتیجے میں ہزاروں غیر مسلم کلر طلبہ کا اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ اور آج وہ آنحضرت صلی پرورد و سلام بھیج کر رہے ہیں۔

چنانچہ جماعت احمدیہ کے ان تبلیغی کارناموں کا اعتراف ہی انہیں سنجیدہ عالمین کی زبانی ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی ایڈیٹر حقوق جدیدہ لکھنؤ و قسطنطنیہ لکھنؤ نے جماعت تادیبان اپنے رنگ میں جو خدمت تبلیغی اسلام کے سلسلہ میں کر رہی ہے، بیکراہ و تبلیغی اسلام دنیا کے کناروں تک ناقلاً اُتس کا پورا مرقع ہے۔

جماعت کے مشہور ارباب امریکی مغربی افریقہ، مشرقی افریقہ، ماریشس، انڈونیشیا، تائیوان اور ہندوستان و پاکستان کے غذا صلحہ کتنے مختلف مقامات میں قائم ہیں۔ ان سب کی فہرست اور سب کی کارگزاریاں ان سے تبلیغی لٹریچر کی اشاعت انگریزی، فرینچ، جرمنی، پورچ۔ اسپین، ناروی، برسی، ملائیا، تامل، طلیان، مرٹھی، گجراتی، ہندی، اردو، زبان میں ان کی مسجدوں اور ان کے اہلکار، رسالوں کی فہرست اور اس قسم کی دوسری سرگرمیوں کا ذکر ان صفحات میں نظر آئے گا۔

(صدقہ ہدیہ ہجرت ۱۹۵۸ء)

۲۔ جماعت اسلامی کے ائمہ العزیز

دالمینزر مار مارچ ۱۹۵۸ء

تادیبانی تنظیم کا تیسرا ہندوہ تبلیغی نظام ہے جس نے اس جماعت کو اس لازوالی جماعت بنا دیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ حقیقت اچھی طرح سمجھنی چاہیے کہ جماعت کشمیر، انڈونیشیا، اسرائیل، جرمنی، ہالینڈ، امریکہ، برطانیہ، تائیوان، افریقہ، ملائیا اور پاکستان کے تمام تادیبانی جماعتیں سرزادہ امور احمدیہ کو اپنا اہل اور مفید تسلیم کرتی ہیں۔ اور ان کے عقین دوسرے جماعت کی جماعتوں اور افسر اس کے گردوں رویوں کی حیا بنیادیں صدر انجمن احمدیہ دہلی اور صدر انجمن احمدیہ تادیبان کے نام وقف کر رکھی ہیں۔

دالمینزر مارچ ۱۹۵۸ء

۳۔ غلام شہزاد فقیر پوری مدیر رسالہ نگار نگری فرماتے ہیں:-

”سرزادہ صاحب جھوٹے انسان نہیں تھے۔ وہ واقعی اپنے آپ کو ہماری مولود سمجھتے تھے اور یقیناً انہوں نے دعویٰ ایسے زمانہ کیا۔ جب قوم کی اصلاح و تنظیم کے لیے ایک باہمی اور مشترکہ محنت ضرورت تھی۔ عملاً وہ ان کے دوسرا اعتبار جس سے ہم کسی کی صداقت کو جان سکتے ہیں نتیجہ عمل ہے۔ سو اس باب میں احمدی جماعت کی کامیابی اس وجہ سے درخش رہی ہے کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار کر جاتے ہیں کہ سکتے ہیں اس دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں اور انہوں نے خاص محنت و وقت نہ خرچ کر لیا ہو۔“

نیز فرماتے ہیں:-

”ہذا میں الفاظ بات کثرتوں نے نہیں بلکہ ہمیشہ شخصیتوں سے کہے ہیں۔ یعنی جب تک کوئی انکار سے والی شخصیت موجود رہی تو ہم بھی ترقی کرتی رہی اور جب وہ شخصیت

خفا ہو گئی۔ تو قومی ترقی ٹک گئی۔ اور رفتہ رفتہ پھر لوٹ کر اس نفع دہک پہنچ گئی جہاں سے وہ آگے بڑھتی تھی۔ اس لیے سرزادہ اس وقت تباہ و برباد ہیں۔ تو اس کا سبب صرف یہ ہے کہ ان میں اب کوئی شخصیت الہی موجود نہیں جو عملوں کو تعلیمات ترقی کی طرف سے بائے۔ حالانکہ ہمارے علماء و ائمہ ہیں ہم کسی ایسی شخصیت کا انکارنا چاہیے تھا۔ لیکن ہندو امریکی کیوں جب میں نے اس کے دو جماعت احمدیہ کے (ناقل) سوسس جہانی کی زندگی اسکی تعلیمات اور تنظیم پر غور کیا تو انہوں نے اس وقت حیرت بھی ایک جماعت ایسی ہے جس نے اس نکتہ کو سمجھا اور اس کا ایمان محض اقرار باللسان نہیں بلکہ اقرار بالعمل ہے۔ اور اپنی مسجد و تنظیم و استقامت کے بارے سے زندگی کا راہیں بدلی ہیں اور دنیا اقتدار دیکھے۔ زادہ ہنسکو نظر بدلیا۔ اور مسلمانوں کو پھر اس راہ پر لگا دیا جو باقی اسلام نے سمجھا کی تھی (تکرار لکھنؤ بابت ماہ نومبر ۱۹۵۸ء)

۴۔ پروفیسر ڈسٹ سیٹھ جتتی صاحب بعد ان علمائے کرام کی خدمت میں رقمطراز ہوئے کہ:-

”انٹرنیشنل اور امریکہ میں آئے

دن مذہبی جلسوں منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن ان جلسوں میں اسلام کی نمائندگی احمدی حضرات کرتے ہیں۔۔۔۔۔

نیپال کی مذہبی حضرات سے ہم نے گفتگو کی ہے اور ان کا جواب بھی دیا ہے کہ ہم نے ان کی اسلام کے عقائد کی کوئی بات نہیں کہتی۔ جو ان کا مشن ہے۔ اور تبلیغ و اشاعت ہے۔ اسلام جسے آپ کی ہے اور افعال کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ آج ملا و مغرب ہی میں نہیں بدکاری دنیا میں تبلیغ کے میدان پر احمدی حضرات قابض ہیں۔ یورپ و امریکہ کے علاوہ ان کے مبینہ ان علاقوں اور ان جزیروں میں اپنے مہاسب کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ جن کا نام بھی ہمارے علمی مدرس کے اکثر علماء نے نہیں سنا ہوگا مثلاً نئی ماریشس۔ ڈینیڈیا۔ یورپ۔ تائیوان وغیرہ۔

دالمینزر مارچ ۱۹۵۸ء

مندرجہ بالا اعتراف و حقائق مجھ اس امر پر حیرت و حیرت ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ ایک نامور مسلمانہ کی جماعت ہے۔ جو اپنے نیک مقاصد کی طرف کامیابی کے ساتھ قدم بڑھاتی عملی پارٹی ہے۔ اور حاسدین و مخالفین کو بھی عالم تحقیقات میں یہ واڈر کہے ہیں ایک شاعر نے ایسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے خوب فرمایا ہے

باران نیز کام نے عمل کو مالیا ہم محو ناز جھرس کارردان ہے

**تلاش**

میرا اڈا کا مسٹی عبدالقیوم گنڈی ساکن رشی نگر تحصیل کوٹگام ڈاک خان شہریال لکھنؤ ۱۹ سال۔ قد لمبا۔ منہ لمبا سر شہید اور ذہین پانچ ماہ سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی صاحب کو سنے۔ تو اطلاع دے کہ ممنون فرمائیں۔

فاکس راجا قادر گنڈی ساکن رشی نگر کٹر، حال وارد تادیبان

**درخواست ہائے دعا**

۱۔ میرے ایک بھائی احمدی دولت ان دنوں کچھ کاروباری پریشانیوں میں ہیں۔ انہیں جماعت سے داد و دعا ہے کہ ان جوہر بیوں کے ازالہ اور کاروبار کی ترقی کے لیے شخصیت سے دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم سے ہمیں عطا فرمائے۔ آمین۔ فاکس راجا عبدالعزیز بیگ انوار علی۔

۲۔ احمدی صاحبان سے عاجزانه و مودت سے کہ اگر وہ کوئی فاکس کے لیے میدان دکھاتے ہیں تو سب سے اولیٰ و اولیٰ کے ازالہ کے لیے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے آمین۔

فاکس محمد مبارک احمد احمدی مکمل شہر ایلور





تھی کہ وہ مرتب میں فرسے پڑتے تھے کہ اب ہم سلسلے سوکھ تعداد میں ہوتے ہیں۔ اب دنیا میں ہمیں کوئی نیا نہیں دکھا سکتا۔ اس کے مطابق رائٹوس کے کہ مسلمانان ہندو بدو سائے تھے کہ وہ ہرنے کے یاروں اور چرن نظر آتے ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے اچھے تباہی اور بر باد کی گنجئی شینکا انتظا کر رہے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے اسلام میں ایسی روحانی تاثیرات اور تبلیغی قوتیں رکھی ہیں کہ سببای اعتبار سے گراہٹ کے سبب باہر میں مسلمانوں کی ترقی روک نہیں سکتی۔

**تبلیغی مشقوں کی کامیابی**

یہ ایک ذہنی اور خیالی بات نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ آج احمدی جماعت کے ذریعہ سے یورپ اور امریکہ کے ان علاقوں میں جہاں اسلامی آبادی کا نشان تک نہ تھا اور جہاں کے باشندے اسلامی اصولوں اور تعلیمات سے بالکل بیگانہ نہ تھے۔

اسلام کی روحانی تاثیرات کا برکت سے کامیاب تبلیغی مشق تمام ہو چکی ہیں۔ مسابہ تغیر ہو رہی ہے۔ قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب کے تراجم شائع کئے جا چکے ہیں اور لوگ جتنا درجہ اسلام سے شرف ہو رہے ہیں۔ پس علیہ اسلام سے بیگانہ اور نادانگہ علاقوں میں کامیابی سے تبلیغی اور اسلام کی ترقی ہو سکتی ہے تو کیا دیکھ کر کہ بہت دن ہیں جو اسلامی تعلیمات سے ایک تیز

ساز سے بالآخر سے اور اپنی سے اسلامی اخلاق کو عمومی سے اپنا چکا ہے اس کو کہ روحانی تاثیرات اور تبلیغی کوششیں ناکام ہوں۔

**اسلامی جہنم**

نزودت مرتب اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنے اندر صحیح اسلامی اخلاق پیدا کریں۔ ان میں اتحاد ہو۔ تنظیم ہو، باہمی محبت ہو اور مواصلات ہو۔ دلچسپی اور امانت۔ تعلیم۔ ذمہ داری کا احساس اور محنت کی عادت ہو۔ وہ پورے مسلمانان اور مخلصوں سے کام کریں اور اپنے حقوق کو قانون اور دستور کے اندر نہ تو مائل کرنے کا طریق سیکھیں۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ بعض غیر معمولی حالات کی وجہ سے ان کے لئے بعض سرکاری ملازمتیں حاصل کرنے میں مشکلات ہیں تو ان کو حجتاً اور اندازاً کسی کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیے۔ تاکہ ان کی اقتصادی حالت درست ہو سکے اور مسلمانوں کے اجتماعی مسائل سے بے باہمی اندرونی

اختلافات کو نظر انداز کر کے آسما آبادی اور اتفاق اور تعاون سے رہتے ہوئے ترقی کرنی ضروری ہے۔ اس عزم کے حصول کے لئے جملہ وہ افراد اور اسلامی ذریعات جو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں انھیں غیر مسلم بھی ان کو مسلمان یقین کرتے ہوئے ان سے معاملہ کرتے ہیں لیکن تیار دیکھ جانے چاہئیں۔ خواہ غافل اسلامی اور دینی اصولوں کے پیش نظر ان میں کسی قسم کا نفی یا کجیائی جائے۔ اگر مسلمان ایسے اندر اطلاق حسد پیدا کریں تو ایک طرف ان کے غیر مسلم اہل وطن کا دلورک ان سے بہتر متا بائے گا اور دوسری طرف سرکاری افسران ان پر اعتماد رکھیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بات ذہنی طور پر حاصل جوئی شکل ہو۔ اور اس کے لئے کافی غیر معمولی استقلال کے کام لینا چاہئے۔ یہی اگر مسلمان عجمی حیثیت سے اپنے اندر انقلاب پیدا کریں اور اپنی روحانی اور اخلاقی حالتوں کو درست کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ انہیں اٹھائے ان کے لئے اسی تک میں ترقی اور سر بلندی کے لئے کھول دے۔

مسلمانوں کو یہ بات بھونچنی نہیں چاہئے کہ اسلام کے اندر اس قدر تبلیغی اور روحانی صلاحیتیں ہیں کہ اس کو دوسرے مذاہب متبادل نہیں کر سکتے۔

**اسلام اور دیگر مذاہب**

اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جو کوشش تمام مشرک مذاہب اور آسمانی معنیوں کی تقدیر کرتا ہے اس کو اپنی حیاتی ثابت کرنے کے لئے دوسرے مذاہب کا اعلان کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ سب لہذا یہی ہو جاتا رہے وہی مذاہب باقی باقی ہیں۔ اسلام نے ان کو بہتر اور اسباب طریق پر ایسے اندر سمجھوا اور شان کیا ہے۔ اور جو وہاں کی نئی نئی مذہبی طرز بات کو بھی اس طرز پر یاد کیا ہے۔

اسلام ہندوستان کے سابقہ مذاہب کے خلاف بلاوجہ جارحانہ اقدام اور مخالفت کو درست نہیں سمجھتا اور نہ ہی اس میں کسی قسم سے کوشش ہے۔ اگر ہندوستان کے مسلمان مذہب ہمت اور ہاشمندی سے کام لیں اور اسلام کا مروجہ مان اور تبلیغی قوتوں کو بڑھانے کے لئے باہر ممالک اور اس ملک میں ان کی ترقی سے پہلے ہی ہندو مذہب سے کجی مغلیہ حکومت کے زوال

کے بعد جب انگریزوں نے ہر طرف سے مسلمانان ہند کو ذلیل اور بے دست و پا کرنے کی تدبیر اختیار کی تو ان مخالفتوں کا نتیجہ ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد بڑھنے سے روک ہی نہیں گئی اور آئندہ بھی ان کا اثر تقاضے ہندوستان میں ان کا مستقبل بنائے شاندار اور درخشندہ ہوگا۔ یہ ایک ذہنی یا تیسری بات نہیں۔ بلکہ مذاہب کے لئے اچھی اور اعلیٰ تقدیر کے باعث حضرت نوحی الرسول امام مہدی علیہ السلام کو اس ملک میں ہی لے لیا گیا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو اس میں بڑھائے۔ اور ترقی دے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ سے یقین خیر یا کر حضرت امام وقت باقی سلسلہ احمدی علیہ السلام نے یہ اعلان فرمایا کہ۔

”مجھے یہ دعوت منظور میں فرمایا گیا ہے کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا“

**حرف آخر**

کیا آزاد ہندوستان میں جو قرآن میں مسادہ انسانی حیوت چھات کی مخالفت و روڑ کی تقسیم۔ کج

ہوگا ان اور طلاق وغیرہ امور کے متعلق دفعہ کئے گئے ہیں اس بات کی دلیل نہیں۔ کہ اسلامی اصول اچھے اخلاقیت اور صلاحیت کی وجہ سے ہمارے ملک میں رائج ہو رہے ہیں۔ اور یہ بات یقینی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق ایسے سازگار حالات پیدا فرمائے گا کہ اسلام کی تبلیغی کوشش اور روحانی طاقتیں مستعد و اقوام کے دلوں پر جو اس وقت تقادم کے اعتبار سے اثریت میں ہیں اثر انداز ہوں گی اور ہمارا ملک جس طرح ترقی کرنے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے منور تھا اب حقیقی اسلام سے معزز اور شرف ہوگا اور اس کی ظاہری اور سیاسی طاقت کے ساتھ ساتھ اس کے روحانی فوٹن و برکات بھی اکٹا ہونے کا علم میں پھیلے گئے۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جملہ لائے۔ آمین۔

دراختر دعوات الحمد  
للسانین العالمین

**خاکسار**

برکات احمد راجپوری۔ اے واقف زندگی

**جماعت اویم۔ پی کی طرف سے جلسہ نشوونما**

مورخہ ۱۵ نومبر جماعت احمدیہ ایم کی طرف سے جلسہ یوم نشوونما مذاہب زبردست مشہور رام چند پر دھان مقصد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد کرام صاحب نے ہندی کاغذوں کا ان پڑھ کر سنا۔ ہندی کلمہ پڑھ کر صاحب نے ہندی کی تعریف میں مختصر تقریر کی بعد از ان مولوی غلام ہادی صاحب جو ان دنوں پھیلے پڑھنے سے اڑیہ زبان میں ہندی کی سیرت پر ایک جامع اور مفید تقریر کی۔ اور ختماً آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمام سابقہ نبیوں کے موعود ہیں اور حضرت مسیح اللہ علیہ وسلم کے بعد کا ہیں۔ موعود نے گیتا اور وہی کے حوالے سے بھی پیش کیے جو کافی دلچسپی کا باعث بنے۔ دو گھنٹہ تک جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔ ناظرین کے لئے ایک ناکسار ناظرین احمدی علیہ

**اعلان دہا**

(الذہنیت علیہ عبداللہ اللادین صاحب سکندر آبادی)۔

میرا لوتا حافظ صالح محمد اللادین ابن علی محمد اللادین ابن علی علیہ السلام کے سکا رخصت پر ۱۴ اکتوبر کو عازم امریکہ ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے فرینٹ کے مسافروں کو ۲۰ اکتوبر کو Chicago پہنچ گئے۔ بزرگان سلسلہ سے خصوصاً اور جماعت سے جو کجاہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ سب اچھے اعلیٰ کامیابی اور کامل صحت کے لئے دعا فرمادیں نیز دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ ان کے دوجہ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے مفید اور مبارک بنا دے۔ آمین۔





تاریخ کرامت آج دنیا میں ایک عظیم الشان  
 منہ اور بابت جس سے مجرم برکات کو  
 ختم ہو چکا ہے اور سب قومیں سے صوفی کی  
 زندگی لیس کر رہی ہیں زمین اسلام اور  
 صرف اسلام کی اس بدامنی اور  
 سبے یعنی کاسلہ ج موجود ہے جو کچھ  
 خود اسلام سے واسطی کے مدعی اسلامی  
 تعلیم سے دور جاتے ہیں۔ اسلئے دار  
 تھانے سے ان تعلیمات کو ابا کر کے  
 کے لئے آپ علیہ السلام ان انسان کو پہنچانے  
 سے جس سے دنیا کے سامنے روحانی  
 اور جہاں بی بیوں کا وہی اکیر سرفروشی  
 کیا ہے۔ اور آج سے تیرہ سو سال پیشتر ان  
 ہی حالات پر سرور کے کلمات حضرت محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش زیا  
 تھانے اور وہی عظیم الشان انسان تھا کہ  
 اپنے کردار کو ملنگ اور خدا سے واہد  
 کے آئے جھوٹے اس قسم کے استہمال  
 سے دنیا میں اس زمانہ کا دور دورہ ہو گیا  
 ہے۔ آج ہم اگر دنیا کے موجودہ رستم  
 کے اسرار کا کوئی علم حاصل کر سکتے تو  
 وہ یہی مذکورہ بالا نسخہ سے ہے حضرت  
 سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کی ہے  
 اور جس پر جھٹا اعلیٰ عمل کر رہی ہے  
 اسلئے ہم سرفروشی سے ہی ملنگ کا کر  
 اسے آزمانے والا ہے یہ نسخہ بھی آرا  
 اور جماعت العرب میں داخل ہو کر جماعت کی  
 برکتوں سے استفادہ اٹھانے والا ہے  
 کردار کو ملنگ کر۔

جماعت احمدیہ کی قیصری خصوصیت  
 یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ان مذاہب کو جو مذہب  
 کو بدنام کرنے کی غرض سے مذہب کی طرف  
 منسوب کر دیتے ہیں یہی مذہب سے پیلوہ  
 کر کے مذہب کی جمع اور نورانی صورت  
 دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ جماعت  
 احمدیہ اس امر پر بھی روشنی ڈالتی ہے کہ کینیڈا  
 لہذا سے تمام مذاہب ایک ہی اور ان سب  
 کی تعلیم ایک ہی ہے۔ اس طرح جماعت احمدیہ  
 مختلف قوموں اور مختلف مذاہب کے  
 سامنے و افواہ کو ایک ہی پلیٹ فارم پر  
 لا کر کھڑا کرتی ہے۔ اور ملنگوں اور کٹھنوں  
 بنیادیوں پر اس کو قائم کرتی ہے۔  
 اگرچہ آج کل دنیا میں ان مذاہب کی بنیادیں  
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اتوار  
 ڈالی ہیں۔ لیکن آج جبکہ ایک قوم دوسری  
 قوم پر تسلط انداز میں حکومت کی بنا پر  
 ہرگز بریکار ہے اس امر کی شدید نفرت  
 ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 ان تعلیمات کو کافروں نے دنیا کے سامنے  
 پیش کیا ہے جس سے قوموں میں باہمی  
 اختلاف ہو گیا۔ کیا جو وہ کشمکش اور  
 لڑائی جھگڑوں سے جماعت پاک پھر صلح اور  
 امن کا زمانہ دیکھے۔  
 چار سے آگے نہ دستمان کہ باقی تمام

دنیا کے مالک سے یہ خصوصیت اور  
 اقتدار حاصل ہے کہ اس میں مذہب  
 دولت اور ترقیت کے لوگ پاسے جاتے  
 ہیں۔ اور شیاریہ دہ ہے کہ قدرت نے  
 یا ہا کہ اس زمانہ میں اصلاح کا کام نہیں  
 سے شروع ہو۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کے  
 امام و صلح حضرت سرزا غلام احمد دہانی  
 سید موجود علیہ السلام کی دنیا تھانے  
 سندھستان میں مبعوث فرمایا اور آپ نے  
 موعود کی تعلیم کو اجاگر کرتے ہوئے اس  
 امر پر زور دیا کہ یوم اور ملک میں خدا  
 تھانے کے ہادی اور ان کے گروہ سے یہ  
 تمام مختلف مذاہب کے سامنے والوں میں  
 رد اور اسی کے مذہب پیدا ہوں اور  
 ان کے باہمی تعلقات کی کشیدگی کم  
 ہو۔

جس وقت حضرت مرزا صاحب نے  
 یہ آواز بلند کی اس وقت سندھستان  
 کی زیادہ دارن فعلیہ میں زبردست ہوجا تھا  
 ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب  
 کے بڑوں اور اولیاء سے باہانہ  
 ملے کرتے تھے۔ جس کو نتیجہ یہ تھا کہ مختلف  
 مذاہب اور قوموں میں خطرناک کشمکش  
 جاری تھی۔

آپ نے اپنے طنزناک حالات  
 میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 تعلیم کو روشنی میں یہ آواز بلند کی اور خدا  
 تھانے سے آپ کی آواز میں باقی رہا  
 کی اور آج آپ کی اس آواز کا ایک نمایاں  
 اثر یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ملنگ  
 سے جو لوگ باہم فرسٹ و گریبان تھے  
 اور ایک دوسرے کے ہادیوں کو برا بھلا  
 کہتے تھے ایک ہی پلیٹ فارم پر لا کر کھڑے  
 ہو سکے ہیں۔ اور وہ لڑنے نہیں کافر نہیں  
 منعقد کی باہمی ہونے کا مذہب کی بنا پر  
 لوگوں میں کوئی مشافہت نہ ہے۔ یہ جماعت  
 احمدیہ کی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
 اس جماعت کو جماعت کو اکٹھا اور اس  
 کی ہر تعلیم کو یکساں کی تو فیق دی اور  
 جماعت احمدیہ کی یہ تعلیم انسان کامیابی  
 ہے کیونکہ اس پہلے اس آواز کو گونج  
 اور صرف اپنی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے  
 بلندی اور آج ہم جماعت احمدیہ پر  
 پیشانیان مذاہب کے جہانوں کا انعقاد  
 کر کے مختلف مذاہب کے نمائندوں  
 کو ایک ہی پلیٹ فارم پر لا کر کھڑا کرتی ہے  
 جس میں ہر مذاہب کے راہنماؤں اور راہبوں  
 کو راجع عقیدت پیش کیا جاتا ہے اور  
 ہمیں یقین ہے کہ وہ دن دور نہیں جب  
 دنیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم کے اس بیان کردہ اصول کی  
 طرف آجائے گی اور موعود کو اس تعلیم  
 کے تفضیل دنیا میں اس اور دنیا کا تمام  
 ہوگا۔ انتشار اللہ

# وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ

اور تم کو ہلکی اور گمراہی میں ڈال دیا اور تم کو راستی میں لے آیا

فَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ  
 اور تم کو ہلکی اور گمراہی میں ڈال دیا اور تم کو راستی میں لے آیا  
 وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ  
 اور تم کو ہلکی اور گمراہی میں ڈال دیا اور تم کو راستی میں لے آیا  
 وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ  
 اور تم کو ہلکی اور گمراہی میں ڈال دیا اور تم کو راستی میں لے آیا

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ  
 اور تم کو ہلکی اور گمراہی میں ڈال دیا اور تم کو راستی میں لے آیا  
 وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ  
 اور تم کو ہلکی اور گمراہی میں ڈال دیا اور تم کو راستی میں لے آیا  
 وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ  
 اور تم کو ہلکی اور گمراہی میں ڈال دیا اور تم کو راستی میں لے آیا

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ  
 اور تم کو ہلکی اور گمراہی میں ڈال دیا اور تم کو راستی میں لے آیا  
 وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ  
 اور تم کو ہلکی اور گمراہی میں ڈال دیا اور تم کو راستی میں لے آیا  
 وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ  
 اور تم کو ہلکی اور گمراہی میں ڈال دیا اور تم کو راستی میں لے آیا

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ  
 اور تم کو ہلکی اور گمراہی میں ڈال دیا اور تم کو راستی میں لے آیا  
 وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ  
 اور تم کو ہلکی اور گمراہی میں ڈال دیا اور تم کو راستی میں لے آیا  
 وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ  
 اور تم کو ہلکی اور گمراہی میں ڈال دیا اور تم کو راستی میں لے آیا

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ  
 اور تم کو ہلکی اور گمراہی میں ڈال دیا اور تم کو راستی میں لے آیا  
 وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ  
 اور تم کو ہلکی اور گمراہی میں ڈال دیا اور تم کو راستی میں لے آیا

يَا رِبِّ صَلِّ عَلَى رَسُولِكَ يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى رَسُولِكَ يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى رَسُولِكَ  
 اے خدا تو اپنے رسول پر درود بھیج کہ وہ  
 مَوْجُودٌ كَمَا كَانَ النَّاسُ جَاءُوا بِرَسُولِهِمْ  
 موجود اور ان عوام عوام کے جوں جوں کہ اس کے  
 اے خدا تو اپنے رسول پر درود بھیج کہ وہ  
 مَوْجُودٌ كَمَا كَانَ النَّاسُ جَاءُوا بِرَسُولِهِمْ  
 موجود اور ان عوام عوام کے جوں جوں کہ اس کے



# علاقہ جموں و پونچھ کا تربیتی دورہ

(۱۲)

(از محکم مولوی شریف احمد صاحب ایچی مبلغ سلسلہ غالبہ احمدیہ)

مسجد احمدیہ پونچھ قیام پورہ کے دوران دیکھنے ہی گئے۔ یہ مسجد محکم بابو عبدالحکیم صاحب مرحوم سے اپنی زیر نگرانی بنوائی مسجد دو منزلہ ہے جس میں دارالصلیہ مہمان خانہ اور نمبر بڑی دغیرہ کی کئی کئی رکھی گئی تھی۔ مسجد اللہ کے شانہ و شانہ اور بابو عبدالدکبر صاحب کی شہادت کے بعد یہ مسجد اب محکم وراثت کی نگرانی میں ہے۔ جہاں اب ایک پرائمری سکول جاری کیا گیا ہے۔ اب جماعت احمدیہ کی طرف سے کوشش ہو رہی ہے کہ یہ مسجد احمدیوں کے سپرد کر دی جائے تاکہ وہ اسے بطور مسجد استعمال کریں۔ پونچھ شہر اور اس کے اردگرد احمدیہ جماعتیں ہیں۔ احمدی اصحاب اکثر پونچھ شہر میں آتے ہیں۔ نواحی اور ایسی نواحی اور عارضی قیام کے لئے ایک موزن بنگلہ کی مہولت لانے کے سلسلہ میں محکم وراثت اس مسجد کو اختیار کر کے قیام پورہ کے دوران میں حکومت کی پیشگی اجازت سے علاقہ میں ہوئی۔ جو خان ذوالفقار علی خان صاحب مرحوم کے عزیزوں میں سے ہیں۔ آپ محکم سید محمد صاحب تحصیلدار پونچھ کے براہ مہاشانہ کے لئے تشریف لائے۔

روانگی برائے شہینہ اور ذوالقادر اور محکم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ پونچھ سے شہینہ کے لئے روانہ ہوئے۔ کچھ نواحی پرائمری جماعت موجود ہے۔ راستہ پنازی اور دھرا گڑ اور نقابہ علی ترسیب ۱۲ تجربت شہینہ پہنچ گئے۔ مقامی جماعت کے چندوں کا عجیب مرتب کیا اور مدنی و حضرت بنی اجلاس منعقد ہوا جس میں اصحاب کو ان کی تبلیغی اور تربیتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اس وقت پر شہینہ کے ایک ہیٹ ایک دست بیعت کر کے مدخل سلسلہ احمدیہ ہوئے اور انہوں نے ہی جماعت کے ہیٹ میں اپنا جندہ بھجوا دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو مستقامت عطا فرمائے اور مراد بہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

روانگی برائے پھول پورہ اور ذوالقادر

کی مع کوہ شہینہ سے پھول پورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جو قریباً دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ راستہ بھی پنازی ہے۔ ہمارے ہمراہ جناب عبدالستار صاحب درزی بھی تھے۔ تریب پنازی کے بعد دوپہر پھول پورہ پہنچ گئے۔ محکم والدہ محمد ابراہیم صاحب پونچھ ہی ہمارے منتظر تھے۔

پھول پورہ میں عبدالستار تصفیہ شانہ علی صاحب اور ان کے بھتیجے سید محمد صاحب کے درمیان تقسیم اراضی کا تنازعہ تھا، جس کا تصفیہ کیا گیا اور اس سمجھوتہ کو قریب لایا گیا۔ اگلا کہہ کر زمین نے اس سے اتفاق کیا۔ خدا کرے یہ تصفیہ ان کے خالق و آفرین کے ہاں ہو۔ آمین۔

روانگی برائے گورسائی پھول پورہ سے گورسائی اور صاحب سیکرٹری جمیل مسدودہ کو اطلاع دی۔ کہ اگر مسدودہ کوئی تبلیغی دستہ جیڑ کر آئے گا تو اس سے متعلق کریں۔ محکم وارڈ نمبر کوسلواہ آباد میں۔ محکم مولوی صاحب کی طرف سے جواب آیا کہ کوسلواہ میں "ڈی آر کیشن" کے ایک تعمیر آئے جو ہے ہی اور انجمن جماعت اور گاؤں کے مدرسے دست پنازی لائے ہیں۔ محسوس ہیں اس لئے مسدودہ آج ہی گورسائی میں اجلاس کر لیا جائے گا۔ مناسب ہوگا۔ چنانچہ اس مشورہ کے ماتحت ہم ۱۹ اور نمبر کو پھول پورہ کے لئے روانہ ہو گئے جو قریباً سات میل کے فاصلہ پر ہے۔ گورسائی میں جماعت کے پینڈی ہٹ محکم مولوی احمد دین صاحب رہتے ہیں۔ مسدودہ کی جماعت میں پھول پورہ اور گورسائی میں شامل ہیں۔ اس سفر میں ہمارے ہمراہ محکم حوالدار محمد ابراہیم صاحب تھے۔ گورسائی پہنچ کر سال حال کے چندوں کا ہیٹ مرتب کیا گیا۔ اور بعد نماز عشاء ترمیم اجلاس منعقد ہوا جس میں محکم محکم شیخ حمید اللہ صاحب و محکم قاضی لیس جین صاحب گرد اور گورسائی کے قیام دارین کی اور اصحاب جماعت کوئی توجہ دلائی اور تبلیغ کرنے اور اجماعی ملذذ دکھانے کی طرف توجہ دلائی گورسائی میں ایک اصحاب جماعت اور ذوالقادر اور صاحب ایچی

دعا اور پروردگار کے ایک اور مبلغ نے کا انتظام کیا گیا جس میں فاکار نے تریب دو گھنٹہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یاکیزہ میرٹ داسواغ اور فضائل صاحبہ کو اہم پر تقریر کی۔ اس اجلاس میں مسدودہ کی جماعت کے احمدی دست اور گورسائی کے غیر احمدی دست بھی شریک ہوئے۔ اور ایک انڈسٹری کے تصفیہ شانہ گورسائی میں محکم مولوی احمد دین صاحب اور ان کے برادران السبب میں ایک فاضل شاعر کچھ سالی سے پناز کا قیام ہے۔ دوران میں ان بھائیوں کے درمیان میں صلح کو کافی اور آئندہ کے لئے ایک اقرار نامہ تحریر کیا گیا جس میں ان بھائیوں نے صلح دلی سے وعدہ کیا۔ کہ وہ آئندہ باہمی محبت و پیار سے رہیں گے اور ایک دست سے ہمدردی و تعاون کریں گے اور جماعتی کاموں میں شوق و ذوق سے حصہ لیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو اس معاہدہ پر قائم رہنے اور صلح و پیار کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کو خدمت دین کا بیش از بیش مستعد بنائے۔ آمین۔

روانگی انڈسٹری پنازی میں ای ڈی ایچ صاحبہ و قیام سموت احمدیہ میں فاکار نے اصحاب کو دعویٰ دروہانی ترقی کے لئے جدوجہد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد نماز جمعہ سموت کے لئے روانہ ہوئے اس سفر میں گورسائی سے ہمارے ایک مخلص بھائی مولوی عبدالحکیم صاحب ہمارے ساتھ آئے اور ان کو تجربت سموت پہنچنے کے وقت میں محکم مارٹر جمیل احمد صاحب کے مکان پر قیام دہارا اور انہوں نے حق مہمان نوازی ادا کیا۔ جزا اللہ احد انہوں کو۔

روانگی برائے پاروٹ پنازی اور نمبر کے بعد پاروٹ کے لئے روانہ ہو گئے۔ محکم عبدالمجید صاحب دیوان سے واپس گورسائی پہنچے۔ انہوں نے ہماری نظریہ تکلیف اٹھائی اور خدمت کا اللہ تعالیٰ اسکی جزا دے گا۔ شہان کو عطا فرمائے۔ آمین۔ ابھی ہم ٹرن کوٹ کے بس اسٹیشن پر بس کی انتظار میں تھے کہ محکم ہزار غلام حسین صاحبہ ریسن سموت سے ملاقات ہوئے۔ محکم

مرد اصحاب بڑی محبت سے تھے۔ اور امرار کے ہم کو چاہے پائی۔ اور ڈرنے لگے کہ میں نے تو ایک لٹریچر میں احمدیوں کے بارہ میں برٹلکا تھا کہ احمدیوں کے سوا تو کیا ان کی عورتیں اور بچے بھی نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور صلح کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ کچھ افسوس ہے کہ ہاں مسلمان ان کو کاڑھتے ہیں۔ جو غیر مناسب ہے۔ فقہی رنگنگو جن انہوں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں اچھے خیالات کا اظہار کیا جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں۔

جیسے چار کوٹ ۱۲ اور نمبر کوٹ صاحبہ پنازی کے تین دوپہر پاروٹ پہنچ گئے۔ پنازی میں روز حسب ہر دوپہر جماعت احمدیہ کے معن میں پنازی کے جلسہ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محکم شیخ احمد صاحب اور شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ علی الترتیب دعوات مسیح نامہ علیہ السلام اور عدالت مسیح موجود علیہ السلام پر تقریریں ہوئیں۔ اور پنازی ایک جلسہ یہ اجلاس نماز اور غیر کے لئے منعقد ہوا۔ نماز دن سے فارغ ہو کر دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں پہلے سید منشا دراحوتہ صاحبہ مسلم سے تقریر کی۔ اور بعد از ان فاکار نے قریب دو گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں اصحاب کو اوس تربیتی دورہ کے کوئی سے آگاہ کیا۔ اور پھر حضرت مسیح و خود علیہ السلام کے تفسیر باہد اور مشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہوئے آپ کی عدالت اٹھے وہاں کو بیان کیا۔

اس جلسہ میں پاروٹ کے اردگرد کے گاؤں کا لائن۔ پاروٹ کے وغیرہ کے احمدی وغیر احمدی اصحاب شریک ہوئے اور بنیاب محمد نذیر صاحب ناروٹ ہوا۔ دھرو دہرہ کے لئے آئے ہوئے تھے۔ وہ بھی حضرت یک لیس رہے۔ یہ اجلاس ۱۲ بجے اختتام ہوا۔ اس جلسہ کے اختتام کے بعد میں اصحاب جماعت پاروٹ کے لئے تہیہ سے کوشش کی۔ جزا احمد اللہ احد انہوں کو۔ اللہ تعالیٰ ان سے امداد دے دیاں جس برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

روانگی انڈسٹری کوٹ پاروٹ کے لئے پنازی میں روانہ ہوا۔ اصحاب جماعت پاروٹ اور اے کھنے کے لئے پنازی





# رپورٹ کارگزاری لجنات اماء اللہ بھارت

## از ماہ اکتوبر ۱۹۵۸ء تا اکتوبر ۱۹۵۹ء

از محترم ممبران مجلس اماء اللہ ہندوستان سیکریٹری لجنہ اماء اللہ مرکزی ہندوستان

بھارت میں اس وقت تک سوہم مقامات پر لجنات قائم ہو چکی ہیں۔ باقی مقامات پر بھی قائم کرنے کے لئے جتنی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ یوں نوہ ماہ کے دوران میں لجنات کی طرف سے ماہانہ رپورٹیں آتی رہتی ہیں۔ مگر پوری باتا احمدی کے ساتھ لکھنؤ کی مجلس سے تو یہ دی ہے۔ سالانہ رپورٹ کارگزاری بھی لکھنؤ کی مجلس سے لائی جارہی ہے۔ مگر ان کی سب سے کہ وہ بہت کم اس طرف توجہ دی گئی ہے۔ دفتر مرکزی میں رپورٹیں موصول ہوتی ہیں۔ ان کا خلاصہ مذکورہ میں دیا جا رہا ہے۔ جن لجنات کی طرف سے تمام سالانہ رپورٹیں نہیں آئیں انہیں چاہئے کہ وہ بھی اس طرف توجہ دیں اور اپنی کارگزاری سے مرکز کو مطلع کریں۔ لجنہ بھارت کی طرف سے تمام سالانہ رپورٹیں نہیں آئیں انہیں چاہئے کہ وہ بھی اس طرف توجہ دیں اور اپنی کارگزاری سے مرکز کو مطلع کریں۔ امید ہے کہ لجنات پوری استعداد سے آئندہ سال ہی ترقی کی طرف قدم بڑھائیں گی۔ اور اپنی سالانہ رپورٹیں باقاعدگی سے ہر ماہ دفتر لکھنؤ تک بھیجواتی رہیں گی۔

### لجنہ اماء اللہ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان کا سربراہ مصلحیہ امیلاس ہوتا ہے۔ تلاوت قرآن کریم سات مرتبہ ہفت روزہ کتاب سلسلہ احمدیہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خطبات پڑھ کر سنا لئے۔ اس کے علاوہ اسلامی و تربیتی مضامین اور فقاریہ رپورٹیں جمع کر کے مصلح موعود کو ارسال کیا۔

### شعبہ تعلیم و تربیت

دفتر میں مصلح موعود کی تعلیم و اصلاح کا انتظام ہے۔ لجنہ کی عہدہ دار اپنی مرضی سے پڑھنے کے لئے کتب سے جاتی ہیں اور پیکرہ کو اپنی مرضی سے لیتی ہیں۔ آداب مجاہدہ کی پابندی اور لادنی تربیت کے متعلق مضامین امیلاس میں سنا لئے جاتے ہیں۔

شعبہ خدمت خلق مصلح موعود کی خدمت چیک کر کے حالات معلوم کرتی رہتی ہیں۔ بیماریوں کی بیماری پر مشتمل ہے۔ مرنے والے موسم میں لجنہ اماء اللہ مرکزی کی طرف سے کتب تقسیم کئے جاتے ہیں جن

مبارک و نیک علاج کے لئے لجنہ اماء اللہ کے نئے سے ۵۰ روپے کے ادب کی گئی۔ اس کے علاوہ مستحقین کی ضرورت کے مطابق وقتی امداد کی باقی ہے۔ ہر مہینہ کو مصلح کی جاتی ہے کہ مہینوں کا نیکو رکھیں جس پر پینشن اپنی توفیق کے مطابق عمل کرتی ہیں۔

**شعبہ تبلیغ** جلسہ سالانہ مصلح موعود کے موقع پر مصلح موعود کی نواہیوں کو مدعا کیا گیا۔ سلسلہ کارگزاری کے مقاصد کی اس کے علاوہ دیگر ملاقاتوں میں تبلیغ کا موقع ملتا ہے۔

**شعبہ ناصرات** امراء اور کوا امیلاس کو زبانی تقریر کی مشق کرائی جاتی ہے۔ مصلح موعود کی بیچاری مضمون تیار کر کے پڑھتی ہیں۔ نئے اور نئے، اصل حدیث، با ترجمہ زبانی یاد کرائی گئی۔ اس کے علاوہ دوسری کتاب کا امتحان لیا گیا۔ سلسلہ کارگزاری کے مقاصد کے لئے مصلح موعود کی تقریری مقامات پر لکھی گئی۔ اول اور دوم آئے والی مصلح موعود کے مصلح موعود پر جمع آئے جائیں گے۔ ہر ماہ کی چندہ ناصرات میں جمع ہوتی ہیں۔

### لجنہ اماء اللہ منگلور

مختصر رپورٹ ہر ماہ لجنہ کا امیلاس کارگزاری ہوتا ہے۔ تلاوت قرآن کریم با ترجمہ تربیتی۔ مرنے والی مضامین اور فقاریہ رپورٹیں جمع کر کے لجنہ اماء اللہ منگلور کو ارسال کیا گیا۔ ہر ماہ کے شروع اور آخر میں عہدہ دار ہر ماہ جاتا ہے۔

### شعبہ تعلیم و تربیت

لجنہ اماء اللہ منگلور کی تعلیم و اصلاح کا انتظام ہے۔ لجنہ کی عہدہ دار اپنی مرضی سے پڑھنے کے لئے کتب سے جاتی ہیں اور پیکرہ کو اپنی مرضی سے لیتی ہیں۔ آداب مجاہدہ کی پابندی اور لادنی تربیت کے متعلق مضامین امیلاس میں سنا لئے جاتے ہیں۔

شعبہ خدمت خلق مصلح موعود کی خدمت چیک کر کے حالات معلوم کرتی رہتی ہیں۔ بیماریوں کی بیماری پر مشتمل ہے۔ مرنے والے موسم میں لجنہ اماء اللہ مرکزی کی طرف سے کتب تقسیم کئے جاتے ہیں جن

**شعبہ تبلیغ** مختلف امیلاسون میں ۲۲۰ حجرات احمدی مستورات نے شرکت کی۔ ان کے رجحان کو مد نظر رکھ کر مضامین پڑھے گئے۔ سلسلہ کارگزاری کے مقاصد کے لئے مصلح موعود کی تقریری مقامات پر لکھی گئی۔ اول اور دوم آئے والی مصلح موعود کے مصلح موعود پر جمع آئے جائیں گے۔ ہر ماہ کی چندہ ناصرات میں جمع ہوتی ہیں۔

**شعبہ ناصرات** امراء اور کوا امیلاس کو زبانی تقریر کی مشق کرائی جاتی ہے۔ مصلح موعود کی بیچاری مضمون تیار کر کے پڑھتی ہیں۔ نئے اور نئے، اصل حدیث، با ترجمہ زبانی یاد کرائی گئی۔ اس کے علاوہ دوسری کتاب کا امتحان لیا گیا۔ سلسلہ کارگزاری کے مقاصد کے لئے مصلح موعود کی تقریری مقامات پر لکھی گئی۔ اول اور دوم آئے والی مصلح موعود کے مصلح موعود پر جمع آئے جائیں گے۔ ہر ماہ کی چندہ ناصرات میں جمع ہوتی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ سکندریہ آباد دکن ہر ماہ باقاعدہ امیلاس ہوتا ہے۔ تلاوت قرآن کریم با ترجمہ پڑھے گئے۔ سلسلہ کارگزاری کے مقاصد کے لئے مصلح موعود کی تقریری مقامات پر لکھی گئی۔ اول اور دوم آئے والی مصلح موعود کے مصلح موعود پر جمع آئے جائیں گے۔ ہر ماہ کی چندہ ناصرات میں جمع ہوتی ہیں۔

**شعبہ تعلیم و تربیت** لجنہ اماء اللہ سکندریہ آباد دکن کی تعلیم و اصلاح کا انتظام ہے۔ لجنہ کی عہدہ دار اپنی مرضی سے پڑھنے کے لئے کتب سے جاتی ہیں اور پیکرہ کو اپنی مرضی سے لیتی ہیں۔ آداب مجاہدہ کی پابندی اور لادنی تربیت کے متعلق مضامین امیلاس میں سنا لئے جاتے ہیں۔

**شعبہ خدمت خلق** مصلح موعود کی خدمت چیک کر کے حالات معلوم کرتی رہتی ہیں۔ بیماریوں کی بیماری پر مشتمل ہے۔ مرنے والے موسم میں لجنہ اماء اللہ مرکزی کی طرف سے کتب تقسیم کئے جاتے ہیں جن

**شعبہ تعلیم و تربیت** لجنہ اماء اللہ سکندریہ آباد دکن کی تعلیم و اصلاح کا انتظام ہے۔ لجنہ کی عہدہ دار اپنی مرضی سے پڑھنے کے لئے کتب سے جاتی ہیں اور پیکرہ کو اپنی مرضی سے لیتی ہیں۔ آداب مجاہدہ کی پابندی اور لادنی تربیت کے متعلق مضامین امیلاس میں سنا لئے جاتے ہیں۔

**شعبہ ناصرات** امراء اور کوا امیلاس کو زبانی تقریر کی مشق کرائی جاتی ہے۔ مصلح موعود کی بیچاری مضمون تیار کر کے پڑھتی ہیں۔ نئے اور نئے، اصل حدیث، با ترجمہ زبانی یاد کرائی گئی۔ اس کے علاوہ دوسری کتاب کا امتحان لیا گیا۔ سلسلہ کارگزاری کے مقاصد کے لئے مصلح موعود کی تقریری مقامات پر لکھی گئی۔ اول اور دوم آئے والی مصلح موعود کے مصلح موعود پر جمع آئے جائیں گے۔ ہر ماہ کی چندہ ناصرات میں جمع ہوتی ہیں۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب مکتبی توزیع۔ دعوت الایمان پڑھ کر سنائی گئیں اس کے علاوہ مختلف قسم کے مضامین اور تقریریں پڑھی۔

**شعبہ تعلیم و تربیت** لجنہ اماء اللہ سکندریہ آباد دکن کی تعلیم و اصلاح کا انتظام ہے۔ لجنہ کی عہدہ دار اپنی مرضی سے پڑھنے کے لئے کتب سے جاتی ہیں اور پیکرہ کو اپنی مرضی سے لیتی ہیں۔ آداب مجاہدہ کی پابندی اور لادنی تربیت کے متعلق مضامین امیلاس میں سنا لئے جاتے ہیں۔

**شعبہ خدمت خلق** مصلح موعود کی خدمت چیک کر کے حالات معلوم کرتی رہتی ہیں۔ بیماریوں کی بیماری پر مشتمل ہے۔ مرنے والے موسم میں لجنہ اماء اللہ مرکزی کی طرف سے کتب تقسیم کئے جاتے ہیں جن

**شعبہ ناصرات** امراء اور کوا امیلاس کو زبانی تقریر کی مشق کرائی جاتی ہے۔ مصلح موعود کی بیچاری مضمون تیار کر کے پڑھتی ہیں۔ نئے اور نئے، اصل حدیث، با ترجمہ زبانی یاد کرائی گئی۔ اس کے علاوہ دوسری کتاب کا امتحان لیا گیا۔ سلسلہ کارگزاری کے مقاصد کے لئے مصلح موعود کی تقریری مقامات پر لکھی گئی۔ اول اور دوم آئے والی مصلح موعود کے مصلح موعود پر جمع آئے جائیں گے۔ ہر ماہ کی چندہ ناصرات میں جمع ہوتی ہیں۔

**شعبہ تعلیم و تربیت** لجنہ اماء اللہ سکندریہ آباد دکن کی تعلیم و اصلاح کا انتظام ہے۔ لجنہ کی عہدہ دار اپنی مرضی سے پڑھنے کے لئے کتب سے جاتی ہیں اور پیکرہ کو اپنی مرضی سے لیتی ہیں۔ آداب مجاہدہ کی پابندی اور لادنی تربیت کے متعلق مضامین امیلاس میں سنا لئے جاتے ہیں۔

**شعبہ خدمت خلق** مصلح موعود کی خدمت چیک کر کے حالات معلوم کرتی رہتی ہیں۔ بیماریوں کی بیماری پر مشتمل ہے۔ مرنے والے موسم میں لجنہ اماء اللہ مرکزی کی طرف سے کتب تقسیم کئے جاتے ہیں جن

**شعبہ تعلیم و تربیت** لجنہ اماء اللہ سکندریہ آباد دکن کی تعلیم و اصلاح کا انتظام ہے۔ لجنہ کی عہدہ دار اپنی مرضی سے پڑھنے کے لئے کتب سے جاتی ہیں اور پیکرہ کو اپنی مرضی سے لیتی ہیں۔ آداب مجاہدہ کی پابندی اور لادنی تربیت کے متعلق مضامین امیلاس میں سنا لئے جاتے ہیں۔

**شعبہ ناصرات** امراء اور کوا امیلاس کو زبانی تقریر کی مشق کرائی جاتی ہے۔ مصلح موعود کی بیچاری مضمون تیار کر کے پڑھتی ہیں۔ نئے اور نئے، اصل حدیث، با ترجمہ زبانی یاد کرائی گئی۔ اس کے علاوہ دوسری کتاب کا امتحان لیا گیا۔ سلسلہ کارگزاری کے مقاصد کے لئے مصلح موعود کی تقریری مقامات پر لکھی گئی۔ اول اور دوم آئے والی مصلح موعود کے مصلح موعود پر جمع آئے جائیں گے۔ ہر ماہ کی چندہ ناصرات میں جمع ہوتی ہیں۔

ہے وہ پڑھایا جا رہا ہے۔

لجنہ امار اللہ یادگیر (دکن)

مختصر رپورٹ کارکنان کی اس راہ اجلاس ہوتا ہے تمام تر آن کریم کے بعد حضور کے خطبات اور سلسلہ دیگر کتب پڑھ کر سنائی گئیں جلسہ منسلح موجود ملنا یا گیا۔ سنیں مختلف موضوع پر مضمونیں تیار کر کے سنائی رہی ہیں۔

حرفوں کو نشان کی شہرہ تعلیم و تربیت و اصلاح پابندی کی طرف توجہ دہی گئی ہوگی نماز کے بعد قرآن کریم کا درس ہوتا ہے شعبہ خدمت خلق مضمونوں اور مواد کی سہولتوں کو ذرا کر کے پیسے سے امداد کی گئی مسافروں کو کھانا کھلایا گیا

لجنہ امار اللہ بنارس

ہر ماہ لجنہ کا اجلاس ہوتا ہے مضمون اور تقریروں کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات پڑھ کر سنائے جاتے ہیں آپ کی سیرت اور الفضل سے خطبات پڑھ کر سنائے گئے۔ جلسہ منسلح موجود ملنا یا گیا شعبہ نافرمانی ایمان پلڈوں میں باتا دہ احمدی رہی ہی اسلام کی دوسری کتاب پڑھ رہی ہیں۔

لجنہ امار اللہ سوگند پورہ حلقہ نمبر ۱

ہر ماہ میں دو دفعہ اجلاس ہوتا ہے فقہ اور مدنیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر نوح حضرت امیر المومنین کے خطبات، حدیثیں وغیرہ پڑھ کر سنائی گئیں اس کے علاوہ مختلف موضوعات پر مضمونیں اور تقریریں ہوتی ہیں۔ سیرت اربع اور موعود منسلح موجود ملنا یا گیا حضور کی داری عمر کے لئے اجتماعی دعائیں کی گئیں۔

شعبہ تعلیم و تربیت و اصلاح بچوں کو باکواز پڑھنے کی ہدایت کی گئی۔ پورٹری عورتوں میں باکرہ عشاء ادا کرتی ہیں۔ کچھ بچے باکرہ قرآن کریم پڑھ رہے ہیں۔ دعاؤں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ شعبہ خدمت خلق اساتذہ سے گویا کائنات اُن کا راستہ

صاف کیا گیا۔ بیماریوں کی بیماریاں بھی دیکھی۔ ناخواندہ کو خط لکھ دینے کے بعد بچوں کی پارہ لواری کی مرمت کے لئے بچیاں روپیہ لجنہ کے فنڈ سے دیا گیا۔ حاجت مندوں کی ضرورت کو پورا کیا گیا۔ شعبہ تبلیغ اجلاس میں فیضانِ حادی عورتوں

کو بلا جاتا ہے اور کے علاوہ غیر احمدی عورتوں کو ملاقاتوں میں تبلیغ کا موقع ملتا رہتا ہے۔

شعبہ نافرمانی اجلاس حدیث نماز باکرہ عشاء نافرمانی کی توجہ دلائی گئی۔ بچیاں ہر قسم کے چندوں میں حصہ لے رہی ہیں۔

لجنہ امار اللہ بنگال

شعبہ تبلیغ زانچوانہ ہندوں کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ حکوم ہندی فضل عمر صاحب دورہ کے وقت عورتوں قرآن کریم کا دورہ دیا کرتے ہیں۔ ان کی موجودگی میں تربیتی جلسے کئے جاتے ہیں۔ شعبہ خدمت خلق میں بیماریوں کی سہولتیں اور مریضوں کو علاج کیا گیا۔ غریبوں کو یا دل اور پیسے دیئے گئے۔ میز قریب کے طور پر بھی مدد کی گئی۔

شعبہ تبلیغ وقتاً فوقتاً غیر مسلم عورتوں کو تبلیغ کی باقی ہے۔

شعبہ ناصرات

آقا سادہ اجلاس ہوتا ہے گزشتہ سال اسلام کی پہلی کتاب کا امتحان دیا گیا سب بچیاں کامیاب تھیں اس سال اسلام کی دوسری کتاب کا امتحان دیا گیا۔ شہدہ باقاعدگی سے آتی ہیں۔ جنہ۔ نامرات ۱۷-۵۰ م جمع ہوئے۔

لجنہ امار اللہ مدراس

دوران سال میں کل آٹھ اجلاس ہوئے اور یاد جلسے یعنی جلسہ سیرت انہما جلسہ منسلح موجود ملنا یا گیا۔ یوم خلافت مختلف مضمونیں اور تقریریں ہوتی ہیں۔ چالیس چار ماہ پیسے اور کتنی توجہ پڑھ کر سنائی گئی۔

شعبہ تعلیم و تربیت و اصلاح

بچوں کو تعلیم و اصلاح مضمونیں پڑھے جاتے ہیں۔ وقت کی پابندی جموں کے نفاذ توجہ کے ساتھ ہے۔ ذکر انہما دورہ و شریف پڑھنے کی ہدایت کی گئی۔ دورہ سے سبب بارہ تک باکرہ عشاء یا گیا۔ بچے توجہ دلائی گئی۔

شعبہ خدمت خلق

اپنے اپنے معلقہ میں مریضوں کی امداد بیماریاں کے لئے کوشش کرتی ہیں۔ دیگر ناخواندہ کے خط لکھ کر دیا گیا۔

شعبہ تبلیغ

انسان آسمانی۔ تبلیغ کے لئے ہی نہیں۔ لکھنؤ میں بھی کیا گیا۔ جلسوں اور اجلاسوں میں غیر احمدی مسزوات کو مدعو کیا گیا۔

شعبہ نافرمانی

لجنہ امار اللہ کے اجلاس سے سابقہ ہر نامرات

کا اجلاس ہوتا ہے۔ کل آٹھ اجلاس ہوئے۔ بڑی بڑی لڑکیوں کو اسلامیہ اعمال سے ۳۵ حدیثیں اور ۱۲ صورتیں پڑھ دیاں یا لڑکیاں تھیں چھوٹی بچیاں کو چھ حدیثیں چھوٹی چھوٹی دعائیں۔ نظیروں کو باکرہ عشاء تھیں۔ سر اجلاس میں بچیاں لکھے ہوئے مضمون پڑھ کر سنائی ہیں اسلام کی پہلی کتاب کا امتحان دیا گیا سب کامیاب ہوئیں۔ ۹۱-۱۰۱ پر پے چندہ نامرات مرکز میں پہلی بار کیا۔

لجنہ امار اللہ شہر جھانپور

ہر ماہ لجنہ کا اجلاس ہوتا ہے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد تفسیر نوح۔ رسالہ الوصیت سیرت رسول کریم۔ سیرت حضرت مسیح موعود۔ حضرت امیر المومنین کے مکتوبات۔ سلسلہ کی دیگر کیف پڑھ کر سنائی گئیں۔ سیرت اور اسلامی مضمون پڑھے گئے۔ جلسوں کے علاوہ جلسہ منسلح موجود۔ یوم خلافت۔ جلسہ سیرت انہما سنائی گیا۔

شعبہ تعلیم و تربیت و اصلاح

بچوں کو قریم اور اردو لکھنا پڑھنا۔ نماز یاہ کوئی باقی ہے۔ اور پورے عورتوں کو قرآن کریم پڑھایا گیا۔ اب وہ ہسکی روز تلاوت کرتی ہیں۔

شعبہ خدمت خلق

۳۱-۴۰ آدمیوں کو کھانا کھانے کے علاوہ علاج کیا گیا۔ ۱۹-۲۰ دفعہ لکھے گئے۔ ایک غریب لڑکی کی خدائی کی توجہ میں بستر کر کے اور ایک چاندی اور ایک سونے کا زیور دیا گیا۔ سونے اور پانے کی طرح غریبوں میں تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے۔

شعبہ تبلیغ

آزمودگی پر تبلیغ کی باقی ہے۔ مضمون علم نبوت کی حقیقت فیضانِ حادی مسزوات کو پڑھ کر سنائی گئی۔

شعبہ نافرمانی

نماز باکرہ عشاء یاہ کوئی تھیں اپنے جلسوں میں مختلف موضوعات پر تقریر اور مضمون پڑھتی ہیں سہرا لکھی چندہ نامرات پڑھنے کے حساب سے ۱۰۱ کرتی ہیں۔ کل چندہ سال کا مبلغ ۱۷۰ روپے مرکز میں محمودیہ کے نامرات کے پانے کے علاوہ بچیاں اور سے چندوں میں ہی جمع دیئے ہیں۔

لجنہ امار اللہ جھانپور

ہر ماہ اجلاس ہوتا ہے۔ اجلاس میں سلسلہ احمدی تفسیر نوح۔ دورہ سے اصلاحی مضمون حضور کے مآز اور سنہ۔ اور خطبات پڑھ کر سنائے گئے۔ دورہ و شریف

پڑھنے کی ہدایت کی گئی۔ بچوں کو بھی تیار کر کے مضمون اور تقریریں سنائی ہیں۔ شعبہ تعلیم و تربیت و اصلاح چالیس چار ماہ سے اور نماز پڑھائی جا رہی ہے۔ بچوں کو مضمون اور تقریر کر کے پر لکھ کر سنائی جا رہی ہے۔

شعبہ خدمت خلق غریب بچوں کو تعلیم کے لئے سہولتیں دیا گیا۔ بچوں کو تعلیم کے لئے سہولتیں دیا گیا۔

مسزوات کو سلسلہ کی کتب شہرہ تبلیغ پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ ملاقاتوں میں فیضانِ حادی مسزوات کو بھی تبلیغ کی گئی۔ شعبہ نافرمانی بچوں کو نماز اور دعائیں سکھائی جا رہی ہیں۔ حدیثیں باکرہ عشاء یاہ کی ہیں۔ مضمون اور تقریر کر کے پر لکھ کر سنائی جا رہی ہے۔

لجنہ امار اللہ جھانپور

ماہوار اجلاس ہوتا ہے۔ تلاوت کے بعد سیرت مضمون پڑھے جاتے ہیں۔ سلسلہ احمدی اور خطبات پڑھ کر سنائے گئے۔ جلسہ منسلح موجود۔ سیرت انہما۔ دو دفعہ تبلیغ جلسے کئے گئے۔ غیر احمدی مضمون پڑھ کر سنائی گئی ہیں۔

شعبہ تعلیم و تربیت و اصلاح

بچوں کو قرآن اور قرآن کریم پڑھایا جاتا ہے۔ سلسلہ کی کتب پڑھائی جاتی ہیں تا احمدیت سے واقفیت ہو۔ شعبہ خدمت خلق مختلف طریقے سے ماہیتوں کی ضرورت کو پورا کیا گیا۔ ایک غریب بچوں کو شہرہ تبلیغ۔ دو دفعہ تبلیغ جلسے کئے گئے۔ وقتاً فوقتاً عورتوں کو تبلیغ کی باقی ہے۔ سلسلہ کی کتب پڑھنے کے لئے بھی دیا گیا۔

شعبہ نافرمانی گویاہ اجلاس ہوتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی دعائیں اور مضمون سکھائے گئے۔ اسلام کا دوسری کتاب کا امتحان دیا گیا۔

نوٹ: جن لجنات کی طرف سے سال کے دوران میں چندہ وصول ہوا ہے وہ درج ذیل ہیں:

چندہ ممبری لجنات امار اللہ بھارت  
بابت ماہ اکتوبر ۱۹۵۹ء تا ستمبر ۱۹۵۹ء

لجنہ امار اللہ شہر جھانپور	۲۸-۹۹
" " " " " "	۱۹-۳۴
" " " " " "	۱۴۰-۹۳
" " " " " "	۹-۸۴
" " " " " "	۶۴-۰۰
" " " " " "	۱۰-۰۰
" " " " " "	۲۵-۲۵



# دو پیشگوئیاں

## بسبب تفاوتِ راہ از گجاست تا گجاست

اردو زبان ملک مصلح الدین صاحب مابین ماہیہ ٹریفک سلاخ صاحب اور ان کا دیان

(۱)

آری سماج ان دنوں جس انتشار و منتشر کار مور و مہر رہا ہے۔ دو کوئی ڈھکی چھی بات نہیں۔ لہ کے ترجمان بانگ دہلی کا ریکارڈ اس کا اظہار کر رہے ہیں۔ چنانچہ ڈہلی کے انتخابات کا مسئلہ غالی الزف نہ ہو گا۔ چونکہ ہمیشہ کرشن جی اور شری دیر بندر جی ایم۔ اے کے لیڈنگ آرٹھیکنوں کے لئے گئے ہیں۔ چنانچہ جی نے آری سماج کی خدمات پر ہی کسر گئی ہے قریباً نصف صدی تک سر انجام دیا ہے۔ لیکن یہ کہنا ہے جا نہ ہو گا کہ ان کا ادھر ادھر پھرنے والا آری سماج اور اسکی خدمت رہا ہے۔ اور اس کے لیڈروں میں شامل ہوتے ہیں۔ اور اپنے روز نامہ پر تاپ کے ذریعہ انہوں نے ہیمنت خدمات کسر انجام دی ہیں۔ اور ان کے فرزند شری دیر بندر جی اب اس اعتبار کے ایڈیٹر ہیں۔ اور وہ بھی آری سماج کے مذاقی ہیں۔ اور یہ کہنا بھی ہو گا کہ ذرا کوئی ایسی بات اپنے من سے نہیں نکالی گئی کہ جس کا مقصد آری سماج کو نقصان پہنچانا ہو۔

(۲) شری دیر بندر جی لکھتے ہیں:-

”... ۱۹۵۲ء میں... آری دیر بانی مذہبی سماج پنجاب کا انتخاب ہوا اس وقت... تمام بیانے آری خدمت کو... پچھلے آری سماج سے نکالی جا گیا... ۱۹۵۲ء میں... پھر انتخاب ہوا اور جو کسر بانی رہ گئی وہ بھی پوری کر گئی۔ یہ انتخاب ناجائز تھا۔ اس میں ان لوگوں کو لا کر بٹھا دیا گیا۔ جو دراصل سماج کے عہدہ نہ تھے۔ جن لوگوں نے اس دھاندلی کے خلاف آواز اٹھائی انہیں برسرِ مجلس ہی بیٹھا شروع کر دیا گیا۔... آری سماج کے لئے ڈوب مرنے کا تقاضا نہیں کرتی بڑی سماج کا ہوا سماج کے نام پر ہزاروں دیر بندر جی کے اپنے پاس رکھ چھوڑے اور انکی پیٹنی ان کا کوئی مساب نہ سے... جب تمام واقعات

خدا رفتہ میں آئیں گے تو لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ لوگ جو دوسروں کو دن آتے دھرم کا ابدیش دیتے نہیں لکھتے ان کا ایک کارکن ہے! دیر تاپ مورٹھ (۱۹۵۶ء) (۱) ہمارے جی دیلانہ سماج ٹرسٹ کا ذکر کرتے ہوئے کہ اس کا پرستہ عین ہزاروں روپے ماہوار خرچ ہے لکھتے ہیں کہ ”جب تک شکارہ ایک تیرہ استحقاق نہ بن جائے اور یہ بند لوگ وہاں شردا سے جائے اور ان نہ دیتے لگیں تب تک یہ مشکل جی رہے گی اور... اسے قواسم ٹیوشن نہ سمجھا کہ ایک تیرہ بنا دینا چاہئے اس سے جاری مشکل حل ہو رہے گی“

دیر تاپ (۱۹۵۶ء)

(۲) شری دیر بندر جی آری دیر بانی لکھتے ہیں: ”سماج کے سالانہ انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے شریفی نے اپنی کے بارے میں لکھی ہے کہ:-

”پچھلے برس سماج کے امدیداروں نے حساب کتاب میں جو دھاندلی چھائی تھی وہ اس کی منظوری دینے کو تیار نہ تھے۔... اس کی اب انہیں یہ برزادی گئی ہے کہ انہیں خزانچی کے عہدہ سے ہٹا گیا ہے... کسی ایسے شخص کو اذھی کاری نہیں مایا جو کسی وقت آن کا راز ناش کر سکتا ہو۔... جس بات کے متعلق آری سماج کو خبر دار کر دئے گئے اس کا ضرورت ہے وہ یہ کہ سماج کا دھن ناجائز استعمال نہ کیا جائے بلکہ کھیلے برس کیا گیا سماج میں پوری لوگ برسرِ اقتدار آئے ہیں انہوں نے پچھلے برس بل بنا کر روپیہ وصول کیا ہے“

دیر تاپ (۱۹۵۶ء)

(۳) شری دیر بندر جی لکھتے ہیں:-

”آری سماج پنجاب میں ہمیشہ کا ایک زبردست طاقت سماج

جانا رہا ہے۔... میکان اب اسکی تکلفی کر رہا ہوا ہے۔... اس میں دھڑلے بندر زوروں پر ہے۔... باقیہ حالت میں پنجاب میں ایک... نے سماج کی ضرورت ہے... جن لوگوں کے باقہ میں اس وقت آری سماج کی باگ ڈور ہے وہ یہ کام نہ کر سکتے ہیں نہ کر سگے۔ ان کے سامنے صرف ایک ہی نقطہ ہے اور وہ ہے پنجاب کی تقسیم جو آری سماج کے لئے بھی تباہ کن ہوگی۔...“

دیر تاپ (۱۹۵۶ء ص ۳)

(۴) آری سماج میں انتشار کے

عنوان سے شری دیر بندر جی لکھتے ہیں:-

”باغیال نے آگ دی جب آتش نے کوخ جن میں نیکو تھا وہی پتے کو بڑھانے آری سماج میں جو انتشار پیدا ہو گیا ہے اسے دیکھ کر کس قدر سماجی کو دکھ نہ ہوگا۔... ہج وہ ایک مذاق کا مضمون بن رہا ہے۔ اس کے مخالفوں کے گھروں میں گھی کے چھراغ بل رہے ہیں۔ وہ اس پر چھینتا ان الزام ہیں۔ اور وہی ہی دل پر فوش ہو رہے ہیں کہ پنجاب میں ایک طاقت تھی جو کسی وقت مددوں کے اذھی کاروں کی رکھتا کے لئے سینڈ پر ہو سکتا ہے ان میں آتی تھی آج وہ بھی ختم ہو رہی ہے۔ وہ کبھی کن کی نیند سوچی ہے۔... جن لوگوں کے ہاتھ میں ہے رہنمائی کی باگ ڈور دی تھی وہ نہ رہنمائی کرنے کو تیار ہیں اور نہ ہی اس کی باگ ڈور چھوڑنے کو۔... یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے۔ صرف اسلئے کہ آری سماج کی لیڈر شپ ختم ہو گئی ہے۔... ایسی طاقت میں لوگ آری سماج کا مذاق اڑائیں تو کیا تعجب؟“

دیر تاپ مورٹھ (۱۹۵۶ء ص ۱)

(۵) ہمارے جی شری دیر بندر جی کو فریک کرتے ہوئے کہ اپنے تئیں آری سماج کی سید کے لئے وقت کو دی تحریر کرتے ہیں کہ:-

”ایسی حالت میں ایک ایسے مولد

جو مجھے آری سماج کے لئے زندگی اور موت کا مرحلو

لکھتے ہیں میدان میں کیوں نہ کیوں نہ ہو رومز (۱۹۵۶ء ص ۲) (۱) پنجاب پر دیش کا لڑائی کی نظر میں برسرِ اقتدار دھڑلے آسانی سے اس کا آڑو کار بن سکتا ہے۔... آری سماج کو آج معلوم ہو جائے کہ آری دیر بانی نہیں سمجھا کے اذھی کاری اسے حکومت کے پاس گروئی لکھتے کو تیار ہیں تو وہ ان کے ساتھ کب سلوک کرے گی۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے راز شری دیر بندر جی مورٹھ (۱۹۵۶ء ص ۲)

(۲) شری دیر بندر جی لکھتے ہیں:-

”جن لوگوں کے ہاتھ میں اس وقت آری دیر بانی مذہبی سماج پنجاب کی باگ ڈور ہے انہوں نے سماج کو دل بندی کا ایک اٹھارہ بنا دیا ہے۔ جن کا یہ نتیجہ ہے کہ آری سماج کا کام تقریباً بند ہو گیا ہے۔ لوگوں کی اس میں بھی دن بدن کم ہو رہی ہے۔... سفر دینی آری سماج کے نام سے جو کشتی قائم کیا گیا ہے۔ اس ضرورت کو ہر طرح سے چرنا رکھتے ہیں اس میں وہ لوگ مشغول ہوئے ہیں جنہوں نے اپنی راز کیوں کا بیشتر حصہ آری سماج ہی سمیٹا ہے۔... آری سماج کو ایک ایسی تباہی سے چھینا گیا ہے جس کی طرف آری سماج کے کچھ تینتا اسے جا رہے ہیں۔“

دیر تاپ (۱۹۵۶ء ص ۲)

ان انتخابات کا فلاحی عہدہ کبھی کوہ آری سماج کی نظر میں آری سماج پنجاب کے لئے کڑا دھڑکا ہوا ہے۔ چھینتا ہے ان جنہوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی انہیں آئندہ عہدہ دیا۔ ہی نہیں مٹا کر تارا ناخوش نہ کرے اور دھاندلی پر دست دہلے ہی وہ بارہ برسرِ اقتدار آئے ہیں جو آری سماج کے لئے تباہ کن ہوئے۔ آری سماج جو ایک زبردست طاقت سمجھا جاتا تھا اس کی تنظیم کو دور دوری سے آری سماج میں انتشار رہے ہو گیا ہے۔ ایسے عہدہ داروں کے باعث مختلف کے گھروں میں گھی کے چوران جن رہے ہیں۔ دھاس پر چھینتا ہو رہے ہیں۔ ہر عہدہ دارانہ رہنمائی کرنے کو تیار ہیں اور نہ ہی باگ ڈور چھوڑنے کو آری سماج کی لیڈر شپ ختم ہو گئی ہے۔ وہ آسانی سے دوسروں کا لڑو کار بن سکتے ہیں۔ عہدے داروں نے انہوں کو دل بند

کا لکھاڑا بنا دیا ہے۔ آریہ سماج کا ایک تقریباً بیس ہونگا ہے۔ لوگوں کی اس میں دلچسپی دن بدن کم ہو رہی ہے۔ وہ زندگی اور موت کے مرحلہ پر پہنچ چکے ہیں۔ دیانند جی کے مقام ولادت کے مقام کو ترقی ترقی بنانے کی کوشش ہے یہ عالی ہے کہ اس کے لئے جو تین ہزار روپے ماہوار اخراجات کا انتظام کرنا مشکل ہو رہا ہے۔

ان حالات میں ان لبرلوں نے جنہوں نے اپنی زندگیوں کا بیشتر حصہ آریہ سماج کی سیوا میں گزارا ہے۔ رشرو منی آریہ سماج کے نام سے ایک الگ سمجھا نام لکری ہے تاکہ اس موت و حیات کی کشمکش سے آریہ سماج کو نکال کر اس میں حیات نوکرا رہ چوینک دی جائے کیوں جن کا قبضہ آریہ پر ہی مذہبی سمجھا رہے۔ ان کا کہنا ہے کہ رشرو منی آریہ سماج میں تمام دکلاؤں کے ہیں تاکہ دنیا ڈالا جائے۔ ورنہ مقدمات کئے جائیں لہذا اس سے قبل ہی مقدمہ بڑی تک ذہن پر پتہ چلی تھی چنانچہ مرید بران روزنامہ ملاپ جالندھر میں آریہ سماجی لیڈر مشہری جلد ہی ہر مدعا حق نے رشرو منی آریہ سماج کے قیام پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ

”اس سماج کی یوزین محض مذہب اور سٹنٹ سے زیادہ اور کچھ نہیں۔ اور اس کا مقصد آریہ جنت کو گراہ کر کے ان سے وہ پرچار کا ہنڈ بنا کر دھن بڑھنا ہے۔“

سٹنٹ رپورٹ لکھتا ہے کہ ”آریہ سماج کی تمام کوائف و عہد سے چھ جانے اور آریہ سماج سے نکلنے کے لئے محض

علی الصلوٰۃ والسلام کی ذیل کی پیشگوئی مسلمانوں کے لئے جو مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر سیکھا ہے۔ یہی کی تھی۔

”یاد رکھو بغیر دو عاقبت کے کوئی مذہب نہیں لکھا اور مذہب بغیر دو عاقبت کے کچھ بھی نہیں جن مذہب میں اور رد عاقبت نہیں اور جس مذہب میں عدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں اور صدق دھماکا ر دے نہیں اور آسمانی کشش ان کے ساتھ نہیں اور فرق العادت تبدیل کا کونز اس کے پاس نہیں وہ مذہب مردہ ہے اس سے مت ڈرو۔ اور بھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب کو نالود ہو تے دیکھ لو گے۔ کیرتھوہ مذہب آریہ کا مذہب ہے نہ آسمان سے اور زمین کی ہاتھ پٹی کرتا ہے نہ آسمان کا۔ پس تم خوش ہو۔ اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔“

ذکر الشہادتین صفحہ مطبوعہ ۱۹۰۳ء

قاری کرام پر عیاں ہے کہ یہ پیشگوئی کس نشان سے پوری ہو چکی ہے تبند خود آریہ سماجی اس کا اقرار کر رہے ہیں۔

(۲)

دوسری طرف ہم آپ کو پندرت لیکھرام صاحب کی ایک پیشگوئی مانتے ہیں پندرت جی نے حضرت عمرؓ کا بیان کیا ہے اور آپ کے ہاندان کی تنبیہ کی پیشگوئی ذیل کے الفاظ میں کی ہے۔

”آپ کی ذہنیت بہت جلد منقطع ہو جائے گی غایت درجہ ۳۰ سال تک تہرت میں گ... خدا کہتا ہے پندرت اور تک قادیان میں پندرت وقت دوارسی کے ساتھ کچھ تذکرہ رہے گا پھر معدوم محض ہو جائے گا“

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۵۰) حضرت باقی سلسلہ احمدیہ نے لکھا ہے تاریخ ۱۲۰۰ھ میں جیز صحت کے ناک ایک ذرند کے لولہ کی عمر ماہنامہ الہی فتح کی اور تباہ کیا یہ لڑکا ذرند کے اندر زبیر پیدا ہوا کہ اسے

متعلق پندرت لیکھرام نے لکھا۔ ”پہلے یہی ایمان ہو گیا کہ میں جس کا آپ کی ہوی زندہ رہے گی۔ ہمارا اہم نام تو تین سال کے اندر اندر آپ کا سب قائم تلاتا ہے۔“

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۵۰) یہ پیشگوئی جس طرح غلط ثابت ہوئی اس پر کسی دلیل لانے کی ضرورت نہیں۔ کوئی شخص بھی اس کے پورا ہونے کا دعوا نہ کرے گا۔ حضرت ادریس کی ذہنیت طیب کے افراد مع احوال در ادوار کچھ دوسرے زیادہ ہو چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں دین و دنیا میں بہت اعزاز عطا کیا ہے۔ پندرہ چندہ جانتے کے عملا وہ صرف تحریک جبریل کا چندہ ہی حضرت کے ہاندان نے اس سال میں ترقی پونے تین لاکھ روپہ ادا کیا ہے جو شک رشہ سے بلائے اور اس کا حساب کتاب ہی سال دار چھپ چکا ہے۔ حضرت ادریس کے لئے صاحبزادہ ایبہ اللہ تعالیٰ نے سزا دینے جماعت کی زمام نفلت کا سیلاب نفلدیر سنبھالے ہوئے ہیں اور سبھیوں کو نفلت میں جو عین قائم ہو چکی ہیں۔ سنا بدلتھیر ہوتی ہیں۔ اور غیر زبالوں میں تسمان جید کے تاج ہوئے ہیں۔ اور مزید جو رہے ہیں۔ سبیکوڑوں میں دیر چارک

فقیہ کو نیاک دے کر اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور لقا احمد پوپ کے اخبار کے خصوصاً مغربی افریقہ میں عیاشیت سے دس گنا کامیابیوں کا اقرار کیا ہے۔ ہم دور کیوں جائیں ان حالات میں جن میں مشرقی پنجاب مسلمانوں میں گزرا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چاعت احمدیہ کا مرکز اپنا کام کر رہا ہے اور کامیاب طور پر کر رہا ہے۔ بیسیوں پرچارک یہاں سے تیار ہو کر ہندوستان پھریں پرچار کر رہے ہیں۔ ہزاروں روپہ کا لٹریچر منتشر و پناؤں میں شائع ہوتا ہے۔

باوجود اس کے اگر مشہری شائق پرکاش جی ایویٹک آریہ بدعتی مذہبی سمجھا تو اب یہ لکھی کہ ”آریہ سماج کے قائم کے متعلق ان کی پیشگوئی بھی لایین ہے حق یہ ہے کہ احمدیت دم توڑ چکی ہے اور آریہ سماج شان کے ساتھ زندہ ہے اور ترقی کی منز میں طے کر رہا ہے۔ بڑا ہوا ہے۔ بڑا تاپ پڑا ہے۔ تو ان اسے باور کو لگایا ہے۔ شک آفت کو خود ہویہ نہ کہ غلط ہو گیا

### اخبار بدعتی اشاعت اور اجتماعات کا فرض

اخبار بدعتی برپا کرنا ہی سے ہندوستانی اجاب جماعت کی خدمت لگایا ہے۔ اس اخبار کی اشاعت کو پڑھانے اور اسے ہر طرح جماعت کے لئے مفید و کارآمد بنانے کے لئے اجاب کے تعداد کی ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت علیؓ نے ایبہ اللہ تعالیٰ سے اس اخبار کے اجراء کے موقع پر یہ بیجا جماعت کے نام ارسال فرمایا اس کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے جس قدر سے فرمایا۔

میں نے سیدنا محمد بن احمد قادیان کو بار بار ہدایت کی کہ وہ کم از کم ایک ہفتہ وار اخبار قادیان جاری کرنا شروع کریں تاکہ قادیان اور ہندوستان کی دوسری جماعتیں میں اعلان و اتحاد پیدا ہو۔ مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ بدعتی کے نام سے ایسے اخبار کے جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

میں نے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اخبار کو بہتر کام کرنے کی توفیق بخئے اور ایسے اخبار کو چلانے والوں کو نظری اور باطنی علوم عطا کرے جن سے وہ قوم اور ملک کی صحیح راہنمائی کر سکیں اور جماعت کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اخبار کو مزید کرا اخبار کی اشاعت کو وسیع سے وسیع کرتے چلے جائیں اور ملک کے ہر گوشہ میں اسے پھیلا دیں یہاں تک کہ ہر اخبار روزانہ ہو جائے اور وسیع الاثاعت ہو جائے گا

(بدعتی اخبار)



# احمدی جماعت اور میں

مذہب بالا عقائد سے منسلک بنانا خودی نے اپنے مؤقر پر نگار ثابت ہے۔  
دکریں حسب ذیل ڈٹ ثابت کیا ہے۔

اول اصل جب میں نے انگت شدہ کے "تھرا" میں احمدی جماعت کے متعلق اپنے خاطرات کا اظہار کیا۔ تو میں مانتا تھا کہ اس کا رد عمل کچھ نہ ہوگا۔ چنانچہ میرے پاس لوگوں کے خطو ڈالنے شروع ہوئے جن میں اکثر میرے نبیل کی تردید میں لکھے گئے تھے۔ لیکن بغیر کسی دلیل کے اور بعض ایسے بھی تھے۔ میں نے بعض حالات و حدائق کو لکھ کر مجھ سے مخاطب کیا تھا کہ میں اس جماعت کے متعلق اپنی رائے دالوں۔ پھر اس قسم اول کے خطو ڈالنے سے نزدیک کر دیا کہ میں اس طرف سب و شتم سے کام لیا گیا تھا لیکن دوسری قسم کے خطوں میں سے ایک خط میں نے ذمہ لکھے "تھرا" میں شاکر کے اس کا جواب بھی دیا اور معلوم نہیں معترفی پر اس کا کیا اثر ہوا۔ لیکن میرے اس جواب کو دیکھ کر بعض دیگر حضرات کے خطو طر فرد ایسے موصول ہوئے جو کہ میں نے انہیں اس نیکوئی کے متعدد پہلوؤں پر اظہار و شہادت کا مجھ سے مطالبہ کیا تھا۔ دیکھو ہلو اس سے قبل میں انہیں سے سانسے اسے منگوا کر دیکھا گیا تھا۔

۱۔ مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ تہذیب جدیدیت کہاں تک جائز و درست تھا۔  
۲۔ کیا ان کا دھڑا لٹے ظلی نیرت واقعی قابل اعتناء ہے اور نہیں؟  
۳۔ کیا وہ اپنی سیرت و کردار کے لحاظ سے داعی اس کے جتنی تھے کہ انہیں مجدد، ہدی، منیل روح اور عزیز شریقی بھی کہہ سکیں گے۔  
۴۔ کیا ان کے لائق ارشادات و افحی کوئی ایسی اہمیت اپنے اندر رکھتے ہیں کہ انہیں ائمہات ربانی سے تعبیر کیا جائے۔  
۵۔ کیا انہیں وسیع و عروج ہدی کے بارے میں جو امام دینیت یا داعی ہیں وہ قابل تسلیم ہیں اور کیا ان کے شیخو نظام مرزا صاحب اپنے آپ کو ہدی مخر و مکنہ درست ہو سکتے ہیں؟  
۶۔ کیا انہوں نے یہ نہیں کہا کہ احمدی جماعت کے افراد انہیں غیر احمدی کی افتخار رکھیں اور ان سے اپنی رائیوں کی

شادیاں کریں؟ اگر یہ صحیح ہے تو کیا اس کے سنے یہ نہیں ہیں کہ وہ اپنے نوا دوسری مسلم جماعتوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔  
۷۔ کیا قرآن پاک کی تفسیر کے سلسلہ میں اس جماعت کی معنی سازیاں خود متن قرآن کے منافی نہیں ہیں۔  
۸۔ کیا اس جماعت کی تبلیغی کوششوں کی سبیل کسی فاسد افلاک و روحانی اہول پر قائم ہے یا وہ حق گوہ بندی ہے۔  
۹۔ ان کے مشن نے جس وقت تک چلے گا کیا ہے کہ وہ اپنی کیفیت کے لحاظ سے بھی اشد ہی اہم ہے بنتا کیسے کے ہے۔  
۱۰۔ کیا ان کا سلسلہ طلائت حق تعالیٰ صیاح پر مبنی ہے یا روحانی و افلاک صلاحت پر مبنی۔  
۱۱۔ کیا میرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ جدیدیت، سید محمد جنوری کے دعوے اور اسے جدیدیت سے علیحدہ کوئی چیز ہے۔ اور اگر ایسا ہے تو یہ چیز کون سا ہے یا وہ امام سوال جس کا تعلق صرف میری ذات سے ہے اور مجھ سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ  
۱۲۔ کیا میں احمدی جماعت میں شامل ہو جائے گا اور وہ لکھتا ہوں۔ اور اگر یہ بیچ ہے تو میرے موجودہ عقائد اور احمدی جماعت کا تقاضا اشتراک کیا ہو سکتا ہے۔  
اس میں شک نہیں کہ یہ قسم سواست اپنی اپنی جگہ فاسی اہمیت رکھتے ہیں اور مجھے ان سے بے غلیغیرہ علیحدہ گفتگو کرنا ہے۔ لیکن فی الحال درمیان میرے سامنے قائل ہیں۔ ایک یہ کہ میں اب تک احمدی جماعت کا پوری تاریخ کا مطالعہ نہیں کر سکا۔ چوں کہ گو پیٹروہ میں کہتا میں میری نگاہ سے گزر چکی ہیں اور دوسرے یہ کہ اگر میں اس سلسلہ کو شروع کر دوں تو قریباً تمام احمدی جماعت ہی تک محدود نہ رہے گی۔ بلکہ اس سلسلہ میں مجھے حال و عامیہ کی تمام مسلم جماعتوں کی تحریکات کا بھی جائزہ لینا ہوگا۔ روایات و احادیث پر بھی گفتگو کرنا پڑے گی اور اس کے ساتھ بعض قرآنی آیات پر بھی

عزیزانہ ہوگا۔  
ظاہر ہے کہ یہ کام بڑھ فرسنت چاہتا ہے۔ جو مجھے فی الحال قابل نہیں۔  
تا میں ہی میرا بھی چاہتا ہے کہ ایک بار مکمل کر اس موضوع پر گفتگو کر سکوں۔ اور یہ کہتا ہے کہ میرا بیٹوئی کسی وقت مجھے اس پر مجبور کر دے۔  
بارہا خیال آیا کہ چند دن کے لئے تاویث کا بار لڑنے میں قیام کر کے ان حضرات سے تبادلاً غیہ لڑتے کی جرأت کروں۔ یا کسی احمدی عالم کو اپنے پاس بلاؤں اور اس سے باہر نہ گفتگو کر کے کسی نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش کروں۔ کیونکہ اس سلسلہ میں مجھے بہت سی باتیں پوچھنا پڑیں گی۔ اور ان کا جواب دی ہنر سے سکتے ہیں۔ لیکن اب تک اس ارادہ کی تکمیل نہیں ہو سکا۔  
پہر حال میں تمام مستفسرین کو اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں ایک بار میں قطعی ارمانی گفتگو ضرور کر دوں گا۔ اور یہ سوال حمت کا نہیں بلکہ حق و موقع و وقت کا ہے۔ لیکن ان سوالوں میں سے کچھ اب سوال کا جواب دینے کے لئے میں اب بھی تیار ہوں۔  
میرے متعلق یہ سوال کہ میں کسی وقت احمدی ہو سکتا ہوں یا نہیں۔ اسی وقت پیرا ہو سکتا ہے جب پہلے مجھے مسلمان سمجھ لیا جائے یا کہ اگر یہ

## مستورات

# حقیقت پسندی

کے اس کو زمینیں ہوں۔ برسر عقدا ساری دنیا کو منگوس اور مسلمانوں کی کوئی روایت پرست جماعت ایسی نہیں جو یہ کہ اسلام ایمان کی طرف سے شکوک ہو۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ احمدی جماعت کو جس اس سے مستحق قرار دیا جائے۔ چنانچہ میرے متعلق حسب سے پہلے ہی طے ہوتا ہے کہ میں مسلمان ہوں بھی یا نہیں۔ احمدی یا غیر احمدی کا سوال تو اس کے بعد نہیں یا ہوگا۔ حالانکہ جہاں تک خود میرے یقین و اذعان کا تعلق ہے میں اپنے آپ کو بہت اچھا مسلمان سمجھتا ہوں۔ اور اسی دعوے کے ساتھ کہ:  
لبیٰ نہ نایب آزاد راہ ہاں ہاں  
بشرطاً تکران گفت نامہ لاف  
اور میں نے کفر اسلام کی وہ بحث جو خطو بانی سے جو خدا کے سزایں دینے تشریحی تھی پر ہاں کہ ختم ہوتی ہے اور مجھے غلط اظہار کی طرف سے سزا دی گئی ہے۔ اس کو بچنے کی خاطر لکھنا چاہیے کہ اہانت تک احمدی جماعت کا جو لہر پھری گیا ہے کہ نہ ہے اس میں ضرور خدا کے اس تشریحی تھوڑے اشارات تھے کہ میں تمہارا مسلمان مجھے میرا غلام احمد صاحب کے دوسرے جدیدیت و خودت ظل و غیرہ پر بخور کر کے دیکھنا ہے کہ میرے ان کے مذاہب کی کئی ذکا تو نہیں اور پیرا کہ انہیں سے کہ وہ کونسا نقطہ اشتراک ہے جس پر میں اور وہ دونوں حلقہ ہرکتے ہیں۔  
رنگارنگ ہر شہدہ حضرت

ایمان لیتے لال پورا بتا اور ذمہ داری میں مکتوب لکھنے سے ایک اقتباس نقل کر کے لندن بالامولانا عبدالمہد صاحب دریا دی سے جوڑا گیا ہے وہ جیکل صورت میں جوڑے دیئے ہے۔  
پاکستان کے ایک باادقت دینی بیرو کے مکتوب لکھنے سے ہے۔  
"میرا یہ عقائد باقی حضرات کا بہت اثر و سرور ہے۔ لندن کے قریب سب جہاں نماز عید میں ادا ہوتی ہے تو باقی حضرات کے ہتھیار سے اسلام کی اشاعت کے امکانات پر بخار بہت کریں۔ باقیانی جگہ اپنے تسلیم یافتہ ہونے اور اسلام سے دور ہونے کے باعث جو بیرو حاصل کر رہے ہیں۔ جو لوگ دوسرے ملکوں سے ایمان تسلیم کے لئے آتے ہیں وہ یہاں کے دلیر بیرو ہیں۔ جو کہ وہ جاتے ہیں کسی نام فائل کے ٹیکوٹوں کا سلسلہ شروع ہو گا جو لوگوں کو متاثر کرے گا جو جلیجے گا کام شروع ہو سکتا ہے۔"  
اصطلاحاً تو ان اشاعت کا ایک حلقہ خورشید گوار ہوں یا لا طرٹ گوارا پھر صلی حقیقت پسندی کا تقاضا ہے کہ لڑائے چکر جائے اور پھر اسباب و تلابیر پر غور کیا جائے ان کی طرف سے آنکھیں بند کر لینا اور انہیں جھٹلاتے دینی نہ کوئی دینداری سے نہ افشا مندی۔  
(صدق جید مکلف ہمارے ہر شہدہ)

# یوم التبلیغ کے متعلق بعض ضروری ہدایات

از محرم جناب نانمر صاحب عت تبلیغ قادیان

جیہ کہ اصحاب کو معلوم ہے مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۵۹ بروز اتوار یوم التبلیغ منایا جا رہا ہے اس دن ہر احمدی کا دھڑ بھنگ چکر تبلیغ ہوگا اسکے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس دن کسے لئے تبلیغ ہدایات اصحاب کو اس تک پہنچادی جاویں۔

یوم التبلیغ ۱۹ دسمبر سے منایا جا رہا ہے۔ اس کے اجراء کے متعلق جو فیصلہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ اس کا اعادہ اس جگہ زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ اس شان و شوکت پر یوم التبلیغ کے متعلق یہ معاملہ زیر غور تھا کہ اس دن جیسے ہوں یا انفرادی تبلیغ ہو۔ آراء انفرادی تبلیغ کے حق میں بہت کھلیں۔ چنانچہ مختصر سے فرمایا۔

"میں اکثر بیت کے حق میں فیصلہ کرنا ہوں جسوں کے خواہر ہوتے ہی مگر احمدی بنانے کے لئے جس بات کی ضرورت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ سوال ہوں حضرت تقی رہنے سے والے کے لئے ایسا اوقات وہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتے جو اس کے دل میں کھینچتے ہوں اور نہ ہی جواب اس کے سامنے بیان ہوتے ہیں لیکن انفرادی تبلیغ میں ہر شخص کسی کو کہتا ہے ہاں ہر روزی سے کہ تمہارے لئے وہاں کے لئے ہر احمدی اس دن تبلیغ میں مشغول ہوئے۔ اگر کوئی نہ رہ جائے اس ضمن کے لئے اس قسم کی ذہنیت میں قائمی پائے ہر جہاں عمت سے لست تیار ہوں میں یہ دوسرے چوک کھتے لوگ ایسے جو گوہر بزرگ دعوت ہاں پائے ہر جگہ کے تبلیغ کو پس کھتے لایے ہیں جو بازار میں لوٹے ہوئے تبلیغ کو پس کھتے ایسے ہی جو پھر سے باہر جا کر تبلیغ کو پس کھتے ایسے ہی جو گاؤں میں تبلیغ کو پس کھتے ایسے ہی جو اس قسم کی لست میں ہوتے تو یہ اس کے مطابق کام دیکھا جائے"

مختصر ذرا ہاں ہدایات پر سیکرٹریان تبلیغ کو توجہ کرنی چاہیے اور جماعت کے صدر صاحبان کی امداد سے مندرجہ بالا امور کو طے کر کے والی ہر نہیں تیار کرنی چاہیں تاکہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مشاہد کے مطابق تبلیغ کی جاسکے بعض اصحاب یوم التبلیغ میں دیہات میں یا باہر میدانوں میں بے کار پھر کر وقت ضائع کر دیتے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے بلکہ دیا مشاہد ان طور پر پورے اہل اس سے یہ کام کرنا چاہئے تاکہ اسے بھی سنے سے نجاتی کا انتظام ہو تبلیغ کرنے والے اپنی رپورٹ میں دیں اور لوگ اپنی کرنے والے اپنی رپورٹ میں پیش کریں۔

اس وقت پر تبلیغ کا ایک بڑا ذریعہ ریڈیو کیوں کی اشاعت بھی ہے۔ چنانچہ اس ضمن کو مد نظر رکھتے ہوئے نظارت دعوت و تبلیغ سندھ منسائیں کے ریڈیو چارٹرڈ کوارٹر کے جائے ہیں۔ اس دفتر بھی ایسا کیا جائے گا اور جماعتیں کو سٹیشن کی بکٹ کھانہ لٹریچر قیمتیں خرید کر تقسیم کریں اور ڈاک خرچے میں ہوا اس تاکہ اشاعت اس رقم کے مزید لٹریچر مشاہد کے لئے اور یہ حدت جاری ہوگا۔ مگر سٹیشن کی تقسیم میں بہت احتیاط ضرورت ہے۔ بے احتیاطی کی وجہ سے کسی ریڈیو مشاہد ضائع ہوتے ہیں۔ اسکے طریقوں کی تقسیم میں احتیاط کو مد نظر رکھا جائے۔ اہل اس لئے طریق پران کی تقسیم کی جاسکے تاکہ اسکے والا سے ضائع نہ کرے۔ مدعو خود پڑھنے اور ہونے کے لئے کسی کو پڑھنے کے لئے دے۔ ریڈیو کا بارشٹ وقت ایسے الفاظ کو دیتے یا نہیں جن سے بہر مشاہد پورا ہوا ہے۔ مناسب مشاہدات پر ریڈیو کی تقسیم سننا بھی دیتے یا نہیں۔ معزز تقسیم یا نہ تقسیم اور گاؤں کے بڑے بچے لوگوں میں ہائے حاجی۔

ریڈیو ایک مشرف ہونے ہوتا ہے جس میں تمام امور ملاحظہ آجاتے ہیں۔ اور اسکے والے پر گزارا نہیں گذرتے۔ اور نہ بہت وقت خرچ ہوتا ہے۔ اسکے لئے اگر اصحاب ریڈیو کی اشاعت پر توجہ دیں تو تبلیغ میں بہت مدد مل سکتی ہے۔

ریڈیو کی تقسیم اور جلیقہ گفتگو نہایت نرمی اور تہذیب سے کی جائے اور کچھ سوال کو قبول کرنا نہیں ہائے۔ بلکہ اس ضمن طریق پر کام کیا جائے۔ اور تبلیغ صرف ان لوگوں کو کی جائے جو بہت ہیں۔ ہاں ایسی صورت پیدا کیا جائے تاکہ سنے والے بھی سنے میں اور ناگوار اور دماغی لطف کے جذبات نہ رکھنے والے عملی متوجہ ہوں یا نہیں لیکن اگر کوئی تہذیب و شرافت سے جاری ہوگا اشاعت کریں تو ایسے لوگوں کو خطاب نہ کیا جائے۔

یہ بھی مد نظر رہے کہ یوم التبلیغ کے آئندہ تبلیغ کے لئے ضرورتہ صاف کرنے والی جاسکے ایسی لائبریریوں جو آئندہ جو قائم رہیں اور تعلقات اور اچھے اور خوشگوار پیدا ہو جائیں۔ ہر حال احمدی جماعت کی طرف سے یہ دن ایک محبت و صلح پھیلائے اور باہر تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے مدد کر کے گئے ہیں ان دونوں میں سختی برداشت کر کے نرمی دکھانا ہر بار اہل حق ہے۔ و بائنا التوفیق

## رپورٹ کارنگذاری لجنہ امارات و رقبہ ص ۲۴

چند ممبری لجنہ امارات و رقبہ

لجنہ امارات و رقبہ	۱۲-۲۳
" " " " " "	۵۰-۲۸
" " " " " "	۲۵-۳
" " " " " "	۲۵-۶
" " " " " "	۱-۱
" " " " " "	۲-۹
" " " " " "	۲۲-۱
" " " " " "	۲۵-۲۴

## وصول شدہ چترہ برائے تعمیر مسجد ماہ العزیز ماہ ستمبر ۱۹۵۹

لجنہ امارات و رقبہ قادیان	۹-۲۱۶
" " " " " "	۵-۰
" " " " " "	۲۸-۰
" " " " " "	۵۰-۹
" " " " " "	۱۱-۹۲
" " " " " "	۲-۱۱
" " " " " "	۱۱-۵۹
" " " " " "	۱۱-۰
" " " " " "	۱۱-۳۰

مختصر معلقین

مدارس	۱۰۰-۱۰۰
حیدر آباد	" "
روکن	۲۸۹-۶۲
یادگیری	۶۲-۱۴
کل میزان	۴۶-۱۱۲۶
چند سالہ گذشتہ	۹۶-۲۱۶
کل میزان	۴۲-۲۳۲۳

## موجودہ زمانہ میں وحانی اقدار کی ضرورت

دلچسپ و متفقہ بنیاد کی حجت کے طور گناہ پر قائم نہ رہے۔ اور اس بات کی طرح مست ہر جگہ مال انار کر کے بھی سانب ہی رہتا ہے۔ موت کو یاد رکھو۔ کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے۔ اور تم اس سے بے خبر ہو۔

اصلاح عمل اور ہماری ایم پی کے ہر شخص کو ضروری ہے۔ اس کو زندہ کرنے کے لئے اپنے فعل سے اصلاح ہے۔ اس وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت بخشی ہے۔ اور جس نے اپنے خدا کے ساتھ دین کو دنیا پر منتہا کرنے کا عہد کیا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ صحیح رنگ میں اپنے مقام اور ذمہ داری کی عظمت کو سمجھ کر اپنے انکار و کردار کو اسلامی اخلاق کے پاکیزہ سانچے میں ڈھالے اور پورے اخلاص و تعاون اور قربانی کے ساتھ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تکمیل کے کام میں حصہ لے کر وہ عبادت کے اشتہار کا باعث بنے۔ کہ جو خیر خیر خیر بنا رہے ہیں۔ جو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اور حقیقی اسلام اور احمدیت کا امتیاز یہ ہے۔ کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ اور ہم سب اس کے لئے سوچنے اور دیکھنے والی بات سے۔ کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کے اعتبار سے کیا کرتی کی ہے۔ کہ جو اگر اس سے ہمارا مشن استوار ہو جائے۔ قاتل اور ایسا اللہ لاخوت علیہم ولا ہمہ یحذرون کے مطابق دنیاوی علم و انکار سے ہٹا کر خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم ہو سکتے ہیں۔

اس حیات مستحرام میں اگر ہم خود اپنا محاسب کر لیں۔ اور اپنی موت کا تصور بھی اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھیں۔ تو گناہ پر تیری نہیں ہو سکتی۔ اور ہم ایک پاکیزہ طاقت اور روحانی زندگی گذار کر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکتے ہیں۔ کہ جو ہمیں ہماری زندگی کا سب سے اول اور سب سے آخری مقصد ہے۔

## مولوی عبد الرحیم صاحب لکھنؤ سابق اسپیکر بیت المال کے متعلق

### ضوری اعلان

اصحاب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعجاز کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مولوی عبدالرحیم صاحب لکھنؤ کو بعض شکایات کی بنا پر اسپیکر بیت المال کے عہدہ سے فارغ کر دیا ہے۔ اور وہ اب صدر انجمن احمدیہ کے کارکن نہیں ہیں۔ لہذا کوئی احمدی دست ان کے ساتھ جماعتی لین دین نہ کرے۔ اگر ذاتی حقوق سے متعلق ان کے ساتھ کوئی معاملہ کسی دست کا ہو تو وہ بدریہ نضامین دادرسی فرمایا۔

نظرًا صدر انجمن احمدیہ قادیان



### جلسہ لائے کے مصنف ایام میں

اصحاب کرام اور جن جن کی ذات سے ہمیشہ روضہ استقامت سے دعا موصول ہوتی ہے ایسی تمام روضہ نگاروں کے لئے دعا کی ہر قسم تیار کر کے جلسہ کے آخری دن دعا کا اعلان کر دیا جائے گا۔

جو شخص ایام میں ملے اس کے متعلق بہت سے کام ہوتے ہیں اس لئے خطوط کے ذریعہ جواب دینا ممکن نہیں۔

اس لئے نئے تمام اصحاب اور جن جن سے دعا فرما رہے ہیں نظر اعلیٰ و تبلیغ قادیان

### اظہار تعزیت

۱۹۵۹ء میں داروغہ جہت امیر مسجد آباد نے حضرت علامہ شہزاد صاحب خانی مردم کی فرزند بچھی جو بیستم صفت امیر آباد نے پڑھائی اسکند کاکا نے بہت سے خطوں کو مرہوم کی شہادت کا ثبوت دیا ہے۔ اذنیہ مردم کی مشرف نداشتے۔ جماعت احمدیہ اسکندریہ اور مردم کے متعلقین سے تعزیت کا اظہار کر رہے ہیں۔

برضا گلزئی بکری مرزا سکندر آباد

امیر الکونین کو روکس ادعا چار روپے  
محافظ امیر اختر کورس کل ۳ روپے  
قرص بے نظیر کورس ادھا پانچ روپے  
امیر غازی مسیحی ۱۰ روپے  
زوق عاشق کورس کل ۵ روپے  
لیکچر کورس کورس ۱۰ روپے  
دروانی خانہ الکونین قادیان

### سلسلہ کانا یاب لطیف

تفسیر کبریٰ حافظہ البقرہ کے اکثر کتب از سرورہ بیس با سورا کتب 5 روپے مردم طراد انبار و شرف  
سورہ ج ۱۰ سورہ براء دم ۱۵ سورہ شمس ۱۵ سورہ عنایت ۱۵ سورہ کافرون 15 روپے  
۵/۱۰ انگ انگ مجلی نکلے تفسیر معین 2 روپے پانچ روپے /3 کتب 23 روپے  
پانچ کتب کا پوراٹ معنی بیری محدثین صاحب ۵۔ الفیض 1913 تا 1944 تک جلدوں  
۵۰۵۰۔ متفرق ٹائپ 20 عدد 1950 تا 1965 فی ٹائپ 25۔ ریبو 20 عدد 1950 تا 1964 کا پورا  
سٹ فی ٹائپ 8/2۔ انگریزی ریبو متفرق ٹائپ 15 متفرق پیر پیاٹ 16۔ فی پیر اور ریبو  
فی پیر مراد و تفسیر تمام ٹائپ فی ٹائپ 12۔ رتوان قادیان فی جلدوں 2۔ تسمیہ لا ذہان فی جلد  
12 مسبار فی جلد متفرق 8/2۔ قرآن مجید مترجم حضرت محمد اسحاق صاحب 12 روپے  
مترجم مولیٰ نظام احمد صاحب دہلی 9/2۔ قرآن مجید مترجم شریف اکتب حضرت سید محمد علی  
اسلام حضرت نوبختی اسحاق ایبہ املیہ لکھنؤ و دیگر کتب سلسلہ موجود ہیں قرآن تفسیر  
آنے پر پالی مولیٰ سر کتب ہیں بنگالی کے ڈیو سنگھ لکھنؤ ریبو کے شیخ کا نام قرآن  
فراویں سنا کر لیکر کم ڈیو ہونیو تکرار تیار شیخ مع اصناف 15 روپے میں نکلے۔ آدھی  
قیمت پیش رسالہ کوئی ہونگى حصول ڈاک بڈر خریدو۔

### ابوالمیزخر الدین مالاباری درویش قادیان

**قادیان کے قدیمی دوخانہ کے مفید مجربات**

زوجا عشق جو جسم میں غم و بے چینی اور بے چینی کا علاج ہے جو اس کے لئے مفید ہے ایک ماہ کا کورس سترہ روپے  
تربیاق سل پران کھانسی کے لئے مفید ہے ایک ماہ کا کورس بارہ روپے  
حب مراد بے چینی اور دل و دماغ کی تفریق کی خاص دوا درواغی تفکیک کو دور کر کے  
سے متعلق ہے قیمت کل کورس چار ماہیں روپے روپے۔  
نوٹ: جان کے علاوہ دیگر مفید اور دوا درویش قادیان کے ہر قسم سے طلب کریں  
ملنے کا پریجا ریبو اور تنہا لیبہ (دوا) خدمت خلق قادیان مینا

### مندرجہ ذیل احباب کا چند اخبار بدہانہ دسمبر 1959ء میں ختم ہے

۱۱۳۱	مکی محمد عثمان صاحب سوہگ شملہ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۰۹	ڈاکٹر محمد سعید صاحب ایف بی اے ایس جے پور سوات	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۳۶	محمد تقی صاحب باسند پور	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۳۷	محمد عبدالکلام صاحب حیدر آباد	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۳۸	محمد عبدالغنی صاحب مینہ کٹھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۳۹	محمد امداد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۴۰	محمد احمد صاحب مینا ریبو کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۴۱	سید فضل احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۴۲	سید محمد احمد صاحب پورٹل ایس جے پور کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۴۳	ڈاکٹر محمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۴۴	سید امداد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۴۵	سید محمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۴۶	محمد صدیق صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۴۷	عبدالمعین صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۴۸	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۴۹	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۵۰	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۵۱	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۵۲	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۵۳	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۵۴	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۵۵	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۵۶	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۵۷	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۵۸	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۵۹	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۶۰	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۶۱	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۶۲	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۶۳	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۶۴	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۶۵	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۶۶	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۶۷	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۶۸	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۶۹	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۷۰	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۷۱	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۷۲	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۷۳	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۷۴	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۷۵	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۷۶	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۷۷	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۷۸	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۷۹	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء
۱۱۸۰	محمد احمد صاحب کھنکھ	دسمبر ۱۹۵۹ء

۸۰ صفحہ رسالہ

**مقصود زندگی**

سلسلہ عالیہ احمدیہ سے متعلق

قسم کی کتب ہمیشہ اپنے فونی کتب خانہ بکچر پوسٹ نہایت ارزانی قیمت پر طلب فرمایا کریں۔

**احکام ربانی**

کارڈ آئی بک

عبداللہ دین سکندر آباد

پندرہ احمدیہ بکچر پوسٹ

